1443

# उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम दुरा उपन्यास

लेखक पन्डित रतन नाथ सरशार लखनवी

प्रकाशन वर्ष 1894

आगत संख्या 1443


1443;U





1943

# ہُشّو

ناول

مصنفہ

## پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی

مصنف - ۱- فسانۂ آزاد - ۲- جام سرشار

۳- سیر کہسار - ۴- فسانۂ جدید

۵- کامنی - ۶- شمس الضحیٰ

۷- مثنوی تحفۂ سرشار - ۸- شاخ نبات

مترجم - ۹- الف لیلہ - ۱۰- خدائی فوجدار

۱۱- اعمال نامۂ روسیہ - ۱۲- مراسلات ڈفرنیہ

۱۳- تاریخ ہند (از ہنٹر صاحب)



جوبلی پرنٹنگ ورکس نظیر آباد لکھنؤ میں

ڈاکٹر سی سی گھوش طبع ہوا



کامنی! کامنی!! کامنی!!!

## پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی کا نیا ناول

ہر روش پر ہی بلبلون کی پکار
ہو مبارک ہوائی فصل بہار

شاہد گل ہی خوب جوبن پہ
بوی گل ہی ہوا کے توسن پر

کیون نہ لوٹے گلون سے بلبل زار
کہ غنیمت ہی وقت بوس و کنار

طرب انگیز فصل پا کر
ہی طبیعت مری اُمنگون پر

کامنی نام اک لکھا قصہ
فن تو ناول کا ہی مرا حصہ

نام پیارا ہی اور ادا پیاری
دل و جان ہی ہر اک زبان واری

بول چال سکی پیاری پیاری ہی
لکھنؤ کی زبان ہماری ہی

کیون نہ اردو کو لکھنؤ پہ ہو ناز
ہند ایران ہی لکھنؤ شیراز

جس جگہ رزم کا لکھا ہی بیان
بنگیا خامہ رستم دستان

شیر نر کی طرح بھپرتا ہی
شاہنامہ کو مات کرتا ہی

بزم مین بات وہ نکالی ہے
شعر ہین یا گلون کی ڈالی ہی

مثل شمشاد شعر اکڑتے ہین
منھ سے خامہ کے پھول جھڑتے ہین

ریختے کا بھی رنگ ہی اسمین
ریختی کا بھی ڈھنگ ہی اسمین

ہان مگر ایک بات یاد رہے
نہ کہین پائیگا نبخش کا نام
اگلے وقتون کی ریختی تھی اور
حاسدون تک کو اسکا ہی اقرار
کیا خداداد ذہن پایا ہے
دینگے میرے کلام کی وہ داد
کاسنی چھتری کی ہے دختر
نازنین گلبدن پری تمثال
گھر گھر ہستون مین اُسکی دھوم ہے آج
قدردانان قصہ ہاے شگرف
بس تعلی کا ختم کر یہ بیان
مشک وہ ہے جو خود ہی دے خوشبو
سُن لو مجھسے یہ اشتہار کا سن

ہمین جو چاہے کوئی ہمکو کہے
کہ بہو بیٹیون کا ہے یہ کلام
جانصاحب کا اب نہین ہے زور
کہ ہمین ہی نثر کا شہرہ
نثر مین معجزہ دکھایا ہے
پڑھ چکے ہین جو قصہ آزاد
پاکباز اور بڑی حیادار
ست ہا ناز و حسن دل جہان
ہے بہو بیٹیون کی وہ سرتاج
پھڑک اُٹھینگے سُنکے حرف بحرف
اتنی سی جان ڈیڑھ گز کی زبان
اپنے منھ کیون بنو میان مٹھو
واہ پیاری ہے یہ عروس سخن

درخواستین ڈاکٹر چارو چندر صاحب گھوش کے پاس نظیر آباد جوبلی پرنٹنگ ورکس لکھنؤ بھیجنی چاہیین قیمت قبل طبع جو صاحب درخواست بھیجینگے اُنسے عہ بالعوض ہے۔ یہ ناول باہتمام ڈاکٹر صاحب موصوف اُنھین کے مطبع مین چھپ رہا ہے۔ عنقریب شائع ہوگا۔

# پہلا دورہ

## بے تکی ہانک

ٹھوڑے سے کچھ غرض ہے نہ جانتی تاڑ کی
ساقی کو جھونک دو نگا مین بھٹی مین بھاڑ کی
ہات تیرے پینے والے کی دُم مین ٹیرانی
بھٹی کا زنگ لگا ہوا بھبکا۔ او گیدی
ہات تیرے شیر انجوار کی دُم مین میان
آلو نجار اعطار کی قرنبیق۔ او گیدی
ہات تیرے متوالے کی پگڑی کے دونون
سرون مین کٹھتلی کا ناچ۔ تاک دھنا دھن
تاک دھنا دھن۔ ہات تیرے کی اور
لے گا۔ ؟ ابے تم لوگون کے ہم ویسے ہی
دشمن ہین جیسے مور سانپ کا۔ کتا بلی کا گینڈا
ہاتھی کا۔ گینڈے نے ہاتھی کو دیکھا اور زنجیر
توڑا کے دوڑا اور سینگ مارا اور ہاتھی کا پیٹ
چاک کر ڈالا۔ ہات تیرے کی۔ اور لے گا
میان ہتونا صاحب کچلی تن کے مہاراجہ
بنے چلے جاتے ہین مگر دشمن سے
نہین چلتی۔ سانپ کے نام سے
لوگ کانپ کانپ اٹھتے ہین۔ یہان تک
کہ عورتین رات کو سانپ کا نام
نہین لیتین۔ کوئی ماموں جی کہتی ہے
کوئی رستی۔ مگر مور نے پکڑا اور جھنجوڑا
اور نگل گیا۔ ہات تیرے کی۔ اور
لے گا۔ بلی ظلمی جنور مشہور ہے باگ
کی موسی۔ شیر کی خالہ۔ مگر کتے نے
جہان دبوچا بلی مع میاؤن کے غائب
غلہ۔ ہات تیرے کی۔ اور لے گا۔

ایسی طرح ہم جانی دشمن تم لوگون کے
ہین۔پس چلے تو کیا ہی کھا جائین کبھی
نہ چھوڑین۔اور کیون چھوڑنے لگے جی۔
نہ ہو تو ہم کاہیکو بولین۔غرض ۱۔مگر
یہہ ممکن نہین کہ یہ اور ہم چھوڑ دین۔
یہہ تو سیکھا ہی نہین یہان۔پینے کے
نام پر تین حرف۔ل۔ع۔ن۔
بلکہ چار حرف ل۔ع۔ن۔ت جنکو
بعض جہلا نالت بولتے ہین۔ہم وہ
شخص ہین جو ہمارا نام سنکے اسطرح
بھاگین جیسے لاحول کہنے سے شیطان
بھاگتا ہے۔جیسے گدہے یعنی مسکین
خر کے سر سے سینگ نداردکہین
پتا ہی نہین بالکل گندے ہوا۔بات
تیرے گیدی کی۔اور لے گا ۲ اور
لے ! ۵

یہہ دختر رز حرامزادی مردار
مینا بازار کی ہے رہنے والی
ان بالزادیون کو بھلے مانس کہین منہ
لگایا کرتے ہین۔اُسکی ایسی کی تیسی ہم
کسی شریف کو کب مانتے ہین۔اے لاحول

! بات تیرے کی اور تیرے ساتھ ہی
ایرے غیرے کی ۵

دن رات گفتگو ہے شراب و کباب کی
کیا منہ لگون نے یار کی صحبت خراب کی
بہت ٹھیک۔بہت درست۔نہایت
صحیح۔

شراب تھوڑی سی ملتی تو ہم وضو کرتے
خدا کے سامنے پیدا کچھ آبرو کرتے۔
یہہ غلط۔اسکا باپ غلط۔یون کہنا چاہیے
شراب تھوڑی سی پیتے تو مست ہوتے ہم
خراب ہوتے ہم اور بت پرست ہوتے ہم۔
جتنے شعر شراب کی تعریف مین ہین سب کی تردید
نہ کی ہو تو ہماری قوم مین کوئی ہرامچ کا ہمدا
۔اور ہمدا بھی کون ہو دیر۔آگ سے زیادہ
گرم دھوان نکلتا ہوا۔

شراب کہنہ کہ روشنگر روان من ہست
مصاحب من پیر من و جوان من ہست
یہہ بھی از سرتاپا غلط۔غلط ہے غلط العام
فصیح نہین۔بلکہ غلط العوام غیر فصیح۔
یعنی فضیحتا۔یون اسکو بدلنا چاہیے
شراب کہنہ کہ غارتگر روان من ہست

عدوے دین من است دعدوی جان من ست
حافظ کے دیوان کی تردید نہ کی ہوتو ہماری
اور ہمارے نانا جان مرحوم دونون کی
ایسی کی تیسی - ہات تیرے کی - نانا ہون
چاہے دادا ہون - کیسے پاشدہ - حافظ
شیراز کہتے ہین -

ساقیا برخیز ودردہ جام را
خاک برسر کن غم ایام را

واہ - ہونہ اچھی نہین - دون نہین
یون کہو ؎

ساقیا برخیز دشکن جام را
روسیہ کن بادہ گلفام را

اہو ہو ہو - واہ رے مین اور واہ
رہی میری طبیعت داری - بس مین ہی
مین ہون جو کچھ ہون - جواب کا سکو
رکھتا ہون - جیتے رہو میرا دوست - ڈاکو
ہو میرا یار - اٹھائی گیرا ہو میرا جگر -
لچی ہو میری جان - شہدی ہو مین
تجھ سے قربان ہیجوا ہو کہ بھٹیاری
ہو - اسکی ایک ایک ادا پر میری جان
جاتی ہو - مگر شرابی کی صورت سے نفرت

چاہتے تھوڑی پیے چاہیے بہت اس
سے بحث نہین آدمی وہ اچھا جو اس
مردار کے پاس نہ پھٹکے دور دور رہے -
شترلون دور شراب کے نام سے
طبیعت نفور - شراب پر تخ تف -
جہان پاؤ اسکی بوتل توڑ ڈالو -
اسکی بھٹی کو پھاڑ مین ڈالو - اسکی دوکان
کا تختہ الٹ دو - کلواری خانے کو
آگ لگا دو - کلوار کو ٹھوکر دو - کلوار
کا نام صفحہ ہستی سے مثل حرف غلط
حک کر ڈالو - اگر منہ لگی ہو تو طلاق دیدو
حافظ کہتے ہین ؎

عروس بس خوشی ای دختر رز
ولے گہ گہ سزاوار طلاقی

ہم ہزار بار کہین گے کہ وہ سزاوار طلاقی
تو صحیح ہے - اس سے ہمین پورا پورا
اتفاق ہے مگر "گہ گہ" سے اختلاف
ہے - گہ گہ نہین بلکہ ہمیشہ قابل
طلاق ہے اور اسکی سزاوار کا لفظ
طلقنگ اسکی نسبت کہا جائے
مگر اسکو عروس خوش کہنا نعنی جیہ -

توبہ - یون کہو -
یہہ بوتل ہے کہ اک ٹلو ہے کانی
چڑیلون کی چچی ڈاین کی نانی
اگر ڈاکٹر دوامین شراب دے تو دوا
کو پھینکدو - پر یا کو پھونک دو - شیشی
کو توڑ دو - بوتل کو پھوڑ دو - اور اگر انسانیت
مزاج مین ہو تو آو دیکھو نہ تاو ڈاکٹر کو
مار بیٹھو ہات تیرے کی اور لے گا گیگہ
یہہ ہے ہر حال مین ماہر سے بدتر
خدا کی مار اس دار ومولی پر
حواس وہوش ہو جس سے غفر د -
اسے پی کر بنے کیون آدمی خر
نہ کپڑون کی خبر نے تن کی کچھ سدھ
کہین پگڑی کہین جوتا کہین سر
بھلے مانس سے بنجاتے ہین پاجی
پڑے ہین عقل پر کیسے یہہ پتھر
ذراسی پی کے یہہ کم ظرف راسی
اوٹھا لیتے ہین سارا شہر سر پر
کریما با مقیمان سے نہین کام
سبق دیوان حافظ کا ہے از بر
جو ہو جائین یہہ اک چلو مین الّو

سنائین لاکھ ساقی نامے فر فر
سمجھتے ہین کہ ہے اکسیر دارو
نیے ہین کیا انوکھے کیمیا گر
اُچکتے بھاندتے ہین پی کے ٹھرا
ہین انسان شکل نین سیرت مین بندر
نہین کچھ بھاو انکے پاجی پن کی
بھرے خیمون سے ہین دفتر کے دفتر
الغرض جہان کہین شراب دیکھو چھین لو
شرابی ملے تو ؟ -
بزن بیٹھے کہ کفرستان بلرزد -
متوالا دیکھو تو چٹاخ سے دو -
ہات تیرے گیدی کی
شراب جو کہیئے آجکل دناری ہے
بڑی خراب یہہ مردار آبکاری ہے

---

## دوسرا دورہ

توڑ پھوڑ کھٹ - پٹ -

ناول کے پڑھنے والے بڑے پریشان
ہونگے کہ یا الٰہی اس بے تکی ہانک کے
کیا معنی - مگر اسمین پریشانی اور حیرانی

کی کیا بات ۔ ۞ صرف ہی ملاحظہ فرمائیے
۔ہم تو خود اسکے قائل ہین کہ یہ تکی
ہانک ہے۔ اب اسکی تشریح ہمسے
سنیے۔ لالہ جوتی پرشاد نامے ایک
بزرگوار بڑے شراب خوار بدمست
سیہ کار تھے۔ انکے عزیزون دوستون
بڑون چھوٹون نے سمجھایا کہ بھائی۔
خ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔
آدمی کی طرح پیا کرو یہ نہین کہ دن
رات دھت ہردم عین۔ جب دیکھو
نشے مین چور روز و شب مخمور یہ کیا
بات ہے۔ اعتدال کو کیون ہاتھ سے
چھوڑو بہت سے آدمی برسون سے
پیتے ہین مگر انسانیت کے جامے
سے خارج نہین ہو جاتے۔ خاصے
توانا تندرست ہٹے کٹے سرخ سفید
بنے ہوئے ہین۔ لاکھ لاکھ لوگون
نے سمجھایا انہون نے ایک کی نہ مانی
ایک روز اتفاق سے ایک لکچر سننے
گئے جسمین امریکہ کی ایک مس نے شراب
خواری کی بڑی مذمتین کین اور کہا
کہ ہندوستان سے گرم ملک کے
لیئے شراب بڑی مضر چیز ہے یہان
اسکی کوئی ضرورت ہی نہین۔ جب
انگلستان اور کشمیر سے ٹھنڈے ملکون
مین لوگ بغیر شراب کے رہتے ہین تو
ہندوستان سے گرم ملک مین
کیون نہین رہ سکتے۔ تم لوگون کو لازم
ہے کہ شراب کے نام سے منزلون
بھاگو اور جہان اسکی بوتل دیکھو
فوراً توڑ ڈالو۔ اس لکچر کا اثر ایسا
پڑا کہ شراب کے دشمن ہو گئے۔
آدمی مین حواس ہی حواس ہوتے
ہین انکے حواس بلا اجازت ایسے
حمیت ہوئے کہ لندن تک پتا نہین
لکچر کے کمرے سے غل مچانا شروع
کیا۔ اور وہین سے لکچر دیتے ہوئے
چلے۔ آدمی طبیعت دار تھے۔ بڑھے
لکھے۔ ام اے۔ فلو آف دی کلکتہ
یونورسٹی۔ موزونی طبع سے بجا بجا
شعر بھی لطف زاد فرماتے تھے اور
داد سخن دیتے جاتے تھے۔ لکچر کے

گھر سے بیٹے تو غل مچاتے اور اپنا سیخ پا
ہوئے چلے۔ جدھر سینگ سمائے
اودھر نکل گئے۔ پاگل کی داد نہ فریاد
پاگل مار بیٹھے گا۔ چلتے چلتے ایک دفعہ
یاد آیا کہ راہ میں کلوار کی دوکان ہے
دوڑ کے بھاگے اور اُس راستے
سے کترا کے چلے تا کہ کلواری خانے
کے پاس کبھی نہ پھٹکیں۔ سایہ بھی کسی
شرابی کا نہ پڑنے پائے۔ چلتے چلتے
راہ میں ایک اور کلواری خانہ یاد
آیا۔ وہاں سے بھی رسیاں توڑا
کے بھاگے بیچارہ جا اتفاق سے ایک
آدمی جو بوتلیں مول لیتا پھرتا تھا
اپنی شامت اعمال سے انکو ملا۔
بس غضب ہی تو ہو گیا۔
جوتی (ج) ارے یار بوتلیں بیچتے ہو
کہ مول لیتے ہو۔

ب — حضور مول لیتے ہیں۔
ج - ہمارے پاس کوئی دو سو خالی
بوتلیں ہیں کس حساب سے لو گے
ب — حضور سید ایک آنے کو اور

کالی تین پیسے کو او. آدھا آدھ آنے کو
ج - دو سو کی دو سو خرید لو گے۔
ب - جی ہاں دو سو ہوں چاہے
پانسو۔
ج - اچھا ہم رقعہ لکھے دیتے ہیں تم
بوتلوں کا ٹوکرا رہنے دو ہم یہاں
صراف کی دوکان پر بیٹھے ہیں ہمارے
آدمی کو رقعہ دو اور سب بوتلیں
لیو الاؤ دام چاہے آج دو چاہے
کل مگر ہمارے آدمی کو اپنا مکان
دکھا دو۔
ب - اور حضور کا مکان کہاں پر
ہے۔
ج - جھاؤلال کا پل دیکھا ہے۔
کہو ہاں۔
ب - جی ہاں دیکھا ہے وہاں کس
جگہوں پر ہے۔
ج - وہاں مرزا حیدر علی بیگ وکیل
کی کوٹھی اور باغ پوچھ لینا وہیں ہم
بھی رہتے ہیں۔
ب - حضور کا نام کیا لیں۔

ج۔ ہمارا نام ہے نراین داس اور ہمارے
آدمی کا نام درگا جرنیل ہے
صراف کی دوکان پر پہونچکر آپنے کاغذ کے
ایک پرچے پر یہہ عبارت لکھی ذرا اگر ہمیں
شراب کی بوتل دکھیہ پاؤ تو بوتل توڑ
ڈالو شرابی کو مار بیٹھو۔ متوالے کو چپاچپ
ہیپ لگاو پھر ہاتھ مل کے ایک اور
دو۔ تڑاق۔ ہات تری کی۔ اور لگے گا
گیدی ہی ے
چھانسا دیا تمنے خوب ہشتو
بوتل والے کی ایسی تیسی
چلا ہے وہاں سے بڑا ابھا دین نیکے۔
بوتل لینے چلے ہیں۔ دو سو بوتلوں کی
چاٹ پر چھانسے ہیں آگیا۔ خوش تو بہت
ہوگئے بچہ جی بوتل مول لین گے۔
پانچ جوتے اور حقے کا پانی۔ ہات تیرے کی
سنبھلے رہنا بچہ جی ہشیار ہے۔
بوتل کے عوض ملیگی پیزار ہے
یہہ لکھکر اس آدمی کو دیا اور وہ خوش خوش
چھاؤ لال کے پل کیطرف چلا راستے میں
اسکی بی بی ملی پوچھا او گرا اور بوتلیں کہاں

ہیں آپنے مسکرکر جواب دیا اری
نصیری آج گدری میں ایک لالہ ہیں انکی
وہ دو سو بوتلیں ایک دم سے بیچ ڈالے
ہیں۔ یہہ چھٹی لیے انکے گھر جاتا ہوں
ایک بوتل نارنگی کی لا رکھنا اور یہہ کلیجی
بھی کلواری کیہاں سے لیتی آنا اور
چٹنی خوب چٹ پٹی بنا رکھنا بی بی کی
بھی باچھیں کھل گئیں یا تو جونک کی
طرح رینگتی ہوئی چلتی تھی یا اب تن کے
سینہ ابھار کے چلنے لگیں ادہر
بوتل ایکا نظر سے اوجھل ہوتا تھا کہ
لالہ جوتی پرشاد صاحب المتخلص بہ
ہشتو صراف کی دوکان سے اوٹھے
اور بوتل کے جھوے کے پاس جاکر
ایک بوتل اوٹھائی اور اُسکا الیعل
پڑھا ایلیسنر بیر دو چار دفعہ بیر بیر کہکر
بوتل کو زور سے پٹکا تو اُچھا اٹکڑے
ہات تیرے گیدی کی اسکے بعد دوسری
بوتل اوٹھائی فائین اولڈ کاگ نیک
تین چار دفعہ یہہ نام پکار کر پھینکی سترہ
ٹکڑے ہوگئے ہاتھ تیرے کی۔ اسکے بعد

تیسری بوتل پر نظر شفقت ڈالی (داولٹو
ٹام)۔ بہت ہنستے فرمایا (بہت ہی
اچھالے توبھی نے) کارلو وٹز) اسکو
زور سے دیوار پر پٹکا تو چکنا چور۔ فرمایا
اسمیں کھٹمل کی بو آتی ہے۔ پانچوین
بوتل کو بڑی عنایت کی نظر سے دیکھا
اور (سینٹ جولین) پڑھ کر کہا خوبصورت
ادھا ہے اور درخت کے تنے پر پھینکا
اور ادھے کے ٹوٹنے کی آواز سے
بہت ہی محظوظ ہوئے گویا لاکھون
روپیے ملگئے۔ چھٹی بوتل اٹھائی تھی کہ
اتنے مین صراف نے دکان سے اُترکر
کہا لالہ نراین داس صاحب یہہ آپ
کیا کر رہے ہین) انہون نے بوتل والے
سے کہا تھا کہ میرا نام نراین داس ہے
لہذا وہ سمجھانے لگا کہ لالہ نراین داس
صاحب آپ کیا کر رہے ہین اتنے مین انکا
جنون دیکھ کر کئی راہ چلتے کھڑے ہوگئے
اور انہون نے یہہ بھیڑ اور میلا دیکھکر
جھوے کو اٹھاکے ایک دفعہ ہی دے
پٹکا اور بھاگے۔ اب بوتل والے کی

سنیے کہ خوش خوش جھاؤ لال کے پل پر
مرزا حیدر علی بیگ صاحب وکیل کی
کوٹھی پہونچا دیکھا کہ مرزا صاحب حقہ
پی رہے ہین۔ سلام کرکے کہا ہجور یہان
نراین داس لالہ کا مکان کہان ہے
مرزا۔ نراین داس؟ نراین داس تو یہان
کوئی نہین رہتے ان مکانون مین تو
کوئی نراین داس نہین ہین۔
ب۔ ہجور وہ خبکا نوکر درگا جنڈیل ہے
مرزا (ہنسکر) یہان نہ کوئی گنڈیل
ہے نہ جنڈیل ہے۔
ب۔ بتا تو یہانی کا دیا تھا۔ سانولے
سے ہین ناٹا قد ہے
مرزا۔ ارے بھئی یہان کوئی نراین داس
نہین رہتے۔
وہ پرچہ لیکر بوتل والا اپنا سا منہ
لئے ہوئے بیرنگ واپس آیا۔ یہان
آیا تو ~
دیکھا لالہ ہوا ہوا ہے۔
چھوا ادندھا پڑا ہوا ہے
ارے کوئی بوتل ادھر ٹوٹی پڑی ہے

کوئی اُدھر جگنپا جو رہ۔ کسی کے اٹھارہ
کسی کے دس ٹکڑے۔ سر پیٹ لیا
صراف سے پوچھا اُسنے کہا کوئی اناڑی
معلوم ہوتا ہے۔

بوتلوں کو اُٹھائے پڑھے اور زمین
پر درخت پر دیوار پر دے سے پٹکے اور
ہنسے۔ بوتل والا آبدیدہ ہو گیا۔
صراف نے کہا اُنکا آدمی کہان ہے
وہ بولا ارے آدمی کیسا جب اُنکے
مکان کا کہین پتا بھی ہو وہان تو کوئی
اس نام کا رہتا ہی نہین۔ آج اچھے
کا منھ دیکھ کر اُٹھے تھے۔ رونے نہین
بنتی۔ اس مصیبت کے ساتھ گھر
گیا۔ جورو خوش ہوئی کہ دو سو بوتلین
لے کے آیا شراب کی بوتل مین سے
چوتھائی یعنی پاؤ بوتل پی چکی تھی
جوان عورت کوئی ستر و برس کا سن
اور رنگت بھی کھلتی تھی۔ بن ٹھن کے
بیٹھی تھی کہ میان آتے کے ساتھ ہی ریجھ
جائینگے۔ دیکھا تو چہرے پر پھٹکار برس
رہی ہے۔ روا سا۔ اُداس چہرا دیکھا
تو جل جلالہ۔

بی بی۔ ارے! ٹوٹی بوتلین!
میان (خاموش بیٹھے رہے۔ جیسے
سیکڑون جوتے پڑے ہوئے)
بی بی۔ یہہ ہوا کیا۔
میان تھوڑی سی پلاؤ۔
بی بی (تھپر کے پیالے مین بہت سی
انڈیل کر) لو۔ یہ ٹوٹی بوتلین کیسی۔
(کلیجی سامنے رکھدی۔

میان نے شراب پی لی اور ٹھنڈا
پانی خوب تن کے پیا اور مارے
رنج کے پڑکے سو رہے تو ٹرکے کی
خبر لائے۔ بی بی بیچاری بنی ٹھنی سنگار
کرکے تیار میان بیزار جل جلالہ
سمجھی کیا تھی ہوا کیا۔ لالہ جی پر سلو
صاحب شستو نے غنیمت کیا مال مین
غلہ لگایا۔ دو بجے میان کی آنکھ
کھلی بی بی کو جگا کر ساری کیفیت
سنائی اُسکو بھی ازبس ملال ہوا اور
رونے لگی میان نے اُٹھکر آنسو
پونچھے منھ دھولا۔ سمجھایا کہ چلو اب

جو کچھ ہوا وہ ہوا گستیان مالک ہے
یہ کہکر بوتل کی بچی ہوئی شراب دونوں
نے پی اور لالہ نراین داس صاحب
مصنوعی کو دونوں نے پانی پی پی کے
کوسا۔ اسکے بعد خدا جانے کیا
کارروائی ہوئی واللہ اعلم
بالصواب۔

## تیسرا دورہ

## کلواری خانہ اور تین کانا

## پہلا سین

ادھر بم بچ ادھر جوتی ادھر بیزار ادھر ڈنگا
بھی کلوار خانے میں ہے کیسی اٹکھی کھنکا
بوتل والے اور بوتل والی جھگڑو کو ٹھیرایا
میں پڑے رہنے دیجئے۔ وہ جانیں
انکا کام ۔ع
محتسب را درون خانہ چہ کار
اب میان ہشنو صاحب کا حال سنیے
کہ بوتل والے کی بوتلیں توڑ پھوڑ وا
اوندھا کر کے جو سیدھی پھرنی

تو ایک کلواری خانے میں پہونچے
کلوار صاحب بڑے توندل ڈھیل آدمی
لالہ درگاہی لال دوکان کے راجہ
بنے ہوئے بیٹھے تھے۔ میاں ہشنو
بھی دہنس ہی تو پڑے۔ مرد نشین
بھلے مانس امیر دیکھ کر اُسنے مونڈھا
دیا۔ کپڑے بھی اچھے پہنے تھے۔
پوچھا حکم۔ کہا۔ بھائی صاحب
پینے آئے ہیں۔ اُسنے اپنے آدمی
جینی سے کہا۔ وہ کھیالے کی جون
کدار پور کے تحصیلدار کے لیے
کھینچی ہے رگھو کے گھر رکھی ہے
ایک بوتل بھر والا۔ لالہ جوتی پرشاد
صاحب نے کہا اسکی سند نہیں
ہے لالہ۔ تم خود جاؤ۔ اور یہ ایک
بوتل کیا ہوگی۔ ہاتھی کے منھ میں
زیرہ نہ گیلن نہ دو گیلن۔ ڈھائی
بوتل روز کا تو میرے یہاں خرچ
ہے۔ لالہ۔ ایک میں پیتا ہوں ایک
قبیلہ چڑھاتی ہیں۔ آدھی میں بال بچے
پہلا تین گیلن تو لاؤ۔ لالہ خوش خوش

اُسنے کہا چھری دیر ہوگی تب تلک آپ
کندی [قندی] کا شغل کیجئے
اُنہون نے کہا بھئی ہمین کچھ جلدی نہین
ہے۔ اب تو ہم آج رات کو یہان سے
جانے والے کو کچھ مگر کہتے ہین کلواری
خانے سے ہم چلے جائین تو ہمپر لعنت
اب ہم یہین ڈیرہ ہونگے۔ مگر بھئی ہمارے
سونے کی گٹھری اور نوٹون کی فکر ہے ہم سمجھتا
لالہ مارے خوشی کے پھول کے کپا ہو گئے
سمجھے کہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئی نوکر
سے کہا لالہ کی بڑی خاطر کرنا اور
کان مین کہا انکو چھری [ذری] کے بیچ
[بیچ بیچ] کر رکھنا۔ یہ کہکر لالہ درگاہی لال
روانہ ہو گئے۔ راستے بھر منصوبے
گانٹھتے جاتے تھے کہ یون دقت
کرونگا اور گٹھری نکلا دونگا اور
لوٹ دیدونگا جسمین کسی کو شک
نہو۔ اب سُنئے کہ اس شراب کے
صرف دو گیلن تھے مگر اُنہون نے
تین بنائے۔ اب ادھر کا حال
سُنئے کہ لالہ نے منیمجی سے کہا۔

تہ پلٹی کا کا تم ایک اِکا کرایہ کرو
تیز سا یہم اُسکو آٹھ آنہ دینگے دوڑ
کے جاؤ۔ بلی کی چال جاؤ اور کتے
کی چال آؤ ہرن کی سرا پاس کالکا کی
دوکان ہے وہان سے کلیجی کے
کباب ایک روپئے کے لو اور
آگرے والے کی دوکان سے
ایک روپیے کی دال موٹھ لو اور
دُنیا خوانچے والے سے ایک روپیہ
کے دہی کے بڑے لو اور ایسے
آؤ جیسے گولا۔ آ گئے۔ دکان سے
دام لیجیاو حساب کر لینا۔ سمجھے
حسب دوستان دردل۔
چھٹی [چ] اور دوکان پر بکری
کون کریگا۔
چوبی۔ [ج] ہم۔
ج [ہنسکر] ارے ناہین ہیچ پر
ح۔ دو روپیہ انعام دونگا۔
ح۔ اچھا سرکار۔ اسمین کندی ہے۔
اسمین مہوا۔ اسمین گلاب کی ہے
ج۔ ارے یار یہ ہم سب بنینگے

میان جیبی الیسی ان کی بھیرون مین
آ رہے کہ دوکان چھوڑ کے لمبے ہوئے
سوچے کہ دو روپئے ایک ملینگے
اور تین روپئے کے سود سے
مین سے دو بناؤنگا - انکو نشے
مین سوجھے گا کیا خاک اور ادھر
ٹکا ایتون ٹکا جاتیون دونگا اور
اٹھنی کھری کرونگا اب یہان سے
سڑک پر آئے - آواز آئی ایک سواری
گول دروجا [ دروازہ ]
جیب سے بیٹھ لیے تین پیسے پر طے
ہوا -
لالہ درگاہی لال کو تو رگھو کی دوکان
پر دوڑا دیا اور جیبی کا کا گوہرن
کی سرا روانہ کیا اور خود بہ نفس
نفیس جناب لالہ جی پرشاد
صاحب ہنسو کلوار کے قبلہ گاہ
مین کے اور خوب تن کے دکان
پر بیٹھے ادھر ادھر دیکھا تو
پانی کے گھڑے پر نظر پڑی -
ٹھنڈا کرنے کے لیے کلوار نے
بہت سی بالو اسکے نیچے رکھی تھی
انھون نے سب اوندھا کے
بوتلون اور پیپون مین جھونک
دی - اب خود دکان پر آتا ہے
انکو دیکھ کر ٹھٹک جاتا ہے -
ا - لالہ کہان ہین -
جواب - لالہ ہم -
ا - نہین سمجھے - وہ جو اس دکان
کے لالہ ہین
جواب ارے بھائی تم اپنا مطلب
کہو لالہ ہمارے قرضدار تھے دکان ہمارے
ہاتھ بیچ ڈالی کیا لوگے کیا -
ا - ایک اودھا بھروانے آئے ہین
پانچ آنے کا -
ج [ بوتل اٹھا کر ] لو [ پانچ آنے لیکر ]
بس جاؤ -
ا - ارے صاحب اودھا بھر جاہیے
ج - ہمنے پانچ آنے پر تین لگا دیا -
جسمین جلد بکے -
اودھی تو اسنے نکال لی کہ کل جب لالہ
منگوائینگے تو پانچ آنے رکھ لونگا -

یہی ادھا دیدونگا۔ پانچ آنے روز
کی گوڑی ہوئی۔

اتنے میں دو ہرے آے۔

م۔ اجی! لالہ کہان ہین۔ ایک بوتل
لینے آئے تھے۔

ج۔ ہمسے لو۔

م۔ نہین صاحب۔ ہماری بوتل
پڑی ہے۔ آپ رئیس آدمی شونے
کی گھڑی لگائے ہین

ج۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔
ہین تو ذات کے کلوار۔ ہماری طرف
کے کلوارون کو دیکھو دو دو ہاتھی
فیلخانے مین جھوم رہے ہین۔

م۔ لالہ درگاہی لال ہیرو کے
کون ہین۔

ج۔ ہمارے سسر ہین۔ انکی
چھوٹی لڑکی ہمکو بیاہی ہے۔
دس آنے ہین انھون نے دو بوتلین
دین۔ وہ سمجھے لالہ کے داماد غبیا گھا
گئے چھلکے سے لمبا ہوا۔
اب تیسرے آے۔ آپکی صورت

سے حمق اور بے تکاپن برستا تھا۔
انھون نے دس آنے دیے اور
دو بوتلین ہمارے انو کھے کلوار
نے حوالے کین اسنے کہا بھائی دو
کیسی۔ انھون نے کہا ہمنے پانچ آنے
بوتل لگادی ہے۔ پوچھا وہ جو لالہ
بیٹھے تھے وہ کہان ہین کہا ہم انکی
قبیلہ کے میان ہین اسنے اپنے
مالک سے کہا آج پانچ آنے بوتل
بکنے لگی وہ بھی نوکر کی طرح سیدھے
آدمی تھے۔ دو روپیے دیے کہ
جا کے چھہ بوتلین لاؤ اور پیسے پھر لاؤ
اب چوتھے آئے

م۔ کیا آج دکان پر کوئی نہین ہے
ج۔ آنکھین کیا بیچ آئے ہو بیٹھے
تو ہین۔

م۔ مین تو آپکو نہین کہہ سکتا۔
ج۔ اجی یہ دکان ہمارے سالے
کی ہے۔

م۔ آپ بہنوئی ہین انکے۔؟
ج۔ ہان۔

ہم۔ تو ہم تو دو آنے کی پینے آئے ہیں

ج۔ یہاں نہ پیو۔ لیجاؤ [آدھی بوتل دیکر] تم یوں ہی لیجاؤ۔ دام بھی نہ دو

اچھا چار آنے کی لے لیجیے۔ ایک آنہ کم کھائیے۔

اسی طرح جوتی پرشاد نے تھوڑی دیر میں بیس بائیس روپے کی بکری کی اور چراغ گل کر کے بوتلوں کو اندیدھا کر دیا پیپے اُلٹا دیئے مٹھو رین لیٹ رہیں اور چمپت ہوئے۔ ہات تیرے گیدی کی۔

## دوسرا سین

اب سُنیے کہ ادھر تو سہ حریفان پیپا تو ڑیدہ رفتند
مٹھورین ڈھونڈ کر چھوڑیدہ رفتند

اور ادھر لالہ درگا ہی لال رگھو کو جابجا تلاش کر کے بوتلوں کے ایک ایک کے دو دو کر کے خراماں خراماں آئے۔ اطمینان تو ہو ہی گیا تھا کہ لالہ تو صبح تک اُٹھنے والے نہیں ہیں اور قندی پی ہی رہے ہیں فارغ البالی کے ساتھ تشریف لائے تو چراغ گل پکڑی غائب۔ جل جلالہ لیں! ارے چھٹی۔ او چھٹی۔ پروس کے کچالو والے نے کہا لالہ آج کیا ابھی سے دکان بڑھا دی۔ اندر آئے تو نہ آدمی نہ آدم زاد۔ نہ چھٹی نہ لالہ۔ گل لالہ کھلا ہوا ہے نہ ارے او۔ چھٹی ہوت۔ اے چھٹی۔ مر گیا۔ کیا ہے ارے کوئی ہے ہے کوئی ہو تو بولے۔ میاں چھٹی تو دنیا سے ہاں ہی بڑے لے بیٹھی رہے ہیں اور بیٹھے رہے ہیں۔

لالہ اپنے لمبے ہوئے گھر سے نوکر کو بلا یا چراغ جلوایا۔ ارے ابا ہیں بوتلیں اوندھی پڑی ہوئی پیپے خالی شراب کے نالے بہ رہے ہیں۔ مٹھورون کو کوٹھری میں دیکھا لیٹی ہوئی۔ دریا بہ رہے ہیں سر پیٹ لیا۔ بڑا غل مچایا ارے لٹ گیا مر مٹا آس پاس کے لوگ آئے دیکھتے ہیں

تو ٹوٹ گئے تھے اور تو تلین اور پیپے سب ایک
سر سے سے زخمی اور مارے سے ہو گئے
رہا نہین جاتا اور شراب کا یہہ حال
کہ دریا بہا دئیے - اندر باہر شراب ہی
شراب - سب کو رنج ہوا - پوچھا یہہ
کیا ہوا بھئی - انھون نے کہا ہوا کیا
- ہماری بد نصیبی - ہماری نحوست
دنون کی گردش اور کیا پوچھتے ہو
ایک لالہ آئے تھے - ہم انکے واسطے
بچھانے والی لینے گئے - امیر آدمی
تھے - ہمنے کہا بھئی انکا آدر بھاؤ کرین
چھٹی سے کہہ گئے کہ انکو جب تک کتھی
پلاؤ تو یہان آئے تو دیا گل دکان مین
اندھیرا پڑا ہوا - ہوش اڑ گئے ارے
یہ کیا بھیا - دیا جلایا تو تو تلین ٹوٹی
ہوئی - ارے ایسا جو دیکھو وہ اوندھا
پڑا ہوا جان نکل گئی کوٹھری مین بیٹھو یہ
سب ٹوٹی پھوٹی اور نہ لالہ کا پتا نہ
چھٹی حرامجادے کا [ ایک آدمی
نے کہا چھٹی کو تو ہمنے چوک مین دیکھا
تھا لالہ کو اور کبھی حیرت ہوئی کہ اتنے مین

چھٹی آئے اور تانگے سے اترے اور
لالہ نے دوڑ کے ایک لپوٹا زور سے
دیا ایسے تو تھا کہان حرامجادے !
دکان لٹا دی اب اسکا خرچہ کون دیگا
چھٹی رونے لگے کہا [ یہہ جبر دستی ہے
لالہ ] لالہ نے جھلا کے دو تین لپوٹے
اور جمائے اور چھٹی بھی بگڑا - اور
تماشائی بیچ بچاؤ کر - نے لگے -
۱- پہلے پوچھو تو کہ دو کان چھوڑ کے
چلا کہان گیا تھا -
۲- ایسے ہان دکان کسپر چھوڑ کے گیا
۳- ذرا جا کے دیکھو تو دکان جاگے -
جب چھٹی نے دکان مین قدم
رکھا تو شراب کی ندی بہی ہوئی ہے
رنگ فق ہو گیا - اور لالہ نے اس غصے
کی نظر سے دیکھا کہ معلوم ہوتا تھا کھا
جائینگے - اور غصے کی بات ہی تھی -
اتنے مین تانگے والے نے کہا [ اجی
اب ہمکو اٹھنی ملے ہم تو چلتے ہون
لالہ - اٹھنی کیسی -
جواب - او آئی چولی کے آٹھ آنے

چکے تھے - مارا مار لیگئے اور آسے
لالہ - ابے تو گیا کہاں تھا دکان چھوڑ
کے -
چھپٹی [آبدیدہ ہوکے] لالہ جو آسے
تھے انھوں نے کہا جاکے چوک سے
سے سودا لا دے - اذالی جوانی کے
آٹھ آنے دینگے گول دروجے تک -
لالہ [بہت خفا ہوکر] یہ کہو بڑے حاتم
بنگئے - گول دروجے تک آٹھوں جانیو
کے آٹھ آنے ہوے - ٹکے پر آدمی
جاتا ہے - اور ٹکے پر آتا ہے -
الغرض لالہ اور چھپٹی اور اکے والے
مین دیر تک گٹھم گتھا رہی تین پیسے پر
چھپٹی آنے تھے مگر اکے والے سے
کہا تھا کہ لالہ سے اٹھنی کہنا - مگر
اب اکے والے کی نیت جو ڈانوان ڈول
ہوئی تو وہ واقعی اٹھنی ہی مانگنے لگا
چھپٹی تو جو سکھاکے لائے تھے وہی خود
بھی گانے لگے مگر اب یہ دل لگی ہوئی
کہ اکے والا سچ مچ تین پیسے کی اٹھنی
مانگنے لگا اور جب لالہ نے ڈانٹا تو اکے
والے نے چھپٹی کا دامن پکڑا اور تکرار
بڑھ گئی - آخر کار لوگون نے سمجھا بجھا
کے اکے والے کو تین آنے پر راضی
کیا اور چھپٹی کو دینے پڑے -
لالہ نے بڑے غصے مین آکے کہا آخر
معلوم تو ہو کہ گیا کہاں تھا - دکان
کیون چھوڑی اور لالہ کہاں ہین -
چھپٹی - ہم سے کہا چھپٹی کا کا ایک اکا
کرایہ کر وا اور جاکے آگرے والے
کی دوکان سے دال موٹ ایک روپیے
کی اور ایک روپیے کے دہی بڑے
اور ایک روپیے کی کلیجی چٹ پٹی
دوڑ کے لاؤ ہمنے کہا دکان پر کون
رہیگا - کہا جب تلک ہم بیٹھینگے جب
ہمنے دام مانگے تو کہا تم دکان سے
لے لو پھر حساب ہوا کریگا - آپکے
چھ روپیے ہمارے پاس تھے ہی
- اسمین سے ہم تین کا تو سودا لائے
اور اٹھنی اکے والے کو دی -
اڑھائی روپیے رہ گئے وہ یہ ہین -
ٹمیٹ سے روپیے نکالنے ہی کو تھے کہ

کہ لالہ نے آگ بھبوکا ہو کر چپے پکڑ کے اتنا مارا کہ بھرکس نکالدیا اور جو لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے اُن سے یوں باتیں ہوئیں۔

لالہ۔ ارے یارو دیکھو تو اسکی باتیں ایک روپیہ کی کلیجی کوئی اندھیر ہے اور ہمسے پوچھا نہ گچھا۔ کیا انکے باپ کا مال تھا!!! اور ایک روپیہ کے دہی بڑے اندھیر ہے کہ نہیں۔ اور ایک روپیہ کی دال موٹ!!!

جسنے تماشا دیکھا وہ ہنسنے لگا کہ بھئی واہ ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک روپیہ کی دال موٹ اور ایک روپیہ کی کلیجی کی اچھی کہی۔

۱۔ ایک روپیہ کی کلیجی اگر ایک ایک آدمی بیس روپیہ کے ساتھ کھاجائے تو کلیجی والے تو بن جائیں۔

۲۔ بھلا کوئی بات بھی ہے اچھی کہی۔

۳۔ اور ایک روپیہ کی کلیجی کے علاوہ ایک روپیہ کے بڑے واہ صاحب واہ ایک ہی ہوئی۔

کلوار۔ حضور جو بات تھی ایک ہی روپیہ کی تھی۔ ایک روپیہ سے کم کی نہیں تھی۔ انصاف تو کیجیے کلیجی بھی ایک ہی کی اور دال موٹ بھی ایک ہی کی اور دہی بڑے بھی ایک ہی کے۔ ایک روپیہ سے گھٹ کے تو بات کرنا ہی نہیں۔

۱۔ اور دام اپنی گرہ سے نہیں دیے

۲۔ تو بہ صاحب۔ اپنی گرہ سے دینا کیا معنی۔

۳۔ بھئی واللہ اچھی دل لگی ہوئی۔ معقول!

کلوار۔ سب اسی کی جان کو رونا پڑیگا شراب جو گری ہے اسکے دام بھی اسکے باپ سے لونگا۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے الگ غل مچایا اور آسمان سر پر اٹھا لیا۔ کہا کہ رنگا ہی لال ہے کیا بیٹھے کمر باندھی ہے۔ ارے میاں شراب میں تو ریت ملا دی۔

کلوار۔ ریت کیسی اور ہم تھے کہاں کہ

جورت گبڑتے

جواب۔ ابھی وہ تم تھے یا نہین تھے۔ پیچھے دیکھو۔ تم نہین تھے تمھارے داماد تو تھے۔

داماد کا لفظ سنا تھا کہ درگاہی لال کلوار آگ ہو گیا ایک تو نقصان کثیر ہو گیا تھا اسکا کمال رنج تھا۔ دوسرے اس بات کا غصہ کہ تین چار روپیے اور اوپر سے خرچ ہوئے۔ اور اب ایک آدمی نے آکے گالی دی کہ لالہ کا داماد ایک اجنبی کو بنایا۔ آگ ہی تو ہو گیا۔ کہا ابے بس بیا نسے ڈول جاؤ داماد تیرا ہوگا۔ وہ آدمی بھی بگڑا مگر کلوار کے ایک عزیز نے اُس سے کہا بھئی بگڑنے کی تو بات ہی ہے گالی دیتے ہو۔ اور کہتے ہو بگڑو نہین۔ انکی ایک لڑکی ہے وہ ابھی ذرا سی۔ کوئی تین برس کی۔ اور تم داماد بنائے دیتے ہو۔ برا مانین کہ نہ مانین اسکی [illegible] بھئی ہمکو کیا معلوم تھا [illegible] لالہ کے داماد ہین۔

ہم سمجھے ہونگے۔ اتنے مین ایک اور آدمی دوڑا آیا۔ بہت ہی جھنجھلایا ہوا۔ آتے ہی غل مچا کے کہا۔ واہ لالہ واہ آج تو اچھی دارو بیچ رہے ہو۔ مار کے پانی اور ریت ہی بھری ہوئی ہے۔ ہمارے دام پھیر دو وہ جو تمھارے بہنوئی بیٹھے تھے اُنہون نے پانچ آنے بوتل لگا دی تھی مگر کس کام کی۔ کلوار بہنوئی کا لفظ سن کر پھر آگ بھبوکا ہو گیا کچھ کہتے ہی کو تھا کہ ایک اور آدمی نے آکے ڈانٹا بھئی واہ رے لالہ درگاہی لال اب تک مہوے اور ناسے اور قند اور گاجر کی کھینچتے تھے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے بالو کی بھی کھینچنے لگے۔ مارو کے ریت ہی ریت بھری ہے۔ ہم تو پہلے انکو دیکھ کے جھجکے تھے مگر انہون نے خود ہمسے کہا کہ لالہ درگاہی لال کے قبیلہ سے ہم میان جی ہین لالہ ہمکو بٹھا گئے ہین۔ درگاہی لال جھلا کے دوکان سے [illegible] گئے۔

## چوتھا دورہ

### ہشتو کلوار

حویلی میں سکے باجی بچوڑے
بھی ایشین ہوئے کرایوں کی کوڑے
لالہ جوتی پرشاد صاحب کو اعتدال سے
دلی نفرت تھی یا گویا ندی کو اس پار یا
اس پار ہے اگر پینے پر آئے تو دن رات غیرہ
ہر گھڑی چوبیس ہر دم دھت۔ بجز شراب کے
اور کوئی شغل ہی نہیں۔ کھانا پینا
اوڑھنا بچھونا سب شراب۔ اور اگر ترک
کر دی تو ایک قطرہ بھی حرام۔ اگر ڈاکٹر
نسخے میں تجویز کرے تو بھی نہ پئیں
ان دو صورتوں سے کسی حال میں
خالی نہیں رہتے تھے۔ یا تو اسکو اس
سے اسقدر نفرت کہ زہر سے بدتر
سمجھتے تھے۔ یا اسکے اسقدر
دلدادہ کہ بے پیئے ذرا چین نہیں۔
اب اس سے کلی نفرت ہو گئی تھی
[illegible] دکان کی بے شمار بلائیں
[illegible] قتل کرنے کی بیان ناتوان پر

ستم ڈھانے کا حال کسی کو نہیں معلوم
ہاں یہ البتہ کسی کو نہیں معلوم کہ
گھر میں جا کے بوتلوں اور قرابوں کے
شیشی تک کو نہ چھوڑا یہ کسی کو
معلوم نہیں تھا کہ شراب
اور شرابی اور شراب کے بیچنے اور
خریدنے والے اور شراب کی ظرف
سب کے دشمن۔ ایک دن انہوں
نے یہ انچ کی لی کہ ایک کلوار
کی دکان پر گئے جسکی دکان اسکے
مکان سے ملی ہوئی تھی۔ اس
کلوار نے مکان سے کوئی چار سو
قدم کے فاصلے پر ایک نئی حویلی
بنوائی تھی۔ دس روپیہ مہینہ کرایہ
لالہ جوتی پرشاد صاحب اسکے پاس
گئے۔

جوتی (ج) لالہ تمہارا اپنا
مکان خالی ہے؟

کلوار (ک) جی ہاں... خالی ہے

ج کیا کرایہ ہے۔

ک۔ ہے تو بارہ روپیہ مگر آپ سے

دس لین گے۔

ج۔ زیادہ روپیہ دیکر تالو اور کنجی ہمکو دو۔

ک۔ حضور دس دین۔ آپ ہی رہینگے نا

ج۔ نہین ہم بارہ دینگے۔ جسمین ایسا نہو کہ کوئی اور گاہک بارہ کا دینے والا آئے۔ اور تم ہمکو نکالدو

ک۔ جی نہین۔ ایسی بات ہے۔ آپ چاہے روپیے بھی لیتے جائیے

ج۔ ہم کھرا معاملہ رکھتے ہین اپنا آدمی ساتھ کردو۔

ک۔ بہت اچھا

جوتی پرشاد صاحب لالہ کلوار کے آدمی کو لیکر چلے۔

آدمی۔ حضور کا مکان کہان ہے۔

ج۔ ملتان پنجاب مین۔

آدمی۔ حضور بڑا کھرا سودا کرتے ہین پیشگی بارہ دیدئے چھپاک سے۔

ج۔ ممبئی مین انتیسوین دن تنخواہ دیتا ہون اور چھ مہینے کا کرایہ پیشگی۔

اور ناج اور گھی اور لکڑی ایک سال بھر کے لئے بھر رکھتا ہون۔ اور کپڑا بمبئی سے منگواتا ہون۔ نقدہ حرمتہ۔ نز قصاب کو مہینے بھر کے گوشت کے دام پہلے ہی دیدیتا ہون

آدمی۔ لالہ نے بھی بہت آدر بھاؤ کیا

ج۔ یہی مکان ہے نا

آدمی۔ جی ہان [قفل کھول کے] مکان کیا ہے کہ دل کشا ہے۔

ج۔ ابھی ہم اسکو دلکشا بنا دینگے

آدمی۔ پھر جہان حضور رہین وہان دلکشا کیون نہ بنجائے۔

ج۔ جوڑیان بھی اچھی لگائی ہین شہتیر اور تختے سب ساکھو کے ہین اور بہت مضبوط مکان بنا ہے۔

آدمی۔ سرکار چونے کی جڑائی ہے سیسا پلایا ہے۔

ج۔ ہمارا اس مکان سے جی خوش ہوا۔ اور لالہ کا ہم سے کا ایسا کھرا کرایہ دار ملا۔

ا - پھر بھی تو آپ ایسے ہی -
یہ کہکر آدمی نے سلام کیا اور
رخصت ہوا اور کوئی بیس دن
کے بعد لالہ جوتی پرشاد صاحب
پھر کلوار کی دکان پر گئے اور صاحب
سلامت پیچھے کی بارہ روپیے
پہلے دکان پر رکھ دیئے -
ک - بندگی سرکار - کیسے مجھے
[مرے] سے ؟
ج - جی ہاں لالہ -
ک - یہ بارہ روپیہ کیسے -
ج - کرایہ مکان -
ک - ابھی تو اکادسی
پندرہ دن ہوئے اور رہ ادسی
پرس چودس اماوس اور
آج پڑوا ہے - بیس ہی دن تو
ہوئے
ج - ہاں مگر ہمیں آج کلکتہ جانا ہوں
ایک مہینے میں آونگا -
ک - پھر جلدی کون سی تھی -
جب آتے تو دیدیتے -

ج - ہملو دو چیدے ہیں بھیجے کا
پیشنگی کرایہ دیدینا آون ہے
گویا نہیں ہے کہ تمہارا آدمی
تقاضے کو آئے -
ک - کیا مجال ہے - یہ بھی کوئی
بات ہے بھلا -
ج - نہیں - یہی نہیں بلکہ کیسا ہی
کام ہو - آدمی کو نہ بھیجے گا - لوگ
سمجھیں گے ضرور تقاضے کو آیا ہو
ک - بھلا جو کسی بات کو بھیجنا پڑا
کوئی بات ایسی ہی ہوئی -
ج - تو خط لکھ بھیجیے بس -
ک - بہت اچھا - اب آپکی کیا
کھاتر [خاطر] کروں -
ج - بس اب میں رخصت -
ک - حجور رہتے کہاں کے ہیں
ج - ملتان کے -
ک - یہاں کہیں آپ نوکر ہیں
حجور -
ج - نہیں میں نے یہاں صدر بازار
میں مرغی انڈوں کا ٹھیکہ لیا ہو -

ک - ہان انھین تو بڑی چھٹی دیدیا ہوگی - حضور کا نام کیا ہے -

ج - ہمارا نام چلبلی سنگھ - ہم ٹھاکر ہین -

ک - حضور کلکتہ سے چٹھی بھیجین گے ؟

ج - ہان بھیجین گے - اور جو سوغات کہوگے وہ لیتے آئینگے - اب رخصت

ک [ تھوڑی دور ساتھ جا کے ] اچھا سرکار بندگی -

لالہ جوتی پرشاد صاحب ساکھ بٹھاکے رخصت ہوئے اور کلوار اور اُسکا آدمی دونون خوش کہ اچھا کرایہ دار ملا ہے پیشگی کرایہ دے گیا اور ابھی مہینا ختم بھی ہونے نہین آیا کہ بارہ روپیے موجود - انکی بڑی تعریفین کین کہ واہ کیا آدمی ہے لاکھون مین ایک -

لالہ جوتی پرشاد جو گھر گئے تو چچا نے کہا [ کیا تمنے کوئی مکان کرایہ پر لیا ہے ] ہمنے خبر پائی ہے کہ مکان لیا ہے - یہہ کیسا مکان ہے اور اسکی کیا ضرورت تھی ؟ انھون نے کہا جی مین نے مکان نہین لیا ہے - مکان ایک دوست نے لیا ہے مین نے دلوادیا ہے - اچھا مکان ہے - چچا نے کہا [ ہان وہی مین سوچتا تھا کہ بھئی یہہ مکان کیا ہوگا ] اتنے مین جوتی پرشاد کے ایک دلی دوست نے انکے چچا سے انکے سامنے کہا [ قبلہ اب یہہ صحیح المزاج ہین مگر کوئی اعتبار نہین - جہان ایک دفعہ آدمی سڑی ہوا پھر اُسکا تمام عمر اعتبار نہ کرنا چاہیے - ایک جراح سلطانی سڑی ہوگیا - اطبا ے شاہی کے علاج سے پانچ چھہ مہینے مین فائدہ ہوا - ایک روز بادشاہ کو فصد کھلوانے کی ضرورت ہوئی - طبیبون سے پوچھا کہ اگر فلان جراح سے جو دیوانہ ہوگیا تھا فصد کھلوا دون تو کوئی ہرج تو نہین ہے -

اطبا نے کہا ہرگز قصد نہ کیجیئے گا۔ پاگل
کا کوئی اعتبار نہین۔ ہر دم احتمال
جنون ہے۔ بادشاہ نے اُس جراح کو
بلوایا اور کہا ہم فصد کھلوانا چاہتے
ہین اُسنے کہا بہتر۔ خانہ زاد حاضر ہے
پوچھا اگر خون ذرا دیر تک نہ بند ہو
تو کیا کرو۔ کہا جہان پناہ ایک اور
نشتر چرکا لگا دون۔ بس طبیبون نے
باہم اشارہ کیا۔ اور بادشاہ نے
مسکرا کر کہا (اچھا جب ضرورت
ہوگی تو ہم بلا لینگے) جراح سات
بار فرشی سلام کر کے روانہ ہوا۔
بادشاہ نے ہنسکر کہا خدا نے
بہت بچایا۔ اس سودائی کا واقعی
کوئی اعتبار نہین۔
ح۔ آپ کی ایسی کی تیسی۔
ج۔ جی نہین اب بفضل الٰہی ہے۔
دوست۔ ہان اب چہرے سے
بھی وہ وحشت نہین برستی ہے
ح۔ مجھے کچھ کہنا ہے۔ خوب بات
یاد آئی۔ ذرا علیحدہ لیجا کر۔ بھلا پاگل

کے منہ پر کوئی پاگل کو پاگل کہتا ہے
دوست۔ جی ہین مذاق مین کہتا
تھا۔
ح۔ انکے سامنے تو ایسی بات
کرنی ہی نہ چاہیے۔
دوست۔ اب مزاج بالکل صحیح ہے
ح۔ مگر دیوانہ را ہوئے بس است
آپ سنیے کہ ایک روز کلوار کا اپنے
نئے مکان کی جانب سے گذر ہوا
سوچا کہ چلو ذرا ٹھاکر علی سنگھ
سے مل لو۔ شاید کلکتہ سے
آ گئے ہون۔ ملاقات بھی ہو جائیگی
خیر صلاح بھی دریافت
کر لین گے۔ اور شاید کوئی
سوغات لائے ہون تو وہ بھی
لے لینگے۔ گئے تو دور سے
مکان کو بند پایا۔ سمجھے کہ ابھی
کلکتہ سے نہین پلٹے۔ مگر تعجب
ہوا کہ اتنے بڑے آدمی اور
گھر کا دروازہ بند اور قفل
لگا ہوا۔ ایکا ایکی سوجھے کہ معلوم

ہوتا ہے کہ آدمی کسی کام کو باہر گیا
ہے ان کا وقت تو ہے ہی قفل بند
کرکے چلا گیا۔ آتا ہوگا۔ دو ایک آدمی ساتھ
کلکتہ گئے ہونگے۔ یہ سوچ کر جھوے کی
دکان پر بیٹھ گئے۔

ک۔ (کلوا سے) یہ محلہ بہت آباد
ہے۔

ب۔ (جھوا) ہان۔ یہی دو چار
محلے تو آباد ہین۔ اُدھر چوک اور
نکھاس (نخاس) ادھر یہ دو تین
محلے بس۔

ک۔ امین آباد مین آبادی بہت
ہے۔

ب۔ امین آباد سے بڑھکر کون
محلہ ہے۔

ل۔ صدر مین بھی آبادی اچھی
ہے۔

ب۔ چوک اور امین آباد مین بڑی
آبادی ہے۔

ک۔ ہان بس چوک کے ادھر
اُدھر ویرانہ ہے۔ یہ ٹھاکر جو اس

سامنے والے مکان مین رہتے
تھے وہ کیا ابھی کلکتہ سے نہین پلٹے

ب۔ ٹھاکر کون۔ ٹھاکر تو یہان کوئی
نہین رہتے تھے۔

ک۔ ہو۔ تمھارے کہنے سے نہین
رہتے تھے۔

ب۔ ہان ہمارے کہنے سے
محلے بھر مین پوچھو۔ اس مین تو کوئی
لالہ رہتے تھے۔

ک۔ لالہ! لالہ کون؟ کوئی بنیے تھے
نہ کایتھ۔ اب کب سے نہین
ہے۔ سب چلے کیون گئے۔

ب۔ اور سب چلے نہ جاتے تو رہتے
کہان۔

ک۔ یہ کیون۔ ارے یہ اتنا
بڑا مکان جو ہے۔ پلٹن کی پلٹن
اسمین رہ سکتی ہے۔

ب۔ ارے تو لالہ کا ہے جہان پلٹن
رہتی وہ تو جب سے آگیے نے
مکان انکے ہاتھ بیچ ڈالا اور
انھون نے انکو [illegible] پار کے

رہنے والے کے ہاتھ اینٹین اور لکڑی
اور جوڑیان کھدوا کر بیچ لین تب سے
کھنڈل پڑا ہوا ہے - رہتے وہ کہاں
ہین -

ک - کیا !!! کھنڈل ہو؟

پ - جی ہان کھنڈل - ارے چل کر
دیکھ نہ لو -

ک - تم کہتے کس مکان کو ہو جی -

پ - یہی اس سامنے والے مکان
کو جون تم نے بنایا ہے -

ک - ارے یہ تم کہتے کیا ہو - بیچا
کس پاجی نے -

پ - بیچا یا نہیں بیچا مگر بھائی
اُنھون نے تو کھود کے کوڑے
کر لیے -

ک - اُنکی ایسی کی تیسی -

پ - ارے تو جاکے دیکھ لو نا

ک - چلو - کیا جانے کیا کہتے ہو -

اتنے مین پنساری نے کہا السلام علیکم
اُنھون نے سلام کا جواب دیا اور
کہا مکان دیکھنے آئے ہین -

پنساری - بنوایا کیا اور بیچا کیا اور
اب دیکھنے کیا آئے ہو -

ک - ارے یار یہ ماجرا کیا ہے
جو ہے وہ یہی کہتا ہے کیا بیچ مچ
مکان کو اُس نے جڑ سے
کھدوا ڈالا -

آگے بڑھے تو ایک سقہ ملا - کہا
لالہ یہ کیا سوجھی کہ مکان بنوا کے
بیچ بوچ ڈالا - میان بھشتا کا اتنا
کہنا تھا کہ انھون نے مکان کی
ڈیوڑھی دیکھی - باہر سے قفل
ادھر اُدھر کھنڈل سناٹا پڑا ہوا
نہ شہتیر نہ کڑی - نہ تختہ نہ بڑنگا
نہ جوڑیان نہ اینٹ دیکھ کر بہت
خوش ہوئے - خالی زمین اور
ایک بڑا سا دروازہ اور اسمین
قفل -

بھوا - کیا مکان بیچا تھا یا گرو رکھا
تھا - انھون نے تو کھود کھاد
کے لکڑی دروازے اینٹ
رینٹ سب کو ٹیل ڈالا -

ک۔ ہمکو تو مار ڈالا۔ کہین کا نہ رکھا
پنساری۔ اور اب تک کیا ہوتے تھے
ک۔ کون جانتا تھا کہ اتنا بڑا بے
ایمان نکلیگا۔
پنڈا۔ مار ہی ڈالا تم کو۔
ک۔ ہم جانتے ہین وہ کلکتہ گئے
اور آدمیون کے سپرد کر گئے آدمیون
نے بیچ ڈالا اور بھاگ گئے۔ ہم تو
کہین کے نہ رہے اور تم لوگون نے
بھی نہ روکا۔ ہم سے نہ کہا۔
پنساری۔ ہم کیا جانتے تھے۔ ہم تو
جانتے تھے کہ مکان بک گیا۔
ک۔ ہان تو کیا ہی کہا جاؤن۔ نام
تو دکان پر لکھا ہوا ہے۔ اور گھر کا پتا
بھی لکھا ہے۔ اور چھاؤنی مین
نوکر بھی تھا۔
پنساری۔ تو پھر اسکا کام نہین ہے۔
آدمیون نے پاجی پنا کیا ہوگا۔
ک۔ ہمارا گلا تو کاٹ گیا۔ مگر ہے
آدمیون ہی کا کام۔ کیونکہ وہ
ایسے آدمی نہین ہین۔ کھرا

آدمی ہے۔
پنڈا۔ جہان کا پتا معلوم ہو بس
وہان پوچھیے۔
ک۔ صدر جائینگے۔ وہان
مرغی انڈون کی آڑھت ہے
بڑے لالہ روپیٹ کے گھر آئے
وہان آدمی سے کہا۔ اُس کو
یقین نہ آیا۔ لڑکے سے لالہ نے
کہا لڑکے کو کمال رنج ہوا۔ تینون
ملکر پھر اُس مقام پر واپس
گئے۔ لڑکے نے پڑوسیون
سے دریافت کرنا شروع
کیا۔
لڑکا۔ ارے یار گھنسیام۔ تمہاری
دکان سے تو نسخہ وسخہ نہ ہوانے
آتے ہونگے۔ کچھ جانتے وانتے
ہو کہ یہ ہمارا گلا کاٹ کے
کہان چلدیا۔
گھنسیام۔ (پنساری) وہ تو یہان
رہتے ہی بہت کم تھے۔ ہم نے تو دو
دفعہ دیکھا تھا۔ بس یہ کارروائی

تو کھانا بند ون ہوئی ۔

لڑکا ۔ اور تم لوگ کیا سمجھتے تھے ۔

پ ۔ ہم سوچتے تھے کہ تم کو یہ ہوا کیا دوالا کیوں نکال دیا ۔

لڑکا ۔ اور بھلا کوئی اُن کے پاس آتا جاتا تھا ۔

پ ۔ ہم نے تو کوئی نہیں دیکھا تھا ۔

چھوا ۔ ارے بھائی وہ تو نکلتا ہی کم تھا ۔ ہم نے تو اچھی طرح صورت بھی نہیں دیکھی تھی مکان بیچا انٹین گڑیاں بک گئیں اور تم نے کانوں کان نہیں سُنا ۔

لڑکا ۔ صدر جاتے ہیں ہم بتا دیتا تو وہاں ہی ملیگا ۔

آدمی ۔ ہم سے تو کہتا تھا کہ میں اُس مکان کو دلکشا بنا دونگا ۔

ک ۔ بنا گیا ۔ دلکشا بھی اُجاڑ ہے اس کو بھی اُجاڑ کر گیا ۔ آدمی بڑا چلتر باج (باز) نکلا کیا جھپ سے بارہ ٹینٹ سے نکالے اور کھری اسامی بنا اور پھر مہینا ہونے نہیں پایا کہ چٹ سے بارہ اور دیئے ۔

ک ۔ ہمکو بس یہ چاٹ دے کے مار ڈالا ۔

لڑکا ۔ کہیں کا نہ رکھا ۔

اتنے میں ایک کنجڑن نے آکے کہا کہ وہ تو زمین بھی بیچے ڈالتا تھا مگر جس نے اینٹ اور لکڑی مول لی اُسنے جو ادھر اُدھر تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ پرایا مکان ہے بس بیچ باچ کے چلتا ہوا ۔ لوگوں نے پوچھا کہاں رہتا ہے کہا یہ تو مجھے نہیں معلوم مگر ایک دن چھینڈے سالن میں اُسنے اسی مکان میں پکائے تھے تو اُسکا نوکر چھینڈے میری ہی دکان سے لیگیا تھا ۔ کوئی مسلمان ہے ۔

لالہ کو نہ لالہ جوتی پرشاد کا پتا یہاں ملا اور نہ اینٹ اور لکڑی کے خریدار کا یہاں سے ناکا کر کے صدر چلے ۔ صدر میں پہونچے تو ایک

کلوار کے مکان پر گئے اُس سے
درد دل کا حال کہا اور ساتھ لیا۔
اِدھر اُدھر ٹھاکر چلبلی سنگھ کو پوچھا
کہین پتا نہ چلا۔
سوال ۔ یہان ٹھاکر چلبلی سنگھ کہان
رہتے ہین ۔
سوجی ۔ کون کہان رہتے ہین ؟
سوال ۔ ٹھاکر چلبلی سنگھ۔
سوجی ۔ ہمین نہین معلوم کہان
رہتے ہین ۔
سوال (دوسرے سے) ٹھاکر چلبلی سنگھ
یہان کوئی رہتے ہین ۔
ا ۔ ہمکو نہین معلوم کسی اور سے پوچھیو۔
۲ ۔ ہم سے پوچھو۔ ٹھاکر چلبلی سنگھ
املی کے کول مین رہتے ہین ۔
یہان سے دونون کلوار اور پہلے
کلوار کا لڑکا اور آدمی ایک مستری کے
پاس گئے ۔ مستری اُس صدر بازار
والے کلوار کا دوست تھا ۔
کلوار ۔ چلبلی سنگھ ٹھاکر کو جانتے
ہو ۔

یہان کہین پتا نہین ملتا ۔ اور کام
ایسا ہے کہ نہین کیا بتاؤن ۔
مستری (م) چلبلی سنگھ تو یہان کوئی
نہین رہتے ۔
ک ۔ تم سے بڑے کے یہان کا جانے
والا کون ہے ۔
م ۔ صدر مین تو اس نام کا کوئی
نہین ہے ۔
لڑکا ۔ وہ انڈے اور مرغی کا ٹھیکہ
لیتے ہین ۔
م ۔ اسکا ٹھیکہ تو ایک بابو کے پاس
ہے ۔ جو حسین گنج مین رہتے ہین
چلبلی سنگھ یہان کوئی نہین ۔
آدمی ۔ اور ملتان سے کے رہنے والے
ہین ۔
م ۔ اجی وہ کہین کے ہون ۔
یہان کے تو نہین ہین ۔ یہان تو
اسکا ٹھیکہ ایک بنگالی بابو لیے
ہین ۔
ک ۔ مار لیگیا بھائی صاحب ۔ اب
کیا ملے گا ۔ مکان کو اچھا دلکشا

بنا گیا۔
مستری نے کہا کچھ تو ہنسی آتی ہے
اور کچھ رنج ہوتا ہے۔ اچھا کرایہ دار
بنایا مکان ہی ٹہلا دیا اور یہ گیا
کان مین تیل ڈال کے بیٹھے رہو
مکان کے کوڑے ہو گئے اور
اور مالک کو معلوم ہی نہین۔
لڑکا۔ اور رہتے ایک ہی شہر
مین ہین۔
م۔ اور رہتے ایک ہی جگہ ہین۔
مگر تم کو یہ کیا ہو گیا۔
لڑکا۔ مین تو پرسون کاشی جی سے
آیا۔ مین اُسکے چکمے مین کب آتا
افسوس ہے۔
لالہ کو دھوکا دیگیا اور یہ نہ سمجھے کہ
جس مکان کے اُنھون نے دس
کہے تھے اُسکے دہ بارہ کا ہے کو
دیتا۔ مگر لالچ مین آکے دو روپیے
کے لیے ہتیاروں کا مال اُنھون
نے کھویا۔ اور اتنا بھی نہوا کہ کسی دن
جا کے دیکھین تو کہ مکان مین کیا

کیا ہوتا ہے اور مکان بک بھی گیا
کھد بھی گیا۔ سب کچھ ہو گیا۔
آدمی۔ ارے لالہ وہ ترانٹ کھٹ
تھا۔ آتے ہی دس کے بارہ
کر دیے۔ اور پہلے ہی دے گیا
اور پھر بیسوین دن آکے بارہ
روپیے رکھدیے۔
م۔ کہین ڈھونڈھ کے نکالنا
چاہیے۔
ک۔ بڑا دھوکا دیا۔ جو ملین تو
چچا ہی بنا کے چھوڑون۔ بچہ جی کو
اور کہتا تھا کہ مکان کو پرستان
بنادونگا۔
م۔ بھئی ایسی دل لگی تو ہم نے
نہین سُنی تھی۔
رو پیٹ کر یہان سے بھی یہ
روانہ ہوئے۔ اب اور بھی
مایوسی ہو گئی۔ راہ مین دو چار
آدمیون سے ذکر کیا سب نے
ان کو الو بنایا کہ بھئی واہ کیا
گھوڑے بیچ کے سوئے تھے

که دس قدم پر مکان اور کسی کو
کانون کان خبر نہین اور صرف
یک ہی نہین گیا بلکہ کھد کھدا کے
اینٹین اور لکڑی اور جوڑیان تک
بک گئین - اب جا کے پولیس
مین رپٹ لکھاؤ کہ تحقیقات
ہو-

یہان سے یہ حیران پریشان
پولیس مین گئے وہان سے
ایک ہیڈ اور دو جوان تحقیقات
کو بھیجے گئے - انھون نے کھنڈل
دیکھکر کہا ممکن نہین کہ کسی کا
مکان کھد جائے اور اسکو
کانون کان خبر نہو- یہ نئی بات
ہے - یہ واردات کبھی نہین ہوئی
تھی - دیوڑھی کا دروازہ کھولا تو
ایک کاغذ پر جلی قلم سے یہ شعر
اور عبارت خوش خط نستعلیق
مین لکھی ہوئی تھی-

لالہ صاحب فراج کیسی ہے-
اور جو ہو وہ ایسی مٹی ہے

انڈا کیون آپ کا یہ ڈھیلا ہو
سچ کہو کیا مکان پٹپلا ہو
کہین سگے ہین اور کہین لنگور
رمنا اک بنگیا مکان - حضور
نہ ہے سایے کا نام نے دالان
جسطرف دیکھیے کھلا میدان
نہین میدان اک جورخانہ ہے
آسمان اسکا شامیانہ ہے
اگشن کردیا بجا کر ڈھول
بک گئی اینٹ کوڑیون کے مول
جام کشمیری پیچ کا ہے دور
پیچ لی ایک اک کڑی فی الفور
ہون جوان عمر مین خرد مین پیر
نہین باقی ہے نام کو شہتیر
سچ کہو کیا تھین چھپا رہا ہو
ہے مکان یا کوئی اکھاڑا ہو
کشتیان مین نکالتا ہون رت
کیسا مارا ہو چارون شانے چت
جوڑیان کھڑکیان بھی جیمن سب
ہے مرے بائین ہاتھ کا کرتب
ہون مین دھوکے دھڑی مین تیرا باپ

کیا مخاذین بنگئے ہیں آپ
ہین زمانے مین جسقدر ٹکوار
ہون مین اُن سب کے نام سے بیزار
انکا سب مال مین لٹا دونگا
مفاسا ہیک اُنھین بنا دونگا
لگ گیدی بلا کے اک چیلو
آدمی شخص کو بناتے ہین اُلو
انکی خواری مین ہے خوشی میری
نسبت باندھونگا دم مین بہت تیری
پھونک دونگا مین انکا سب گھربار
وقنا ربنا عذاب النار
کے وحدت کو مین تو اشتہیم
رخ بدنیا سے دون کی آریکم
پڑھکر پولیس والون نے قہقہہ
لگایا۔ اور محلے والون نے بھی ہنسنا
شروع کیا۔ اور ٹکوار اور اُس کا
آدمی بہت جھنجھلایا مگر قدر درویش بجان
درویش۔ ایک شاعر بھی زبان کھڑے تھے
انھون نے برجستہ شعر سنا دیا
جا رہے تھے مکان سے ہم مشدی
راستے مین جماعت اک دیکھی

اُنمین تھے کچھ پولس کے بھی لنگور
سمجھے ہم کوئی واردات ضرور
جا کے دیکھا تو بی وہ دنی سیان
نہ کہین شہ نشین نہ دالان
پوچھا لوگون سے ماجرا کیا ہے
حشر اس جا پہ یہ بپا کیا ہے
بولا انمین سے اک ظریف ٹھٹھول
کہ میان یہ کہانی ہے انمول
ایک بوڑھیا میان یہ رہتی تھی
اپنے ڈنکے کی خیر کہتی تھی
ایک دن لوٹ لیگئی یہ مکان
رکھا باقی نہ اینٹ تک کا نشان
ہے حویلی مین خاک اور دھول
ہین مکان کے ہر جگہ پہ ببول
نہین باقی مکان مین کوئی شے
کان اُن بیٹون مین غائب ہے
پولیس کی تحقیقات سے ہین کیا
سروکار۔ صرف اتنا کافی ہے کم
بادی جو کہین گھسے جاتے ہین
اُسے تو بہ کر نہ دیتے
بیچارے تھانہ دار کی حفاظت مین جان ہے

کاجل کا چور رہا تھا ۔ لگے کیا گمان ہوسے
چوری نرالی طرح کی ہو کیا تپا لگے
مان ہٹیون کے بیچ مین غائب مکان ہو

شہر بھر مین اسی کا چرچا تھا ۔ ؟ ۔ گھر
گھر یہی ذکر تھا ۔ یہی شور تھا جو سنتا تھا
لوٹ جاتا تھا کہ واہ کیا کھری اسامی
ملی ۔ بارہ روپیہ پہلے ٹھہرائے ۔ بارہ
بیس دن کے بعد دیے ۔ اور مکان
کا مکان گھوٹ لیا ۔ بعض شوقین خود
اُس مقام پر گئے ۔ اور کھدے ہوئے
مکان اور آثار کو دیکھکر بہت ہی
ہنسے ۔ لوٹ لوٹ گئے ۔ پیٹ مین
بل پڑ پڑ گئے کہ واہ رے اُستاد والعمر
کیا سوجھی ہے ۔ اب کسی کو مکان کاہکو
بے سمجھے بوجھے کوئی دیگا ۔
کیونکہ شہر بھر مین ڈگی پٹ گئی ۔ کلوار
نے بڑی کوشش کی کہ ٹھاکر جلیبی سنگھ
کہین ملین ۔ مگر انکا پتا کہا ۔ جہان کوئی
شخص کسی مالک مکان کے پاس
گیا کہ مکان کرایہ پر دیجیے تو چھوٹتے
ہی وہ کہتا تھا کہ مکان تو حاضر ہے

مگر کہین ٹھاکر جلیبی کے بھائی نہ
جائینگا اور جب کبھی کوئی مالک مکان
کسی کرایہ دار کو دق کرے ۔ برسات
کے دن ہین اور مکان ٹپک رہا ہے
یا درست شکست و ریخت نہین کرا
تو کرایہ دار جھلا کے کہتا تھا کہ اگر
ٹھاکر جلیبی سنگھ کی طرح غبیا نہ د
ہو تو سہی ۔ ہات تیرے کی ہیبت
سے جلیبیون اور اُٹھائی گیر دن
چورون اُچکون کا حال سُنا ہوگا
مگر لالہ جوتی پرشاد صاحب نے
سب کے کان کاٹے ۔ اور دل لگی
یہ کہ یہ سب کارروائی اس سبب
سے نہین کی تھی کہ روپیہ ملے یا بے
ایمانی کرین ۔ نہین ۔ مطلب
صرف یہ تھا کہ شرابی اور کلوار
دونون کی ذلت ہو ۔ اور کلوار
ایسے مفلس ہو جائین کہ ٹکا تک
انکے پلے نہ رہے ۔ اس ہجو سے
کو ملاحظہ فرمایئے کہ خواہ مخواہ یہ لے
شگون کے لیے اپنی ناک کٹوائی

# پانچوان دورہ

## غرقاب

کر ینگے پیارے سے پیار اپنے
کسی کے بابا کا ڈر نہین ہے
پہین گے می مسجدون مین جاکر
کسی کی خالا کا گھر نہین ہے

ایک باغیچہ فرح بخش مین ٹھیک دوپہر کے وقت ایک رئیس بیٹھے ہوئے بڑے شوق اور کمال ذوق کے ساتھ شغل مینوشی مین مصروف تھے شیشے کئی گلاآر قرینے کے ساتھ چنے ہوے تھے اور بوتلین تالاب مین پیر رہی تھین اور تھوڑی دور پر کئی باورچی اہتمام بلیغ سے طرح طرح کے کباب پکا رہے اور حضور رئیس گردون مدار مزے مزے سے کھا رہے تھے - استنے مین ایک خدمتگار نے عرض کی حضور اکیلا سو باولا اور دو کیلا سو سنگ - تکیلا سو کھٹ پٹ چوکیلا سو جنگ - اور شراب کا شغل تو تنہائی کا شغل نہین ہے - جب تک دو چار دوست نہ بیٹھے ہون تب تک لطف اسکا کیا

رئیس نے کہا اچھا جاکے فلان فلان دوست کو بلا لاؤ - یہ نہ کہنا کہ یہان کیا ہو رہا ہے - صرف اتنا کہنا کہ آپ کو ابھی ابھی بلایا ہے - بڑا ضروری کام ہے - ساتھ ہی لاؤ خدمتگار جہان جہان گیا اور رئیس کا نام لیا کہ انھون نے طلب کیا وہان پہلے سننے والے کو سخت حیرت ہوئی کہ وہ کہان -

۱ - ارے وہ تو مفقود الخبر ہوگئے تھے بھی -
۲ - یہ تمنے کسکا نام لیا -
۳ - پوچھو تو کہ کیون بلایا ہے -

خ - (خدمتگار) مجکو منع کر دیا ہے کہ نہ بتانا کہ کہان ہین اور نہ یہ کہنا کہ کیا کر رہے ہین - مگر یہ کہدینا کہ بڑا ضروری کام ہے - جلد چلیے -

۱ - اور کس کس کو بلایا ہے -
۲ - بیٹھ جاؤ اور سب حال بتاؤ -
۳ - تم بتاتے کیون نہین -

خ - اب چلکے حضور آپ ہی دیکھ لین نا - آپ تینون صاحب چلین مین اور دو جگہ جاتا ہون - مگر جلد جائیے -

خدمتگار تو روانہ ہوا اور یہ تینوں آدمی
پالکی گاڑی پر سوار ہو کر چلے - وہان پہونچے
تو آدمیون سے دریافت کیا کہان ہین -
جواب - جی وہ سامنے تالاب پر ہین -
سوال - وہان حوض پر اس دوپہر کو
اور گرمی مین کیا ہو رہا ہے -
ج - سرکار جا کے دیکھ لین -
س - کب سے بیٹھے ہین -
ج - معلوم نہین -
س - (دوسرے نوکر سے) تم جانتے
ہو جی -
ج - حضور کوئی نہین جانتا - ہم پنچ نوکر
لوگ ہین -
س - کیا تم کو منع کر دیا ہے کہ نہ بتانا -
ج - کیا معلوم سرکار -
امیر - ایک دوست سے کہا ارے میان
اس حجت سے کیا فائدہ - سامنے ہی تو ہین
سے چلکے دیکھو نا - سب کے سب چل کے
تالاب کے پاس پہونچے اور دیکھ کر ہنسنے
ا - ارے ا - ع ابن کو بھی ہیم بیبی
یارب یہ عجیب ہے -

۲ - (مارے ہنسی کے لوٹ) مار ڈالا -
۳ - (تعجب ہو کر) اجی حضرت تسلیم -
۱ - ارے میان یہ کیا ہو رہا ہے -
رئیس - آپ کا نام بھی احمقون کی فہرست
مین لکھ لیا - بیربل نے ایک دن بادشاہ
سے کہا حضور آپ کے شہر مین سب اندھے
ہی اندھے ہین - اور ثبوت اسکا یون دیا
کہ ایک دن بیچ راستے پر بیٹھ کر کچھ
کی رسی بٹنے لگے - اب جو آتا ہے وہ
پوچھتا ہے راجہ بیربل یہ کیا ہو رہا ہے
انھون نے ان سب کو اکبر کے پاس
بھیجا اور کہا جہان پناہ صرف یہ لوگ
دیکھ سکتے ہین اتنی بھی نہین سو
اور جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے راجہ بیربل
یہ کیا کر رہے ہو - اسی طرح آپ لوگ
بھی آنکھون کے اندھے نام لکھے گئے ہین
۱ - ارے یار تم (در شرما)
۲ - اور یہ دوپہر اور یہ گرمی !!!
۳ - ارے واہ استاد واہ تم بولی -
آخر مین رئیس نے تین گلاسون مین
شراب اور ... اور برف کا پانی ملا کر دیا

دیے اور غل مچا کر کہا ؎

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند

بنوش! بنوش!! بنوش برادر ؎

ساقی کے مین ضرور ڈرانے سے ڈر گیا
جام شراب لا کے بھی ساقی کدھر گیا

بابا موسم لو بہ نیست بادہ بنوش ۔ بہار بجوش آمدہ است ۔ ؎

بغل مین ہون توبہ دبائے ہوئے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوئے

ا ۔ لالہ جوتی پرشاد صاحب حضور ہی کا نام ہے ۔

ج ۔ جناب خاکسار ہی کو کہتے ہین

۲ ۔ ارے بھئی یہ کیا کایا پلٹ ہوئی

ج ۔ مزاج ہی تو ہے طبیعت ہی تو ہے ۔

۳ ۔ واللہ اگر ہم اپنی آنکھون نہ دیکھتے تو کس مردود کو یقین آتا ۔ ارے یہ تمکو پہلے کیا سوجھی تھی اور اب کیا سوجھی ہے ۔

ج ۔ بادہ بنوش ۔ ان سب باتون کو جانے دو ۔ ارے کباب لاؤ ۔ لوجی ۔ اور جام لو ۔ آج ہم آپ سب صاحبون کو رنگین گے ۔

ان دوستون مین سے ایک کی نظر جو تالاب کی طرف پڑی تو کہا ارہو ہو ہو ۔ ارے یارو ادھر تو دیکھو ۔ یہ تالاب مین کیا ہو رہا ہے بھئی پھبتیان ہون پھبتیان ) لوگون نے دیکھا تو کوئی لونڈین پیر رہی ہین ۔ کھلکھلا کر ہنس پڑے ایک نے کہا بھئی ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش مین لگائی کرن آفتاب کی

دوسرا بولا (نظامی اسی کا نام ہے)

تیسرا ۔ کیا آج پیراکی کا میلا ہے ۔

ا ۔ بھئی خوب کہی ۔

۲ ۔ واللہ یہ پھبتی بے مثل ہوئی ۔

۳ ۔ جو کہتا ہون ایسی ہی کہتا ہون ۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیراک لوگ تلاجی پیر رہے ہین ۔ گھڑی لگا رہی ہین یہ غوطہ لگایا ۔ وہ ابھرے ۔ ع ۔ کبھی ابھری کبھی ڈوبی مہ نو کی کشتی ۔

ج ۔ مین غور کرتا ہون واللہ کہ یہ کیا وحشت تھی ۔ لاحول ولا قوۃ ! ۔ یہ دماغ کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا تھا ۔

بوتل والے کی بوتلین توڑ ڈالین -
کلوار کی دکان کی دکان کو غارت
کر ڈالا - میٹھوڑین بوتلین پیسے توڑ ڈالے
اوندھا دیے - اُسکے آدمی کو ہرن والی
سرا اُڑا دیا - ایک مکان کی اینٹین
بیچ ڈالین - کڑیان کھدوا کے میٹل لین
ایک جرم تھوڑا ہی کیا ہے

گلچین نے دو گناہ کیے ایک چھوڑ کے
بلبل کا دل شکستہ کیا گل کو توڑ کے

۱- یہ ہمنے نہین سُنا تھا - کیا کیا - کلوار
کی دوکان لٹا دی ؟
ج - ایک دوکان لٹانا کیا معنی - ارے
مکان کرایہ پر لیا اور اینٹین کڑیان
اور شہتیر اور جوڑیان سب کے کوڑے
کر ڈالے -
۱- واللہ ! سچ کہتے ہو ؟
ج - قسم خدا کی سچ کہتا ہون -
۲- اور مالک مکان سے کیا کہا -
ج - اُس کسمرے کو اب خبر ہوئی ہوگی
آگ ہو گیا ہوگا - سر پیٹ لیا ہوگا -
۲- جسکا مکان کھدوا کے بیچ لوگے وہ کیا
کہے گا -
۳- غضب کیا واللہ - آپ قید ہو جائینگے
ایک روز لاحول ولا قوۃ !!! -
۱- وہ تمکو جانتا ہے ؟
ج - ہان جانتا ہے کہ ہمارا نام چلبلی سنگھ
ہے - اور ذات کے ہم ٹھاکر ہین - اور
ملتان مین مکان ہے -
راوی جس نے سُنا لوٹ گیا -
۱- مالک مکان کو ان سب باتون کا
یقین ہو گیا -
۲- بڑا پاگل ہے بھئی -
۳- اب آخر اُسکا کچھ حشر معلوم ہوا کہ
تمھاری تحقیقات کر رہا ہے - تلاش
کر رہا ہے - جسکے ہاتھ تمنے بیچا وہ کیا
کہے گا -
ج - نہ تو وہ ہمارا نام جانتا ہے نہ شکل
پہچانتا ہے ہم جب اُسکی دوکان پر
گئے تو سر پر جنگلی منڈاسا - پاؤن مین
پنجابی جوتا - ایک چست گھٹنا اور
ہاتھون مین موٹے موٹے کڑے - پورے
سکھ بنے ہوئے -

١- اچھا غبا آ دیا - جنون کی حرکت تھی

٢- اچھا اب تم کچھ دن چھپے رہو -

٣- اورا فوجداری کا مقدمہ ہی سکی
برس کو بھیجد لے جاؤ - کیا غضب کیا -

ج - بھئی اب نشہ نہ منغص کرو -
گذشتہ را صلواۃ - اور ہم سے آپ کو یا کسی
کو شکایت کا کونسا موقع ہے - سڑی
تو تھے ہی - سڑی کی داد نہ فریاد سڑی
مار بیٹھے گا - ہمنے کچھ ثبات عقل مین تھوڑا
ہی ایسا کیا -

١- اچھا جی جام چلے بھئی یہ کباب
بڑے مزیدار ہین -

٢- ایسی عمدہ گزک ہے کہ باید وشاید -

٣- اُو ایس لیس - اچھا اب یہ
بتاؤ کہ وہ کلوار کون تھا جسکی دکان آپنے
غارت کی -

ج - اسکا حال پھر کہین گے - پہلے یہ
تو سنیئے کہ ہمنے اُس سے کہا کیا کہ تم کون ہین
ہم صدر بازار کے ٹھیکہ دار ہین - مرغی اور
انڈے دن کا ٹھیکہ -
ہیسر بڑا فر یالشی تعقیہ چڑا کر اتنے مین

وہ دوست بھی آئے - جن کو خدمتگار بلانے
گیا تھا - ایک وکیل - دوسرے ڈاکٹر -
دیکھتے ہین تو لالہ جوتی پرشاد جو اسقدر تائب
اور پرہیزگار اور عدو شراب ہو گئے
تھے وہ حوض پر بیٹھے پی رہے ہین ڈاکٹر
نے کہا ؎

پیتے دیر نہ توبہ کرتے
اچھے ہم ہین اچھی توبہ

وکیل نے ہنسکر کہا مزاج شریف -
کسی نے کہا ہے -

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پیر مغان
نے اسکو یون بدل دیا -

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ نبودی باز آ

آخر یہ کایا پلٹ کیسی ہو گئی یار -

ج - یہ تو ہمکو ڈاکٹر صاحب سے
دریافت کرنا چاہیے -
ڈاکٹر - جب آپ کے دماغ کا امتحان
لیا جائے تو معلوم ہو -
ج - مگر آپ لوگون نے بڑی دیر کی
وکیل - ہمارے پاس ایک کلوار
آگیا مرد تا تھا بیچارہ - اسکو کوئی
ذات شریف بتا دیگے اور گراجر کا
دیا ہے والمہر کہ باید وشاید - واہ رے
ہمارے شہر - بھی عجب مقام ہے ارے
میان کرایہ پہ مکان لیا اور مکان کو
کھدوا کے لکڑی اینٹ سب بیچ ڈالی -
اور اب پتا نہین -
ا - کون شخص تھا بھئی -
۲ - (ج کی جانب خفیہ اشارہ کرکے)
ابجی کوئی ہوگا - لو ڈاکٹر جام فرنو - سمجھا
جائے گا - جو جیسا کرے گا وہ دیسا
پائے گا - مکان بیچ لیا بیچ لیا -
انسان کی طبیعت کا بھی کوئی ٹھکانا نہین
ہے - کبھی کچھ کبھی کچھ - مگر لالا جوتی پرشاد
صاحب کی طبیعت درجہ اعتدال سے

تجاوز کر گئی - انکی طبیعت نے گرگٹ کو
مات کیا - دھوپ چھاؤن کی بھی کو
حقیقت نہین رہی - گھڑی مین کچھ
گھڑی مین کچھ ہے - زمانے کی طرح
بدلنے والے ایسے ہوتے ہین - ع

ہم بھی کشتہ تری نیرنگی کے ہین یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

یا تو شراب کے نام سے نفرت تھی
کی صورت کے دشمن - یہان تک کہ
کی شیشی تک توڑ ڈالی - کا دور کی
مین جا کے داند مچائی اور دوب یہ
ہے کہ رندان بدمست جمع ہین اور
ہو رہی ہے اور چہل ہو رہی ہے
دور چل رہا ہے - مذاق ہو ہی رہا
کہ ایک دوست نے کہا بھائی صاحب

گل بے رخ یار خوش نباشد
بے بادہ بہار خوش نباشد

دوسرا بولا ہمارا بھی ہما دہی ہے

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر مے نہ خورم بے رخ بزم آرائے

تیسرے نے کہا ہم بھی زندہ ہیں

کو سکتہ ہو کرتے ہیں - لالہ جوتی پرشاد
نے جو رالالہ رخ نام ایک عورت کو جو
جوان اور خوبرو اور خوش گلو تھی بلوایا
احباب نے پوچھا کہ یار بیتی بھی ہے
انھوں نے کہا ہاں خوب بیتی ہے ایک
بولا رہے اسکے لطف صحبت کجا دوسرے
نے کہا کہ واہ وہ معشوق کیا جو اسکا
شغل نہ کرے - گونگی صحبت کس کام کی
احباب صادق اور دوستان موافق
اور بجولہ سنج مرنجان مرنج یاران بادہ خوار
اور جام و صراحی اور گزک اور نغمہ خوش
لب جوئی اور معشوق طرحدار اور باغ پر بہار
کل سامان طرب مہیا تھا ایک دوست
نے حالت نشہ میں یوں آج کی لی

کیا ہی سماں ہے جب نفزا
رند ہیں جمع جا بجا
باغ ہے ایک دلکشا
صوت ہزار دلربا
بزم میں ہے عجب رنگ
بجتی کہیں ہے جلترنگ
گاتی ہے کوئی شوخ و شنگ
تن تننا تننا تنا
بن کے چلی کوئی دولھن
تن کے چلا کوئی سجن
ہے کوئی تل کوئی دمن
بلبل و گل میں ایک جا
ساقی حور وش کہیں
مردم بادہ کش کہیں
نعرۂ العطش کہیں
کرتے ہیں رند برملا
موسم نائے و نوش ہے
وقت وداع ہوش ہے
سب کو جنون کا جوش ہے
دور پہ دور ہے چلا
عہد ہے اب شراب کا
دور ہے آفتاب کا
جوش ہے کیا شباب کا
رند بنے ہیں پارسا
مفتی شہر مست ہے
قاضی بھی مے پرست ہے
شیخ سبو بدست ہے
کہتا ہے (بادہ خور بیا)

مرد ہین مست اور غنی
عورتین سب بنی ٹھنی
کوئی بنا کوئی بنی
رنگ شراب ہے جما
ساقیِ لالہ فام ہے
لالہ رُخ اُسکا نام ہے
ہاتھ مین سب کے جام ہے
اُس پہ گزک کا ہے مزا
نشۂ حل کا زور ہے
شام کو سمجھے بھور ہے
بزم مین غُل ہے شور ہے
باغ مین حشر ہے بپا
حوض ہے رشکِ رودِ نیل
ہر دکشِ نہرِ سلسبیل
جملہ مرض کا ہے مزیل
آبِ حیات کا چچا

۱- بھئی پوچھ گوئی ہین تم سب سے بڑھ گئے۔

۲- کیا داد دی ہے ماشاءاللہ۔

۳- پاگل ہین یہ۔ واللہ ہمکو یہ طرز بہت پسند ہے مرغوب طبع۔

۴- مذاق تو ہے ہی مگر عمدہ مذاق ہے بھونڈا مذاق نہین ہے۔

بنَ کے چلی کوئی دولھن
تنَ کے چلا کوئی ٹھن
ہے کوئی گل کوئی دمن
بلبل و گل ہین ایک

۱- اسمین کیا لطف ہے۔

۲- آپ کی ایسی کی تیسی۔

۳- بھئی واللہ خوب کہا ہے

مفتیِ شہر مست ہے
قاضی بھی مے پرست ہے
شیخ سبو بدست ہے
کہتا ہے (بادہ خور ہیا)

۲- دل لگی کے دو چار لفظ اگر نکال دیئے جائین اور اُنکی جگہ پر متین الفاظ لائے جائین تو پھر دیکھیے کہ کیسی پھڑکتی ہوئی غزل چوٹی کی ہو جاتی ہے۔

۱- ایسی جا پھڑکتی ہوئی غزل تو نے سُنی ہی نہین

کس مزاون شوخ نے کی رات کو ہاتھا پائی

نورتن آج جو ڈھلکا ہی ترے بازو پر

۲- خدا کی مار-

۳- لاحول ولا قوۃ -

۴- پہلے مصرع مین تو (اس شوخ) لیکا اور دوسرے مین (ترے بازو پر) جبھی شاعری ہے -

جوتی - مہمل شعر ہے - بھونڈا مذاق ہی

۲- بھونڈا سا بھونڈا -

اتنے مین ایک صاحب جو زینے پر بیٹھے تھے حوض مین لڑھک گئے - جل جلالہ - ایک غوطہ کھایا - مبارک دوسرا کھایا - مبارکباشد - بارے دو غوطے کھا کے اُبھرے - خود بھی ہنسے اور حاضرین نے بھی قہقہہ لگایا - جتنے آدمی بیٹھے تھے مارے ہنسی کے لوٹنے لگے اور لالہ رُخ نے تالیان بجا کر خوب زور سے قہقہہ لگایا - اور وہ بہت ہی جھینپے - ایک نے کہا بھئی خوب شد

مل پتھرود - دوسرا بولا ؎

کشتی جعفر زٹلی در بھنور افتادہ است

زنکہ ڈبکہ میکند بسے اندوختہ یارمن

تیسرے نے کہا معلوم ہوتا ہے حوض کے بیرا کو ان سے مقابلہ کرنے گئے تھے - ذرا ڈاکٹر کو دکھا تو لو - ہڈی پسلی تو بچ گئی - یا مرمت شکست و ریخت کی ضرورت ہے - ہاتھ شکستہ تحریر - اور پانوں تیمو لینگ او رٹانگ سے لنگڑے ہین - گھوڑے کا زین -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب بہادر کے چچا جان نمودار ہوئے اب فرمائیے اُن کو کون روکے - سیدھے دَراتے ہوئے گھس گئے - دیکھتے کیا ہین کہ حوض پر جشن ہو رہا ہے شراب کی بوتلین بھی پیر رہی ہین اور لوگ بھی دُھت اور غین بیٹھے ہوئے ہین اور شعر شاعری بھی ہو رہی ہے اور ایک چلبلی بنی ٹھنی بیٹھی ہے - انکو دیکھ کر لالہ رُخ بھاگنے لگی مگر چچا جان نے کہا (یہ کیون - یہ بھاگتی کیون ہین - یہ لوگ ڈاکٹر صاحب نے کہا قبلہ و کعبہ یہ گانے کے لیے بلوائی گئی ہین (م)

چ - کیا مضائقہ ہے - جوتی پرشاد

مزاج کیسا ہے

ج - قبلہ وکعبہ - ایک جام حضور
میرے ہاتھ سے پی لین -

ح - لاؤ بیٹا بڑی خوشی سے -

ج - بسم اللہ

پ ح (پی کر) اب یہ کہئے ڈاکٹر صاحب
ان کا مزاج کیسا ہے -

ڈاکٹر - یقین تو ہے مزاج درست ہو

۱ - اب فضل الٰہی ہے جناب -

۲ - اب اطمینان رکھیے -

۳ - مین حضور کو مبارکباد دیتا ہون

پ ح - ہے تو ایسی ہی بات -

ج - گھر مین اطلاع کر دیجیے کہ اب
دماغ صحیح ہو گیا -

پ ح - شکر ہے خدا کا -

ایک صاحب جو حوض مین غوطے کھا چکے
تھے اوسکے بعد کمرے مین جا کے لیٹے تھے
اب چونک پڑے اور ایک بے تکی ہانک
لگائی (غر غرا غر - فر فرا فر - ٹائین ٹائین
فش - ٹھلے تو ایسی کتنی ٹھلے تو لیں -)
جوتی پرشاد کے چچا نے ہنسکر کہا جنگبازخان

ہین) جنگبازخان انکی اصطلاح مین
شراب کو کہتے تھے - بلکہ شراب کی اوس
حالت کو جس مین انسان اپنے آپے مین
نہین رہتا ہے - اور بے کیف ہو جاتا ہے
یہ بے تکی ہانک جو انھون نے لگائی تو
چچا سمجھ گئے کہ جنگبازخانی حالت ہے -
وہ بزرگوار اب کمرے سے باہر آگئے اور
لالہ رخ کو دیکھکر کہا (جانِ جان -
ایک چھچھی ہمکو دے ڈالو - بس ایک
چھچھی - زیادہ چوباچائی نہین) اسپر
وکیل صاحب نے اُٹھکر کان مین کہا
ارے بھائی یہ کیا اندھیر کرتے ہو -
جوتی پرشاد کے چچا آئے ہین -

جواب - جوتی پرشاد کی ایسی کی تیسی
ارے میان آنکھ کے چچا آئے ہین -

جواب - چچا کی بھی ایسی کی تیسی -

ہائین ! کیا جنون ہو گیا ہے ؟

جواب - جنون اور چچا دونون کی -
منہ ہاتھون سے بند کر کے ہم لوگ
چپ -

پھر لطیفے کیا کہنے دیکھیے اسوقت انکی

معاف ہی - اندھے کی داد نہ فریاد -
اندھا مار بیٹھے گا - اسپر انھون نے
فرمایا از فریادکی بھی ایسی کی تیسی - اندھے
کی بھی ایسی کی تیسی -

ندا ریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیان را خطا بخش و خطا پاش

۱ - راہ اچھی اصلاح دی -
۲ - سعدی کی روح وجد میں آگئی ہو گی -
۳ - اسوقت کھیلون پر مین نا -
۴ - خطا پوش و خطا پاش -

چچا نے جو یہ کیفیت دیکھی تو سمجھے کہ
ان لوگون کی صحبت مین بیٹھنا اچھا نہین
ہوتا یہان سے چلنا چاہیئے - اور اٹھکے
چلے گئے - جوتی پرشاد نے اپنی وحشت
کا پورا پورا حال احباب سے بیان کر دیا
کہ بوتل دابے کی تو مین توڑ دین اور اسکو
جھاؤلال کے پیچھے دوڑا دیا اور کلوار کی
دوکان کی ساری سرگذشت کہ سنائی
کہ بوتل تھوڑی سی توڑ دین اور بوتلون کے
اونے پونے کیے اور ریت بھردی اور
اسکے آدمی کو دی اور سے لینے کو دوڑایا

اور چراغ گل کر کے پگڑی غائب کر دی -
مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے -
اسدن بارہ بجے رات تک سب یار کھاتے
پیتے ایسے بدمست ہوئے کہ کسی کو
ہوش نہین سب چپ -

۱ - ارے یار خوردن کہان ہے -
۲ - خوردن - کھانا - بخور کھا تو بخورم
کھاتا ہون مین - بخوری کھاتا ہے تو -
۳ - سیان بجے کتوال اب ڈر کا ہے کا -
۴ - یارشہ اب اب نہین ہے -
۵ - بس اب فضول ہے - بہت کثرت
ہو گئی -
۶ - بھائی صاحب آج تو رات بہ
اور رہے گی -

۱ - کچھ مرنا تھوڑا ہی ہے - پان کو
منگو دیئے -
۲ - کھانے کے ساتھ کچھ تو ہونا چاہیے
۳ - سیان بجے کتوال -
۴ - انکو سب سے زیادہ تیز جب
انکو ... ملے -
اتنے مین کباب اور پوریان آئین

اکثر — مین ان ہندوؤن کی پوریون
سے جلتا ہون —

لالہ رخ — اور ہمکو کبابون کے ساتھ
پوری ہی اچھی معلوم ہوتی ہے گرما گرم
کباب اور گرما گرم پوری اور چٹنی —
وکیل — بھیّا تو جیسی ہندو حلوائیون
کے ہان ہوتی ہے ویسی کہین نہین ہوتی —
لاکھ تدبیر کرو وہ ذائقہ نہین آتا —

ا — اب اس وقت سب غنیمت ہین مگر
ہمنے جو سنا ہین کہ باتین کر رہے ہین اگر
ایک زور کر دیگے اور چلا تو بس — ع
سا غرو رسے ہاتھ سے لیناکہ چلا مین — پھر ع
در دین خو نماگرکس را کس نپرسد —
۳ — سیّان بھیّے کتوال اب ڈر کا ہیکا
ارے سیّان او سیّان —
ج — ہنسکر انکی تو رسید آگئی —
ا — جی ہان ہو چکیگی —
۲ — ا — ابھی نہین — ابھی کھجور مین اٹکے
ہین ایک جام کی کسر ہے
۳ — بہت کھلکھلا کر ہنسے سیّان
بھیّے کتوال —

اتنے مین لالہ رخ کمرے کے اندر گئی
اور ادھر اُدھر سے ڈھونڈھ کر برانڈی
کی بوتل لے ہی آئی —
ا — ارے مار ڈالا — اب سب ڈوبے
۲ — ڈوبے تو ہین ہی — یہ کہو کہ اب تپا
بھی نہ ملیگا — اب تک تو خیر سہارے سے
اُبھر بھی سکتے تھے مگر اب ایسے ڈوبینگے کہ
غرقاب بابا گرڑ کاب —
ج — ہان سامان تو ایسے ہی نظر آتے
ہین — یہ پاکہان سے گئین
لالہ رخ — ہم تو پاتال کی خبر لانیوالے ہین
ج — مگر تمھاری تھاہ کسی نے نہ پائی
دیدہ رخ — ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار
۳ — سیّان بھیّے کتوال — ارے ہان —
ا — انکو ندیا نہین یہ کتوالی ہی جائینگے
اس فقرے پر سب نے قہقہہ لگایا مگر
وہ گایا ہی کیسے — سیّان بھیّے کتوال اب
ڈر کا ہیکا — لالہ رخ نے سب سے پہلے
انھین کو جام دیا — بعد ازان خود لیا
بعد ازان ہی سب کے لبہ اتکے پھر سے زور چلنے لگا

اور جن جن کو بہت تیز نہین ہوئی تھی
انہون نے کھانا بھی کھایا - جو کسیقدر
زور تھے اُنھون نے کچھ یون ہی سا
دو چار سے لقمے - اور جو استیان بجھے
قوال کی طرح فلک ہفتم کی سیر
کر رہے تھے اُنکے ہان رمضان شریف نز
رے ڈال دیے - اور صیام کی مہمانی
ستیان تڑوا سے گئے - انکا پتا نہین -
بہت دور نکلگئے - اور چھکڑے پہ لدکے
ن سے گئے - ریل پر گئے - اسپشل ٹرین
ر مار مار - انکے بعد دوسرے صاحب
ی روانہ باشد مگر یہ جھینا رسے کے
ٹو پہ سے گئے - اس تیزی اور فراسٹ کے
ساتھ نہین سے گئے -

دو بجے تک نشست رہی اسکے بعد
وکے سوا کسی کو نشست برخاست کی
طاقت نہ رہی - سچ ہے کہان سے
ہر اک شے کی حد ہے آخرکار جن دو
کے حواس باقی تھے اُنمین ایک لالہ رخ
اور ایک ڈاکٹر نور خان -
لالہ رخ (ڈالی) آج بڑی ملائی ہوئی —

ڈ - مگر تم بھی کتنی چنچل ہو -
ل - چنچل سی چنچل - پھوپھی امان کہتی
ہین - لالہ رخ کیا جانے تو ان کے
پیٹ مین نو مہینے تک کیونکر رہی - بولی
بدلی پھڑکتی ہے - مین نے کہا شوخی
تو میری گھٹی مین پڑی ہے -
معمور ہون شوخی سے شرارت سے بھری ہون
دھانی مری پوشاک ہے مین سہرے پہ ہون
ڈ - سب کہتے ہین کہ بڑی چنچل چھوکری
ہے -
ل - چھوکری اچھی خوش - اچھے
اچھون کو چھوکرا بنا کے چھوڑا ہے -
ڈ - (مسکرا کے) ہے تو ایسا ہی -
اتنے مین آواز آئی استیان
بجھے گئے تو ادھر لالہ رخ نے کھانا کھا
دار سے یہ پھر جیتے ہو گئے) اب
ڈاکٹر زور سے ہنسی پہ [illegible] کہا
(ایک مردہ تو زندہ ہوا [illegible] الٹا
گا کر کچھ جو سونے تو رہ جائیگی [illegible]
قسم ہے ہم سے [illegible]
مردہ [illegible]

ڈاکٹر اور لالہ رخ کے پھر تھوڑی تھوڑی پی
اور خوب سرور گھٹے - کوئی چار بجے کے
قریب لالہ جوتی پرشاد صاحب کی آنکھ
کھلی اور خدمتگارون کو جگا کر حکم
دیا کہ کوٹھری کھولکر اُن بوتلون مین سے
جو کانون سے کھنچکر آئی ہین ایک بوتل
نکال لاؤ ڈاکٹر نے پوچھا کہ کہان
کشید ہوئی ہے بھئی - انھون نے کہا
کوئی آٹھ برس ہوئے ہمنے اجازت لیکر
کھنچوائی تھی - اور چار سال تک دفنائی گئی
ڈاکٹر نے کہا اب بے مثل ہوگی - اسکا کیا
کہنا - نسخہ کسنے دیا تھا) کہا نسخہ ایک حکیم
کا لکھا ہوا ہے - گاجر اور منڈی اور
سونف اور گڑھل کے پھول اور
گیوڑا اور مرغ اور تیتر اور بکری کا گوشت
اور چڑے اور بہت سی ٹھنڈی چیزین
ہین - اور رنگ سنہری اور بو کا نام نہین
بلکہ خوشبو ڈکار ایسی عمدہ کہ واہ تھوڑی
دیر مین آدمی بوتل لے کر آیا -
ل - ارے اب تڑکے تڑکے نہ پی -
ج - آج کی معاف ہو ڈاکٹر جی -

ڈ - بڑے دھاوت پیے وا
ہو بھئی -
ل - اب نہ پیو - کہا مانو نہین
مر جاؤ گے -
ڈ - کیسی پاگل پنے کی باتین کرا
ہو - یہ اب ماننے والے نہین بھلا
تم نہ پیو -
ج - واہ یہ نہین تو چھاتی پر چڑھ
بلائن - ہم تو ڈوبین آپ لوگ
مزے مین رہین - یہ کون بات
ہے - سب کے پہلے تو مین لالہ
ہی کو دونگا - لیجیے - ابکا - کیا
اور مین تنگ ہو گیا - بس -
ل - (جام لے کر) الکار اس چیز
سے نو کھیے کرتے ہین - یہان
ہر دم برق - برق دم دم مگر واہ کیا
چیز ہے واللہ -
ج - اب ان مُردونکو تو جگا ؤ ڈاکٹر
ڈ - اس کام مین لالہ رخ ہی بڑی
ل - ارے ہم تو جگا دین انکے
گر ملے تر دون کو -

سب سے پہلے ستیان کو جگایا۔ وہی جو بار بار چونک اُٹھتے تھے اور گانستے تھے (ستیان بھی گنتوال اب ڈرستی ہی کام دو چار بار جگایا نہ جا سکے تو لالہ ترنج نے کہا یہ موا مردود سے شرط باندھ کے سویا ہے پانی لوٹے سے سر پر ڈال کر کہا ہت تیرے کی۔ وہ کلبلا کے اُٹھ بیٹھے۔

ل۔ بندگی بڑے میاں۔ مزاج آپ چھے۔

جواب (مسکرا کر) سونے دو طبیعت سست ہے۔ توبہ ہی بھلی۔

ل۔ ارے اسی سے تو سستی جاتی رہتی ہے۔

ج۔ ہاں ہاں۔ آگ کا جلا آگ ہی سے اچھا ہوتا ہے۔

جواب۔ اور سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔

ڈسنین۔ اسوقت تھوڑی سی ضرور پینی چاہیے۔

ل۔ ڈاکٹر نے بھی کہہ دیا سا کیا ہے۔

جواب۔ اچھا لاؤ۔ پنج کہیں تلی تو پلی ہی سہی۔ (پی کر) غدا کی قسم آنکھیں کھل گئیں آب حیات ہے۔ یہ کہاں سے آئی بھئی۔ یہ خوب نئی چیز ہے واللہ۔ کیا ذائقہ ہے۔

ج۔ اب اوروں کو بھی زندہ کرو۔

ل۔ پہلے ڈاکٹر کو تو دو۔

ڈاکٹر نے بغیر پانی ملائے پی اور بڑی تعریف کی۔ کہا راح روح اسی کا نام ہے اول تو خوشبودار دوسرے خوش ذائقہ۔ تیسرے فائدہ بخش ضرور ہو گی۔ آلکوہل اسمیں کم ہے اور جو تھے وہ صاف کیا ہوا بہت ہی صاف کیا ہوا۔ اب اسکے مقابل میں نہ تو برانڈی کی کوئی حقیقت ہے نہ آپ کی ہلموبیسکی کی۔ یعنی ایک جام پانی ملا کے بھی دو۔ ایک جام پانی ملا کے بھی دیا۔ اب ڈاکٹر نے بڑی تعریف کی اور لالہ ترنج نے بھی تیاہبہ کی حقیقت میں تو صورت دیکھتے ہی خوش ہو گئے تھے۔

اسکے بعد سب ایک سرے سے جگائے
گئے اور وہی شراب اڑنے لگی - اُس روز
بھی رات دن یہی شغل رہا - بزم نوشی
اور اسکے سوا اور کوئی شغل نہین - اور وہی
اُسی دن کی حالت کہ کسی نے کھانا کھایا
اور کسی نے غرا گیا اور کوئی کسی رنگ
کوئی کسی ترنگ مین سب بست - اُس روز
یہ طرہ البتہ ہوا کہ ایک لالہ رخ کے علاوہ
دو اور آئین - ایک گوری ساقن اور
دوسری جلائی دمپاتن - وہی ہو حق -
وہی چہل پہل - تیسرے دن صلاح ہوئی
کہ شہر مین پورا پورا لطف صحبت نہین -
کہین دیہات مین ان سب کو لیکر چلنا
چاہیے تاکہ بالکل آزادی ہو - ع - کسے را
با کسے کارے نہ باشد - سب نے اسپر
صاد کر دیا - ڈاکٹر اور وکیل تو شریک نہو سکے
انکو اپنا اپنا کام تھا اور سب احباب مع
تینون پریان شوخ و شنگ کے ایک
باغ مین گئے جو شہر سے کوئی تین کوس
پر تھا - وہان چھوٹے بڑے میان منشو
ایک جھولے پر لالہ رخ کو لیے جھولے ہے

ہین - کوئی دوست جلائی سے پینگ
بڑھا رہے ہین کوئی گوری ساقن کو
دم دے رہا ہے - راہ پر لاڈ ہاہو کھانے
پینے کی افراط - میوے ہر قسم کے موجود
تمام دنیا کی راحت اور سامان عیش
مہیا - چاہے ننگے ناچین - چاہے
گائین بجائین ڈھول بجائین - خوب
دھما چوکڑی مچی - میان منشو دو دن
تک بیہوش - کسی وقت ہوش آنے
ہی نہین دیتے ہین -

سر ٹپکتا ہون پلا دے مے سر جوش مجھے
ساقیا دور کہ پھر آنے لگا ہوش مجھے
ع - مجھکو اپنے سر و پا کی ہی خبر کچھ بھی نہین

سب سے زیادہ بے کیف منشو تھے
یہانتک کہ دل دھڑکنے لگا اور مارے
پیاس کے دم نکلنے لگا - ہونٹھ ہر دم
خشک - پانی کی صراحیون پر صراحیان
خالی کردین مگر ہونٹھ اور حلق تر نہوئے -
اور ہون کہان سے - دن رات بوتل
منہ سے لگی ہوئی - کوئی دم اس سے
خالی ہی نہین

ہنسو۔ ارے یار کوئی تو ہمکو ایسی شے پلاؤ کہ ذرا حلق تر ہو۔ ہونٹھ کانٹا ہو گئے۔

۱۔ برف برابر پلاتے جاؤ۔

۲۔ اب تم سونے کا دھیان کرو۔

۳۔ سیّاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا

راوی۔ سبحان اللہ انکی تو جان پر بنی ہوئی ہے اور ایک صاحب صلاح دیتے ہیں کہ سونے کا دھیان کرو۔ کیا اچھا وقت آرام کا نکالا ہے کہ واہ دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا۔ کیا خوب موقع گانے کا ملا ہے۔ انکے لب کانٹا ہو گئے۔ حلق سوکھا جاتا ہے اور آپکو گلابازی کی سوجھی ہے اور وہ صاحب صلاح دیتے ہیں کہ ذرا سو رہو۔

لالہ جیوتی پرشاد صاحب کا بڑا حلالی تھا خدمتگار انکی اجازت کے بغیر گاڑی پر سوار ہو کر شہر سے ڈاکٹر کو بلا لایا۔ ڈاکٹر نے آکے دیکھا تو برا حال تھا۔

ڈاکٹر۔ کیا حال ہے۔

ہنسو۔ (آہستہ سے) برا حال ہے

ڈاکٹر۔ کثرت ہو گئی ہو گی۔ بڑا عیب ہے۔ اعتدال عجب شے ہے۔

ہنسو۔ جان پر بنی ہوئی ہے۔ اف

ڈاکٹر ماتھے پر ہاتھ رکھکر۔ گرم ہے (نبض دیکھکر) تیز بخار ہے۔ (زبان دیکھوں) اچھا بالفعل کیسرو کا شربت بنواؤ۔ عمدہ چینی اور کیوڑے اور برف کے ساتھ پی لو۔ دیکھو ابھی تسکین ہوئی جاتی ہے اس چیز کے لیے کیسرو اکسیر ہے

ڈاکٹر صاحب کے حکم کے مطابق خدمتگار شربت تیار کرنے چلا تو کئی آدمیوں نے اسکو بلایا اور ٹوکا کیونکہ سب کے سب گولی کھائے ہوئے تھے اور سب کو دوا کی ضرورت تھی۔ دو دن تک شراب اڑتی رہی۔

۱۔ ارے بھئی ادھ مٹکا کیسرو کا شربت ذرا زیادہ لانا۔

۲۔ ہم بھی پئینگے۔

۳۔ اور پیئے گا کون نہیں

خ (خدمتگار) میں ایک گھڑا بھر لیے آتا ہوں سب صاحب بیٹھیں۔

ڈاکٹر - ہان اس سے کم مین کچھ بھی نہو گا
سب کے سب کلیجے پھونک کے آئے ہین
ہشو - موت کا سامنا ہے -
یہ کہکر ہشو اُٹھے ہی تھے کہ چکر آگیا اور
گر ہی تو بیہوش ہو گئے - دو چار منٹ مین
جب غشی کی حالت رفع ہو گئی تو آنکھ
کھولی اور پانی مانگا - ڈاکٹر نے کہا اب
کسیرو کا شربت ہی پیجیے - برف اور
کیوڑا ڈال کے لطف دیگا اور کسیرو سے
ٹھنڈک پہونچیگی - جن لوگون کو انکا شوق
ہے اور اعتدال سے کام نہین لیتے
انکا یہی حال ہوتا ہے اور جوتی پرشاد
تو ہشو ہی ہین - چھوڑ دی تو اس گڑ دبہ
کے ساتھ کہ بوتلین اور کٹورین چکنا چور
کر نے لگے - اسکو توڑا اسکو پھوڑ دھم
دھم سے ہاتھ پٹکتے ہین تو پینے پیر
ادھ سیپے پر آسکے تو کھل متی کے خلاف
عقل سے دشمنی - بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی
ہے کہ دو دو تین تین دن روز و شب متحیر
دن رات صبح شام دوپہر تیسرے پہر جب دیکھو
چڑھی رہتی ہے -

نہ چندان بخور کز دہانت بر آید
نہ چندان کہ از ضعف جانت بر آید
افراط و تفریط اسی کا نام ہے
ایک ہفتے تک لالہ جوتی پرشاد صاحب
ہشو کھٹیا سے اُٹھ نہ سکے - یار دوست
احباب عزیز سب کو انکی جانب سے
اندیشہ پیدا ہوا کہ خدا ہی خیر کرے - روز
دو دفعہ ڈاکٹر آتے تھے اور باہم مشورہ
کر کے نسخے لکھتے تھے اور ایک کمپونڈر
ہر دم پاس رہتا تھا - آٹھوین روز انکی طبیعت
ذرا ذرا سنبھلی - ڈاکٹر نے صلاح دی کہ
دفعۃ شراب نہ چھوڑ دو - ایک دم سے ترک
کر دینا نقصان پہونچاتا ہے مگر انھون نے
ایک نہ سنی اور ایکدم سے ترک کر دی -
نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگے - بھوک
بہت کم ہو گئی - رات کو نیند نہین آتی تھی
ضعف بھی کمال انتہا سے زیادہ مگر زور رہا
اور باغ سے باہر نہ نکلے - دن رات باغ
مین رہتے تھے - اگر کوئی ملنے گیا تو ذرا
دیر کے لیے مل لیے ورنہ کسی سے سروکار
نہین - لیکن خدمتگار دن اور نوکر دن کو

تاکید اکید تھی کہ خبردار شراب پی کے ہمارے سامنے نہ آنا - باغ بھر مین شراب کا نام دلستان تک نہ رہنے پاے - اور نہ کوئی بوتل کسی قسم کی ہو - تیل تک کبھی مین آئے ہمکو ایسکے نام اور جام اور ظرف تک سے نفرت ہے -

ایک روز انکے دوست شیطان نے مزاج پرسی کی تو گوشہ خلوت چھوڑکر ایسے بے تحاشے باغ سے بھاگے کہ منزلون پتا ہی نہین - جاتے جاتے ایک پارک مین پہونچے - شام کا وقت کھانا کوئی ساڑھے سات بجے - ہری ہری دوب پر تکلف کے ساتھ کھانے کی میز اور کرسیان چنی ہوئین تھین اور صاحب لوگ اور میمین اور میمین کھانا کھارہے تھے اور سارجنٹ کا پہرا تھا - کوئی ادھر جانے نہین پاتا تھا مگر آپ اسکی آنکھ مین خاک دھول جھونک کر دھنس ہی تو پڑے اور ایک سرے سے ٹمبلر اور گلاس توڑنے شروع کیے - سب متحیر کہ یا الٰہی یہ کیسی بلاے بے درمان نازل ہو گئی - گرفتار

ہوئے - لوگون نے پہچانا - کہا حضور یہ فلان رئیس کے بھتیجے ہین صاحب کمشنر انکے چچا سے واقف تھے - انکو فوراً بلوایا اور تحقیق کہا آپ کل بھتیجے کو فوراً پاگل خانے بھیجیے - اسوقت انھون نے بڑی بے ضابطگی کی - دو میم صاحب کو غش آگیا - اور ایک خانساماں کے سر پر بوتل توڑی - وہ بے چین ہین آپ انکا علاج اپنے آپ نہ کر سکینگے - بہتر ہے کچھ دن پاگل خانے مین رہنے دیجیے اور وہین علاج کیجیے - چچا نے صاحب مجسٹریٹ سے کہا کہ مجھے آپ کے حکم کی تعمیل مین کوئی عذر نہین ہے لیکن مگر یہ پاگل خانے گیا تو عمر بھر وہین رہ کر گھٹ گھٹ کے مر جائیگا - بس اسکا بہت خیال ہے - مین کل مچلکہ بھی ہین درجی دیدونگا مجھے اجازت دیجیے کہ اس پاگل کو پابہ زنجیر کرکے حراست مین رکھون صاحب کمشنر نے اس رائے سے اتفاق کیا اور دوسرے روز میان ہنسو کو کسی بہانے سے مچلکہ لیکر - مجسٹریٹ نے ... سکا

نام دریافت کیا۔ انھون نے اپنا کارڈ
دیا۔ انھون نے کئی سوال کیے۔ سب کا جواب
دو۔ فلسفی کے مسایل پوچھے۔ یہ رقم
ہر سوال کا جواب موجود۔ تاریخی واقعات
مین بحث کی۔ یہ پورے اُترے۔ تب انھون
نے جھلا کر کہا ذیل اسکو کون پاگل کہتا ہی
لوگ آگے بڑھ کے کہنے ہی کو تھے کہ صاحب
کمشنر بہادر نے پوچھے کہ اتفاق سے دفتری
صاحب کے اجلاس پر روشنائی کی
بوتل دوات مین روشنائی ڈالنے کو لایا
بوتل کا دیکھنا تھا کہ یہ زن سے اجلاس
پر تھے اور جاتے ہی دفتری کے ہاتھ سے
چھینی اور پھینکی تو سو ٹکڑے۔ صاحب کے
کپڑون پر روشنائی ہی روشنائی ہی۔ مسٹر
پر ری کے ورک تاب کے خلاصی کی
پھلتی ہوتی تھی۔ ایک وکیل صاحب
داڑھی سرخ سرخ رنگا کر تقریر کر رہے
تھے۔ روشنائی کچھ ریش مبارک پر
کچھ حلق سے اُتر گئی۔ جل جلالہ۔
محرر کورٹ کانسٹبل۔ کانسٹبل۔
چپراسی سب اجلاس پر پہونچے اور

انکو لے آئے اور صاحب نے سرشتہ دار کو
اشارہ کر دیا کہ حکم لکھ دو کہ زنجیر پانون
مین پہنانے کی اجازت ہے۔
دوسرے دن جو چچا انکو ڈھونڈھتے
ہین تو انکا کہین پتا نہین۔ سمجھے کہ
کہین ہمارا وحشی نکل گیا۔
اُسدن تو اچھی طرح آئے۔ کھانا کھایا۔ اور کوئی
بات خلاف عقل نہین کی۔ چچا نے احباب اور عزیزون
کے مشورہ سے یہ رای قرار دی کہ آج انکو یہین
آرام کرنے دو۔ کل سے کارروائی کیجایگی۔ یہ آدھی
رات کو وہان سے اپنی گاڑی پر سوار ہو کر ایک
ہوٹل مین جا کے رہے۔ اور صبح کو وہان سے سوداگرون
کی دکانون پر تشریف لیگئے اور وہان اودھم
بہت کچھ خریداری کی۔ جس آدمی نے سمجھا کہ سب نے
انکی عزت دار کی کسی کی دس کی سات دیے اور
تین کا رقعہ لکھ دیا کسی کو حکم دیا کہ فلان مقام پر آدمی
کو لے لیکر بھیجدو کسی سے کہا مال اسباب آج
شام کو ہمارے یہان بھیجو۔ کوئی کہین گیا کوئی
کہین۔ اور یہ جب لیے ہوئے تو سیدھے اپنی ہوٹل
پہونچے۔ لیتا دست کہ دیتا۔ دوسرے دن انکے پاگل پن
کی خبر شہر مین مشہور ہو گئی ہم لوگ بلکے پڑی جا دیکھی کہ سر بہ

## چھٹا دورہ

— ٹلا —

## وقت او قت او خشت ا

ایک رئیس ایک جوڑی گاڑی پر سوار ہوکر صدر بازار گئے اور ایک مالدار بزاز کی دکان پر جاکر دو عمدہ سوٹ بنواسے ایک ریشمی اور دوسرا بانات کا۔ انکے بعد ٹہلتے ٹہلتے بزاز کی آنکھ ذرا چوکی ہی تھی کہ آپ نے ایک چرمی بیگ جسمین بوتل اور گلاس سفر کے لیے رکھا جاتا ہی جھٹ سے گلے مین پہن لیا اور بزاز سے رخصت ہوئے۔ تھوڑی دیر مین ایک سارجنٹ آیا۔ انگریزی مین لالہ سے کہا۔

(ہم اپنا بیگ یہان بھول گئے ہین۔ اسمین ایک بوتل ہے اور گلاس) بزاز نے آدمی سے کہا (جی ہان رکھا ہے) لالہ نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین کہا (آپ بیٹھین میرا آدمی لیے آتا ہے) آدمی نے ادھر ادھر دیکھا تو بیگ مع بوتل اور گلاس کے غائب اور اسکے ساتھ ہی آدمی کے ہوش مع اسکے حواس کے نفرو۔ ادھر ڈھونڈھا اُدھر ڈھونڈھا۔ مگر وہ بھلا کہان ملنے والے ہین مشتو تو کہے ہی دنیا بھر مین اونکا کہین پتا نہین۔ چو طرفہ ڈھونڈھ مارا۔ آن کہین ہو تب تو ملے۔ دکان بیچ پریشان بزاز اپنے آدمی کو للکار رہا ہی کہ تو نے جھوٹ موٹ بک دیا اب تمکو دام دینے پڑینگے اور وہ سیکڑون قسمین کہاتا ہے کہ رام دوہائی ابھی یہان پر رکھا تھا۔ بزاز اور نوکر مین جنگ زرگری ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی وہی بیگ لیکر آیا اور بزاز کو ایک چٹھی مع بیگ کے دی جسمین بہت عمدہ انگریزی مین لکھا تھا (لالہ صاحب ہم شراب اور شرابی دونون کے دشمن ہین۔ تمہاری دوکان پر شراب کی بوتل کا بیگ دیکھا۔ آگ ہی تو لگ گئی۔ جیسے سر پانون تک پھنک گیا۔ گلے مین بیگ ڈالا اور لمبا ہوا۔ بوتل راستے مین توڑ ڈالی گلاس کے چار ٹکڑے کیے۔ چمڑے کا بیگ بھیجتا ہون۔ اس آدمی کو ۲ روپیہ بابت بخشش مرحمت۔ راقم مشتو) بزاز نے یہ خط نہایت تعجب سے

... سب ... ریا۔ سمجھے لوٹ گئی

سمجھ مین نہین آیا مگر جب لالہ نے سمجھایا تو
بہت ہنسا۔ بزاز نے آدمی کو حسب الحکم
لالہ جوتی پرشاد صاحب دیے اور سارجنٹ
سے بوتل اور گلاس کے دام پوچھے۔ وہ
آدمی نیک تھا۔ بیگ گلے مین ڈالا اور
ہنسکر کہا اچھے پاگلون سے لین دین
رکھتے ہو اور رخصت ہوا۔ لالہ اور اُسکا
بھائی اور دوکاندار سب متحیر کہ یا اللہ یہ کیسا شغل
ہے۔ جوتی پرشاد کے سوا اور کوئی یہان
آیا نہین اور وہ ایک وضعدار اور رئیس
آدمی ہین۔

اب سُنیے کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب
یہان سے دوکانون کی دوسری لین
مین گئے اور ایک بساطی کی دوکان
مین اُتر پڑے۔ دکان بڑی تھی بساطی
اُٹھکر اسباب دکھانے لگا اُس سے
آپنے ہماری عینک مانگی وہ کوٹھری
مین گیا کہ اتنے مین موقع وقت غنیمت
جانکر آپ نے جلدی جلدی دوکار ک
اسکریو یعنی کاگ پیچ پاکٹ مین رکھی

لو دیے۔ اور ادھر بساطی کا سکھ ملازم
جو اتفاق سے انکی طرف دیکھ رہا تھا
اور انکو خبر نہ تھی کہ کوئی ہماری تاک مین ہے
وہ جھپٹا۔ بساطی عینکین نکالکر آیا ہی تھا
کہ سکھ نے میان ہشتو کا ہاتھ پکڑ لیا ہے
ہشتو۔ یہ کیا بات!

بساطی۔ ہائین! کچھ پاگل ہو گیا ہے۔ ارے
ایک رئیس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ چھوڑ دے
سٹری ہے کون۔

سکھ۔ رئیس اسکو کون کہتا ہے۔ یہ چور
اسکا باپ چور۔

ہشتو۔ دیکھو اسکو سمجھاؤ۔

بساطی۔ کپور سنگھ تمکو آج جنون ہو گیا ہے
تم ہماری دوکان سے نکل جاؤ۔

سکھ۔ ارے سرکار یہ تمھارے
دیس دی سردار او چوری چکاری
کرے دا پاکٹ مین ہاتھ ڈال کر دیکھیے
یہ چور اسکا باپ دادا چور۔

بساطی۔ لاحول ولا قوۃ! بے بس جا بیٹے
کوئی دوسرا ہوتا تو مارکے اُدھیڑ ڈالتا
سمیا ہی۔ وہ تو کپور سنگہ نہ دیکھیے تو کہا ہی

لے گیا تھا اب چلو تھانے - کاگ پیچ چرانے
چلے تھے - چلو تھانے میں بیٹھنے
کلم پڑینگے -
لب ٹلی - لیچلو تھانے پر -
اتنے ہین انکا خدمتگار آیا - اور کوجمین
گھوڑیون کو ماتیسون کے سپرد کرکے
صدر کو دوڑ پڑا - اب یہ بھی تین آدمی ہوگئے
اور باہم دنگا ہونے لگا -
کوجمین - کسی رئیس کی عزت لیتے ہو
خدمتگار - یہ کاگ پیچ چرانے والے
لوگ ہین یا جنکے نوکر چاندی کے کڑے
پہنے ہین -
سکھیہ - ارے آنکھون مین خاک
جھونکتا ہے - پوچھو تو یہ پیچ کہان سے
نکلا - منہ دھوم اس سے گھٹنا چلی ہوا
جوڑی گاڑی پر سوار اور چوری -
کوجمین - بس زبان سنبھال کے بول
بڈھے اور دھنکے آیا ہے -
یہ ہنگامہ ہو ہی رہا تھا - کہ ایک دکاندار نے
چپکے سے کوجمین کے کان مین کہا اور
بھی اس آتے مین سے کیا ہوگا

دکاندار کو کچھ روپے دے کے رخصت کردو -
مالا معاملہ رئیس آدمی ہین بڑے بدنام
ہوجائینگے - کوجمین نے کہا اگر یہ نہین سب
رئیس ڈرنے لگے تو جبکا جی چاہے دھمکا
لے - لبالطی نے آدمیون سے کہا کہ
کانسٹبل کو بلاؤ - انکو چھاپ بنا کے
چھوڑونگا - جانے کہان ہین حیلہ گیر
اب دس پانچ آدمی اور جمع ہوگئے
۱- ارے میان جوڑی گاڑی پر سوار
ہین چوری کیا کرتے - حضور گاڑی پر
سوار ہیون یہ لبالطی بڑا بدذات ہے -
۲- کسو رئیس کو بے عزت کرنا کون
بھلمنسی ہے -
۳- ایک تو کیا دکاندار کو ستا رکھا ہے کام تھا
۱- کوئی کسی کو جھوٹ نہین لے مرتا -
الغرض تھوڑی لے دے کے بعد خدمتگار
نے لبالطی کے ملازم کو بیس روپے دیے
اور اسنے اپنے آقا کے حوالے کیے -
تب جاکے کہین لالہ جوتی پرشاد کی آبرو
بچی - اور سوچے کہ سیٹھون کو غنیمت
پہنچے اگر مل گئے - کوشش تو یہ

کی تھی کو بوتل کے ٹکڑے لیکے پیچ گھما کے
کھاری کنوئیں میں پھینکدیں مگر ٹپکنے کے
دینے پڑے - بات پیرے کی - دھولیا
گیا تھا - اڑ گیا ہی ہے -
یہاں سے میاں ہنسو صاحب بہت
ہی رنجیدہ اور افسردہ اور پیدل ہو کر گاڑی
پر سوار ہوئے - سیکڑون جوتی پڑے
ہوئے - چور بنے - باپ کو صلواتیں
سنوائیں - ہاتھ پکڑا گیا - جیب سے
کارک اسکریو نکلے سکھہ بگڑا - دوسرے
آدمی نے اوندھی سیدھی سنائیں -
لوگ جمع ہوئے - سب کے روبرو چور بنے
آدمیوں کے سامنے ذلیل ہوئے سکا لقب
بلوا سے جاتے تھے - بس فضب
نسیمدر کا فتوی لگا یا گیا -
دس روز مارے رنج کے کھانا نہیں کھایا
گھر میں جا کے سدہ رہے - دوسرے روز
بخار آگیا ایک ہفتے تک بیمار رہے جب
آرام ہوا تو صدر بازار والے لبساطی کی
دکان کا رستہ بھول گئے اور پھر صدر بازار
چلے - اسمرتبہ وکٹنٹ پر سوار تھے نہ وہ

خدمتگار نہ کوچین نہ وہ معاشیں - ورنہ
وہ لوگ ضرور آجاتے کہ حضور صدر بازار
کی طرف سے نہ چلیں - ابھی اتوار ا
ہی ہوا ہے کہ وہان فضیحتا ہو چکا ہے
صدر بازار میں جا کے گاڑی سے اترے
اب انگلیاں اٹھنے لگیں (۱) یہی
جاتے ہیں وہی جنھوں نے کاگ
پیچ کی چوری کی تھی (۲) اسکے بڑے
رئیس اور ٹکے ٹکے کے مال کی چوری
واہ - (۳) انکا اسمیں کوئی قصور نہیں
انکے دماغ میں خلل ہے (۴) میاں
وہ جنھوں نے بوتامین چرائی تھیں اور
کاگ پیچ پاکٹ میں رکھکر بھاگے تھے وہ
آج پھر آئے ہیں -
انکو کیا خبر کہ یہاں کیا ٹھٹھا لگ رہی ہے
ایک سوداگر کی دکان میں دیکھنے ہی
کو تھے کہ اسنے للکارا یہاں نہیں ہے ملکہ
نہیں - اور دکان دیکھیے جیسے کوئی
کسی فقیر سے کہتا ہے - لاحول ولاقوۃ
ایک اور دکان پر قدم رکھا ہی تھا کہ
دکاندار نے کہا ہجور ہم نے دکان

پہلادی۔ جو لینا ہو وہ اور دکان سے
لیجیے۔ یہان سے چلتے چلتے ایک اور
دکان مین گھسے۔ دکاندار واقف تھا
کہ ہنشو یہی ہین۔ مگر مہذب آدمی تھا
زبان سے کچھ نہ کہا۔ خود ہی ساتھ ہو لیا
اور انکو موقع چوری کرنے کا نہ دیا۔
ہنشو۔ کوئی اچھا سا منی بیگ ہے۔؟
جواب۔ جی نہین۔
ہنشو۔ کوئی قیمتی پنسل ہے۔
جواب۔ مین تو ایک ٹٹ پونجیا بساطی
ہون۔ حضور کسی بڑی دکان مین جائین۔
ہنشو۔ اچھا ہم یہان ٹھہر رہے ہین۔
تم کسی بڑی دکان سے جا کے لا دو۔
جواب۔ ہونہہ!۔ بس اب تشریف
لیجائیے۔ مین اس دھوکا دھڑی
مین نہ آنے کا۔ تسلیمات۔
ہنشو کچھ اب سمجھے کہ لوگ انکے آنے
کے روادار نہین ہین۔ اب کسی دکان
مین جانے کی جرأت نہوئی۔ اور گاڑی
پر سوار ہو کر روانہ باشد۔ سوار ہو کر
چلے ہی تھے کہ آواز آئی ارلداہی لمدا۔

ہنشو سمجھ گئے کہ یہ آوازہ ہمین پر کسا گیا
مگر کرتے کیا کسی نے انکا نام تو لیا ہی نہ
تھا اور نام لیا بھی ہوتا تو بازار بھر
ایک طرف اور یہ ٹرون ٹون۔ کانا ٹوٹو
پڑھو نفر۔ ایک کی دو دار دو شکل مشہور
ہے۔ یہان سے ذلیل ہو کر چلے تو
سیدھے گھر آئے۔ اور دو دن تک
گھر ہی مین رہے۔ باہر نہین نکلے۔
فولبشن بردہ بہ۔ گھر مین لکچر بازی ہی ان
شروع کردی۔
صاحبو۔ یہ بادہ وہ شے ہے کہ الامان
اس سے خدا بچائے۔ اللہ نہ کرے کہ
اسکی باس کوئی کبھی سونگھے۔ الحذر الحذر
یہ وہ ناگن ہے جسکا کاٹا پانی تک نہین
مانگتا۔ مگر لوگون نے اپنے ابنائے جنس
کے بہکانے کے لیے کہنا شروع کیا ہے۔
مے خور مے خور اگر خدا میخواہی * ناکردہ گناہ
پیش قاضی نبرد * سبحان اللہ اگر مے پینے کے
ذریعہ سے خدا کی زیارت نصیب ہوگی تو حضرات
بندہ اللہ کی ایسی زیارت سے درگذرا
اسکے یہ معنی نہین کہ ہم خدا نخواستہ مشرک ہین۔ نہین

بلکہ نازبران کن کہ خریدار تست ۔

تیسرے دن بھیر شیطان نے انگلی دکھائی اور ہشو صاحب نے وحشت کی لی اور چند اشعار آبدار تصنیف فرمائے ۔

پرسون گئے ہم صدر بزار
آئے وہان سے ذلیل ورخوار
جاتے جدھر ہین دوودہ بک
بھاگ اے مردود دبک
دبک دبکا کر بھاگے ہم
پیچھے جوتی ۔ آگے ہم
آوازے سب نے کسیے ہمپر
بھاگے لولو گیدی خر
اِکّا دکّا ہم ۔ وہ لاکھ
ہم ہشو اور انکی ساکھ
ہم پردیسی انکا گھر
بھر آ گئے ہم وان در در
کوئی دوست نہ کوئی یار
دشمن سارا صدر بزار
بولا کوئی سن لے بھائی
ہشو کی جب شامت آئی
مارا مار گیا در در

پھر نہ لگاؤ دکانون پر
بمبوق بڑا ایسا ہشو ہے
ہشو ہے بھی ہشو ہے
نظم ہے یا ہشو کی نانی
چورن والون کی ہے بانی
چورن کھالو ہشو یار
توڑ گے لادو ایک انار
کھا کے انار اب جائینگے
عنبر جہان کی لائینگے
جام ہے کیا اوری ہی کیسی
پینے والے کی ایسی تیسی
ساقی کی دم مین بمبا ہے
جیبی یہ بوڑھا غمزا ہے
بھٹی چاہے جیسی ہے
کلوار کی ایسی تیسی ہے
کاگ چورا اے جی واہ
توڑی بوتل ار للّٰلہ
وہ شیطان ہم نوری ہین
وہ گھبا گرہم توری ہین

انکے اصحاب ایکروز ملنے گئے تو یون گفتگو ہوئی ۔

ب - تنبین رے الف بے یہ چار
لفظ آج سے ہم کبھی استعمال نکرینگے
ج - یہ تو محال ہے - ایسا کوئی جملہ
لکھدو تو سہی -
ب - غیر ممکن ہے جناب -
ج - [قلم دوات کا ہاتھ لیکر] عمر مین
عقیدت مند تسلیم - ہم کل تپ مین
ذق تھے - حکیم وید کسی کو حکم دیجئے کہ
نسخہ لکھدین - کتنین مجھے مفید ہوتی
ہے - وہ دو تولے دیجئے کہ وقت لیل
پی لون - تپ دفع ہو - ملاالتماس سے
نصحت ملے - صحت مقدم ہے صحت
نعمت ہے - ددا شنشی سٹکپٹن کی
سنڈ مِی شون نیتہ فل انڈیو -
ب - واللہ خوب لکھا ہے -
ج - بیشک خوب لکھا ہے - انگریزی
مین کیا لکھا ہے -
ب - سنڈ کے معنی بھیجو - مِی کے
معنی مجھے - شون کے معنی جلد
نیتہ فل کے معنی خیرخواہ - نڈیو کے
معنی بھیجیو -

ج - [آہستہ سے] اب اسکو بایگا
کر من کہیے -
مولوی - کیا اچھا خط لکھا ہے -
ج - یہ عمدہ چیز نہین ہے -
ب - کیا خوب - اس فقرے مین
بھی کوئی شراب کا حرف نہین ہے
نہ سین نہ رے نہ الف نہ بے
ج - ہان بیشک نہین ہے -
ج - مخدوم من تین شہری نہین
ہون -
ب - کیا خوب - اسوقت تو [illegible]
نہ پہلن ہے -
ج - شعر شاعری بہت اچھا شغل
برائے شاعران کہ ان نہ پہے
حرف اور بے بغل و غش چیار [illegible]
طبیعت بہلانے کا قیاس کیا گیا
ب - اسکے کیا معنی -
م - یہ [illegible] نواز -
ج - بے تکلی نہین ہوئی - خوب ہوئی
اسکے یہ معنی کہ کوئی لفظ اس [illegible]
ایسا نہین جسمین بارے یا الف

پاپ بے نہو۔

م - بڑا طبیعت دار آدمی ہے -

چ - بس اسی طرح ہوش کی باتین کیا کرو۔

ب - ایسا ہو تو ہم اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب نہ سمجھین

چ - ع - برات عاشقان بر شاخ آہو -

م - سبحان اللہ - برات مین بے اور رے اور الف - عاشقان مین الف اور شین - بر مین رے اور بے شاخ مین شین اور الف - آہو مین الف پورا مصرع -

چ - ع - شکر بہ ترازوے وزارت برکش

م - خوب - شکر اور بہ اور ترازو اور وزارت اور برادر کش سب مین شراب کے دو دو ایک ایک حرف موجود -

دس دن کے بعد طبیعت نے پھر پلٹا کھایا اور چھہ روز تک اتنی پی اتنی پی کہ ہوش حواس غائب غلہ - ساتوین دن شراب کے نشہ مین خود بدولت بازار مین

اور دکانون پر اتنی بدعت کی کہ پولیس کو دست اندازی کرنی پڑی چونکہ انکے چچا ایک مشہور آدمی اور ہر دل عزیز رئیس اور آنریری مجسٹریٹ تھے انکے سلطنت سے تعلق تھا اور خود پولیس والون نے انکو انکے گھر پہونچا کر انکے چچا کے سپرد کر دیا - انھون نے گھر پر بھی آسمان سر پر اٹھا لیا - اور ایک ہفتے تک سواے گالی گلوچ مار دھاڑ جوتی پیزار دھر پکڑ کے اور کوئی کام نہ تھا - چچا اور احباب اور بھائی اور محلے والے عاجز آگئے اور صاحب مجسٹریٹ سے پاگل خانے کے سپرنٹنڈنٹ کے نام چٹھی لکھوائی اور صلاح ہوئی کہ مولوی صاحب کے ساتھ گاڑی پر بیٹھکر پاگل خانے جائین اور انسے ذکر بھی نہ کیا جائے ایک خدمتگار نے انکو سمجھا دیا کہ مولوی صاحب کے ساتھ آپ کل صبح کو پاگل خانے بھیجے جائینگے چٹھی و ٹانکے صاحب کے نام لے آئے ہین

## ساتوان دورہ

### ملا پاگل

مولوی صاحب گاڑی پر سوار جوتی پرشاد
کو اپنے نزدیک بیوقوف بناتے چلے جاتے
تھے اور سوچتے جاتے تھے کہ لالہ کو یہ خبر ہی
نہیں کہ گھڑی دو میں مُڑ لیا جائے
گی۔ پاگل خانے کی سیر کرتے ہوئے
دلمین پیچ کھاتا مگر پھر درویش بر جان درویش
پاگلخانے کی عالیشان کوٹھی کے پاس
پہونچکر مولوی صاحب نے گاڑی رکوائی
اور لالہ جوتی پرشاد کے بنانے اور دل
بہلانے کے لیئے کہ پاگل خانہ دیکھ
کے پھر کبھی نہیں یون نرے مرنے کی
باتین کرنے لگے۔ ناظرین الا تمکین اس
مکالمے کو ضرور یاد رکھین کہ آگے چلکر
اسکا جا بجا حوالہ دیا جائیگا۔
مولوی جی اس چار دیواری کے اندر
ایک باغ ہے۔ کشمیر جنت نظیر کے شالامار
باغ کی نقل الہ آباد کے خسرو باغ سے
بڑا عجیب نزہت بار باغ ہے۔ جا بجا
چمن اور کیاریان در غنچہ غنچہ بود
اور سر بفلک کشیدہ درخت برجستہ ... 
اور بیچمین باغ کے ایک بہت ...

کوٹھی کیا نمونہ جنت ہے۔ طبقات ارم۔
بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد
چھتر منزل۔ اور دلکشا۔ اور فرح بخش
کی کوئی حقیقت نہین۔ تاج بی بی کے
روضے کی بھی کوئی حقیقت نہین۔
چار کونون مین چار پریان بنی ہین۔ اس
قابل ہے کہ یہان دو گھڑی انسان دل
بہلائے۔ اسمین بلقیس حشم حور خدم
ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ بیگم
اپنی تفریح طبع کے لیئے آتی تھین۔
مع سراپردہ گزینان عزت و اقبال و
ہودج نشینان عظمت و اجلال قدم رنجہ
فرماتی تھین اس لائق ہے کہ رؤسا کبھی
کبھی آیا کرین لطف بہار اٹھایا کرین
جوتی۔ باہر ہی سے دیکھنے سے جی خوش
ہو گیا۔
مولوی (دلمین خوش ہوکر۔) اندر ادھر
جی خوش ہو جائیگا۔
ج۔ ہم تو باہر ہی سے دیکھ کے
چکرا گئے

م - شکر ہے کہ آپ نے ہمکو پسند کیا روح
کو بالیدگی ہوتی ہے -

ج - ہمکو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہم
اٹھارہ برس کے ہو گئے -

م - اجی بوڑھا آئے تو جوان ہو جاے
اور جوان کبھی بوڑھا ہونے پاے اسکی
سیر سے انسان کل عوارض روحانی
اور امراض جسمانی سے مصئون اور
محفوظ رہتا ہے -

ج - کیون نہین - آپ تو کبھی کبھی یہان
آتے ہونگے -

م - جی ہان - سیر کرتا ہون

ج - آج یہین رہیے -

م - (دلمین) خدا نہ کرے - اتنے میں ہمارے
(تابعداری ہیرو) آپ جیسے بزرگ کے ہوتے ہین
اتنے مین لالہ جوتی پرشاد گاڑی سے
اُترے -

ج - مین ابھی آتا ہون ذرا اسکے اندر
چلکر سیر کرینگے -

م - خوش ہوکر ضرور آپ جس کام کو
جاتے ہین وہان سے ہو آئیے

ج - ابھی ابھی آتا ہون -
دس منٹ گذر گئے - پندرہ منٹ گذر گئے
بیس منٹ گذر گئے - جوتی پرشاد کا پتا نہین
اب سنیے کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب گاڑی
سے اُتر کر گھنی اور لمبی لمبی پتا ور سے ہوکر
پاگل خانے کے پھاٹک پر پہونچے -
جوتی لا پہرے والے سپاہی سے ) سپرنٹنڈنٹ
صاحب ہین - ؟

سپاہی (جنگی سلام کرکے ) ہان حضور ہین
ج - ہمارا کارڈ بھیجدو (اسپر چھپا تھا " لالہ
جوتی پرشاد ام اے آف دی کلکتہ
یونیورسٹی " )

سپاہی نے ایک چپراسی کے ہاتھ کارڈ
بھیجا - اُسنے آن کے کہا حضور کو صاحب
نے سلام دیا ہے -

جوتی پرشاد نے ٹوپی اُتار کر انگریزی مین
سلام کیا اور صاحب نے استادہ ہوکر
ہاتھ ملایا -

ص - ول ہم آپ کے لیے کیا کر سکتے
ہین -

ج - مین ایک پاگل کو لیکر آیا ہون

صاحب مجسٹریٹ کا یہ خط آپ کے نام ہے

ص - ابھی حال مین یہ پاگل ہو گیا ہے

ج - جی ہان برتن برتن گھڑے اور لگری اور آفتابا اور لوٹے توڑتا پھرتا ہے اور جو شخص اسکے ساتھ رہتا ہے اسکو سٹری سمجھتا ہے اور سب سے چپکے سے کہتا ہے کہ یہ آدمی پاگل ہو گیا ہے -

ص - ابھی ابتدا ہے شاید اچھا ہو جائے اسکو بلوائے -

جوتی پرشاد نے چپراسی سے کہا کہ گاڑی پر باہر جو صاحب بیٹھے ہین انسے کہنا کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب بلاتے ہین بیچارا نوکر یہ کہنا وہ بیچارے پاگل ہو گئے ہین اور جو انکے پاس جاتا ہے اسکو پاگل کہتے ہین تو تھوڑی سیر کے چلتے یار بنا کے لیے آؤ چپراسی نے جاکر کہا چلیے آپ کو صاحب بلاتے ہین

مولوی صاحب نے گو جمین اور سائیس اور خدمتگار سے کہا کہ لالہ اگر آمین تو فوراً یہان بھیج دینا یہ کہکر اندر تشریف لائے جوتی پرشاد کو صاحب کے پاس بیٹھے دیکھکر مسکرائے - کہا حضور پہلے ہی سے یہان آن کے ڈٹے گئے ؟ صاحب کو سلام کر کے بیٹھے - سپرنٹنڈنٹ صاحب نے (انگریزی مین جوتی پرشاد سے پوچھا) یہ انگریزی جانتے ہین -

جوتی - جی نہین -

ص - چہرے ہی سے دیوانہ پن برستا ہے

ج - جی ہان جنون کہین چھپا رہتا ہے

ص - اور خصوصاً ہم لوگون سے -

ج - جی ہان - جنہون نے ہزار دن پاگل چنگے کیے ہین -

ص - مدت سے یہی کام ہے -

ج - آپ تو اس اسپیشلسٹ ہو گئے ہین نا -

مولوی - (صاحب سے) مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے -

صاحب (مسکرا کر) آرام سے مطلب کہیے -

مولوی - (علیحدہ لیجاکر) حضور یہ رئیس کے لڑکے ہین - مگر دماغ مین خلل ہو گیا ہے آپ انکو پاگل خانے مین رکھیے -

صاحب پیچھے

مولوی۔ ان کا قاعدہ ہے کہ یوں کہیں۔

صاحب (مسکرا کر) ہم سمجھ گئے۔

مولوی۔ حضور صاحب مجسٹریٹ کا خط بھی حضور کے نام ہے۔

راوی جیب میں ہاتھ ڈال کر خط ڈھونڈنے لگے۔ دوسری جیب ٹٹولی۔ مگر خط کہاں خط تو جوتی پرشاد نے جیب سے نکال لیا تھا۔ اوستادی کر گئے تھے اور صاحب نے پڑھ کر اپنی میز پہ رکھ لیا تھا۔

صاحب۔ اس خط کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (جوتی پرشاد کو بلوایا)۔

صاحب اور مولوی صاحب اور لالہ جوتی پرشاد اور جمعدار اور چپراسی جانے لگے۔ جمعدار سے صاحب نے کہدیا تھا کہ کوئی اچھا کمرا خالی کر دو۔ رئیس آدمی ہے ایک مقام پر جمعدار نے اشارے سے کہا کہ یہی کمرا تجویز ہے۔ صاحب نے مولوی صاحب سے کہا ہم اور آپ اس کمرے میں چل کے بیٹھیں جس میں یہ پاگل بھڑک نہ جائے اور خود ہی چلائے اور ادھر جوتی پرشاد سے انگریزی میں کہا کہ اس کمرے سے ہم جلد بھاگ آئینگے تم باہر رہنا۔ مولوی صاحب سیدھے سادے مسلمان صاحب کے ساتھ چلے گئے اور دل میں بہت ہی خوش تھے کہ آج بڑی کارگذاری کی جوتی پرشاد کے چچا اور دوست سب خوش ہونگے کہ کس خوبصورتی سے انکو پاگل خانے میں لیگیا۔ کسی کی جرات نہیں ہوتی۔ یہ بھاری تیر ہمیں نے اوٹھایا صاحب جا کر مونڈھے پر بیٹھے اور مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھنے ہی کو تھے کہ صاحب زن سے باہر اور جمعدار نے دروازہ بند کر کے قفل ڈال دیا۔ جب تک مولوی صاحب اوٹھیں اور یہاں آئیں اور غل مچائیں قفل پڑ گیا اور جناب مولانا بالعلم والفضل اولنا۔ پاگلوں کی کوٹھری میں ہیں جل جلالہ

مولوی۔ خداوند۔ کیا اس نحیف وزار ہی کو پاگل بنا دیا۔

صاحب۔ آپ اسمین آرام کرین
مولوی صاحب۔
م۔ پیر و مرشد غلام ایک مولوی دی
حافظ ملا انوار الحق صاحب سبزواری
قدس سرہ الشریف کا ذلہ ربا اور غلام
جنون کیا معنی کبھی قطرب بھی جو اول
مقدمہ دفتر مالیخولیا کا ہے نہین ہوا۔
صاحب (جوتی پرشاد سے) اردو مین؟
کیا کہتا ہے۔
جوتی۔ مین جانتا ہون قران پڑھ رہا
ہے۔
صاحب۔ اچھی بات ہے۔ مولوی صاحب
آپ آرام سے پڑھیے۔
م۔ جناب فخم یہہ ہیچ میرز ثبات عقل مین
ہے۔ جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب
کا کاشانہ دماغ البتہ مرغ جنون کا آشیانہ
ہے اور طائر سودا کا مسکن ہے بیگناہ کو
نجات دیجیے اور اسکا اجر خدا سے لیجیے
جمعدار۔ مولوی صاحب پاگل خانہ تو
ہے ہی یہان داد نہ فریاد۔
م۔ بابا یہہ عجب پاگل خانہ السیت

کہ ہر کوئی یہان پاگل ہے۔
صاحب۔ مولوی صاحب یہہ جمعدار
لوگ ہم تک کو کبھی کبھی پاگلون کے
ساتھ بند کر دیتا ہے۔
م۔ (غیظ مین آکر) بخدا اسے لم یزل
حضور اسی قابل ہین کہ پاگل خانے
مین رہین۔ جاے شما درین پاگل خانہ
سبز ست۔
صاحب۔ یہہ کیا بولا۔
جوتی۔ حضور فارسی زبان مین اپنے
باپ کی نسبت کہتا ہے کہ وہ بھی
پاگل تھا۔
صاحب۔ اور جمعدار بہت ہنسے۔
اور مولوی صاحب اور بھی غیظ مین
آئے اور کہا سوگند میخورم بہ کبریائی
تعالی کہ کلمہ سقط و سخت خلاف شان
جناب والد مبرور برد اللہ مضجعہ
وانار اللہ برہانہ کشیدہ پچگانہ تعبیر کنید
صاحب کیا بولا
ج۔ اپنے ناما کی نسبت کہتے ہین
کہ وہ بھی اسی پاگل خانے مین مرے تھے

اتنا سننا تھا کہ مولوی صاحب آگ ہی
تو ہو گئے اور مارے غصّے کے دو سے
کی سلاخوں کو زور زور سے ہلانے لگے
معلوم ہوتا تھا کہ سینخچوں کو توڑ کے باہر
آ کے دو ایک کو کھا جائیگا۔ مولوی صاحب
نے بڑے زور سے دانت کٹکٹائے
اور ایسی بھیانک صورت بنائی کہ
معاذ اللہ۔ اول تو قطع مبارک یونہیں
ماشاء اللہ قابل دید تھی۔ سر گھٹا۔
چار ابرو کا صفایا۔ قد سات فٹ کا
دُبلے پتلے لقاّت اور اب اور بھی عمدہ
برزخ نکل آئی۔ صاحب کو پہلے ہی انکے
پاگل ہونے کا یقین تھا۔ اب اور
بھی پورا پورا یقین ہو گیا۔ جمعدار نے
کہا حضور رات کو اسکی بڑی چوکسی کرنی
ہو گی۔ صاحب نے کہا بیشک۔
جوتی پرشاد نے سینخچوں کے پاس
جا کر کہا جناب مولوی صاحب
قبلہ کورنش عرض کرتا ہوں
کہیے کشمیر جنت نظیر کے شالامار
باغ کی نقل ہے یا الہ آباد کے

خسرو باغ کی۔
مولوی۔ آپ کے چچا اور ا
کی رضا اور خواہش یہی ہے کہ
کچھ دن اس جنون سرا میں
عوام پاگل خانہ کہتے ہیں قیا
ہوں۔
وَقَضیٰ رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَ
اِحْسَانًا۔ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ
اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَ
وَلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَ
لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ رَ
کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔ ع۔ کہتے ہیں
پاؤں کے نیچے بہشت ہے۔
صاحب۔ اب کیا بولتا ہے۔
ج۔ اب اول جلول بکنے لگا
صاحب۔ ہم علاج کرینگے۔
ج۔ آپ صحیح فرماتے ہیں۔ جناب
کہ یہ مقام اس قابل ہے کہ انسان
دو گھڑی دل بہلائے۔
م۔ (جھلا کر) اسوقت آپ
ہوتے تو سر آپ کا کاٹ کر پھینک

س کہ وہ ہمسے دوسرے ہین۔
اشوقی الی وصال حبیب
ے کہ ال قلبی الی جمال حبیب
رام شوقی الی منازلکم۔
یا ایہا الغاجون عن نظری
کھیے وہ بڑی منزل کوٹھی
یا د ہے۔
ک ٹھیک کہا اگر بس چلے
ہما اُٹھا دن۔
ریما دا اما۔ باغ کی نقل ہے نا۔
رب سمجھے گا مجھ مردود سے۔
ہین۔ یہ تو فرمائیے کہ وہ سرا پردہ
ے عزت واقبال کہان ہین۔
ے صبر مفتاح الفرج۔
ے لگا رہے تو یہ کوٹھی اور وہی اچھی گی
۔ جو جو فقرے مولوی صاحب
جنابل خانے کے باہر کے بیٹھے
النسل پرشاد نے دو سرے۔ اجی
ے ہم نے کہا تھا کہ نالہ
ان کو یاد رکھین۔
پھینکین ایک آدھ کو مار ڈالینگا

صاحب۔ دیکھو جمعدار بہت ہوشیار
جمعدار۔ حضور بہت ہوشیار رہونگا۔
صاحب۔ یہ سپاہی لوگ سب جوکس۔
جمعدار۔ حضور نشان خاطر رہین۔
م۔ آج قضا کا مقابلہ ہے۔
ج۔ یہ کیون۔ ہم سے تو کہتے تھے کہ
یہ بڑی منزل کوٹھی ہے۔
م۔ قضا کا سامنا۔ ارجعی الی ربک
راضیۃ مرضیۃ۔
ج۔ آپ تو فرماتے تھے کہ عجب نزہت بار
باغ ہے۔
م۔ خیر ہماری اجل ہم سے اسی باغ لکھا تھا
ہی ہین دو چار ہوئی۔ کل من
علیہا فان ویبقی وجہ ربک
ذو الجلال والاکرام۔
ج۔ چاہ کن را چاہ درپیش۔ جھک
پاگل خانہ بھیجنے آئے تھے۔ راست
تو یہ ہے مولوی کی دُم میں حسین
گا گھسا کر۔
م۔ سنیچون پر ندر سے ہاتھ مار کر
لاحول شیطان

جمعدار - دیکھو حسن خان اس پاگل کا ذرا
خیال رکھنا -

حسن - ہان مین تو دیکھ ہی رہا ہون

اتنے مین صاحب تو رخصت ہوئے اور اس پاگل کی حرکتین دیکھ کر ایک اور پاگل جو سامنے بند تھا بگڑا کہنے لگا

او تماشا دکھانیوالا او بھالو والا سرکس والا (جمعدار سے) اس بھالو کو کٹھرے سے چھوڑ دے - ہم اس سے لڑے گا - یہہ پاگل سمجھا کہ جمعدار سرکس والا ہے اور مولوی صاحب کو بھالو سمجھا - پھبتی اچھی کہی - بھالو کی ایک ہی ہوئی - پھر غل مچایا - اور زور زور تالیان بجا کے کہنے لگا -

(سرکس والا - او سور تم) اس بھالو جنگل کے بھائو کو چھوڑ دو ہمسے کشتی ہوگی - ہم اسکو کھا جائینگا - بوٹی بوٹی نوچیگا -

مولوی صاحب بہت گھبرائے کہ خدانکرے اگر یہہ پاگل اسوقت چھٹ جای تو معاذ اللہ - ہمکو بھالو سمجھ کے تو لڑنے کو تیار ہی ہے اور جو کہین انسان سمجھے تو کھا ہی جائے - خدا بچائے - ادھر ادھر غور سے دیکھنے لگے کہ کسی جانب سے کوئی دروازہ کوئی کھڑکی کھلی تو نہین ہے کہ کوئی پاگل گھس آئے اور بوٹیان نوچنے لگے - دیکھا تو چوطرف بند - جان مین جان آئی اتنے مین اس پاگل نے پھر کہا ارے اس بھالو کو مع شیر کے چھوڑ دے - ارے چھوڑ دے ببر کا بچہ - اسکے بعد ایک جانب سے صدا آئی -

بھونرا لو بھی پھول کا کلی کلی رس لیت
کانٹا لاگا پریم کا پھیر پھیر چپا دیت
ایک تو نینا مد بھری دوجے انجن سار
اے پوری کو دو دیجے باور کو ہتیار
باور کو ہتیار - باور کو ہتیار -

اے دیوانے پنکھے کوئی دیتا ہے سڑی سودائی کو ہتیار - اگر کوئی ہمکو کہ سڑی ہین تلوار دیدے تو ہم ایک سرے سے سب کو مار ڈالین

فاقتلوہ - اور سب سے پہلے اس
جمعدار سالے پر ہاتھ صاف کروں
- پھر سپرنٹنڈنٹ پر -
مولوی صاحب گو اس قدر ملول و مغموم
تھے - مگر ہنسی آہی گئی - کہ گاتے بھی
ہین اور اسکے معنی بھی بتاتے ہین -
اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہین
کہ مین دیوانہ ہون اپنے آپ کو سڑی
سودائی سمجھتے ہین اور ہنسی زیادہ
اس بات پر آئی کہ یہ بھی صاف صاف
کہدیا کہ اگر ہمکو تلوار ملجاے تو سب سے
پہلے جمعدار کو قتل کرین اور بعد ازان
سپرنٹنڈنٹ کو - فاقتلوا کا لفظ جو سُنا تو
سمجھے کہ کوئی عربی خوان ہے اپنے کمرے
سے آپنے فرمایا [انت متکلم فی لسان
العرب] اتنا سُنا تھا کہ اس پاگل نے
زور سے کہا [یہ کون سُوّر کا بچہ بول
رہا ہے - خاموش] یہ سنکر مولوی
صاحب دبک رہے اور دوسری
آواز آئی کہ ارے یہ بھالو تو بولتا ہو
او سرکس والے - اس بھالو کو کھولدے

مولوی صاحب کے - ع
کاٹو تو لہو نہین بدن مین -
لالہ جوتی پرشاد نے یہ دل لگی دیکھکر
جمعدار سے کہا ہماری گاڑی کو
رخصت کرو - خدمتگار کو بلالو
اور جو سائیس یا کوچبین پوچھے کہ
مولوی صاحب کہان ہین تو کہنا
وہ بارہ روپیے مہینے کے جمعدار
ہو گئے - پاگل خانے کے جمعدار
بنگئے - گاڑی کوچبین لیگیا خدمتگار
اندر آیا - دیکھا تو مولوی صاحب ندارد
لالہ جوتی پرشاد صاحب موجود مع
ہوش و حواس -
ج - جمعدار صاحب آپ جا کے
کرائے کی گاڑی بلوا دیجیے -
جمعدار حسین خان جاکے لا دیجیے -
ج [ پندرہ منٹ کے بعد ] گاڑی
آگئی سرکار - سلام کرکے رخصت [
خدمتگار اور پھر وہ مولوی صاحب
کہان ہین -
ج - آؤ دکھا دین -

خ - ارے ! [متحیر ہوکر] ہان -
مولوی صاحب ہی تو ہین !!!
مولوی - بھائی جمعدار صاحب خدا
آگاہ ہے کہ مین پاگل نہین ہون -
یقین نہ آئے تو اس خدمتگار سے
دریافت کرلیجیے -
جمعدار - تو مولویصاحب اب رات
بھر تو آپ یہان اللہ کا نام لیجیے -
خ - [نہبت ہی ہنستا ہوا] یہہ
نئی ہوئی
م - ارے یارو کوئی تو اس نحیف
و زار کی بندی خلاص کرو -
ج - مولوی صاحب قبلہ یہہ باغ بڑا
نزہت بار ہے
م - [دانت کٹکٹا کر] خدا غارت
کرے - اللہ بدلا لیگا -
لالہ جوتی پرشاد صاحب نے جمعدار
کو دو روپیے انعام کے دیے اور
حسن خان کو ایک روپیہ اور مولوی
صاحب سے رخصت ہوئے کہا -
جناب مولوی صاحب آپ گھر [جائیے]

کل حضور کی فصد کھولی جائیگی اور
انشاء اللہ جلد آپکا دماغ صحیح ہوجائیگا
- لے اب شیطان کو سونپا آپکو جمعدار
صاحب ذرا انکی دیکھہ بھال کرنا -
میان حسن خان بھائی ہمارے
پاگل مولوی کو تکلیف نہونے پائے
یہہ کہکر جوتی پرشاد باہر آئے گاڑی
پر بیٹھے - خدمتگار کو کوچ بکس پر
بٹھایا - جمعدار اور حسن خان نے
سلام کیا - اور گاڑی چلی - کوچ بکس
سے خدمتگار نے پوچھا - حضور گھر
چلین نا - فرمایا سیدھے امین آباد
چلو - امین آباد مین ایک دوست
کو ساتھہ لیا اور اُن سے کل کارروائی
بیان کی - ہنستے ہنستے پیٹ مین
بل پڑ پڑ گئے - کہا بھئی واللہ
کمال کیا مانتا ہون اُستاد مولوی
بیچارے بڑے جھک مار رہے
ہونگے - لاحول ولا قوۃ - جوتی پرشاد
نے کہا مجھے سیکڑون گالیان دین
اور عربی مین خدا جانے کیا کیا پڑھا

آفرینہ ہمارا پسند - اب ایک کام کرو۔
بلوچ پورے کی گڑھیا ہو تا۔ ہم مولوی
صاحب کا مکان بتادینگے وہان جا
کے انکے لڑکے کو پکارو۔ اور جو ہم
کہین وہ کہو۔ سب مٹی پڑھا کر مولوی
صاحب کے مکان پر دوست کو لیگئے
اور خود گاڑی مین پیچھے رہے -
دوست۔ اس مکان مین کوئی ہے -
آواز [ اندر سے ] اس شہر مین منزل اور
دیار و امصار کے مہذب لوگون مین
دق الباب کی رسم کا رواج ہے -
دوست۔ ارے صاحب یہان آئے
آواز۔ آپ اس وقت مرکب تعجیل
پر سوار ہین اور التعجیل من الشیطان
والتاخیر من الرحمن کے مفہوم سے
ناواقف
اتنے مین کسی عورت نے آہستہ
سے کہا [ بلا پڑے جائے تم مولویون
کی عقل پر۔ ارے جاکے باہر دیکھو
کون ہے کیا کہتا ہے - گھر مین گھسے
بیٹھے سوال و جواب کر رہے ہین

اتنے مین مولوی صاحب کے صاحبزادے
مولوی عبید الحق صاحب تشریف لائے
کوئی بیالیس برس کی عمر پاؤن مین
کفش شرعی پائجامہ ٹخنون سے اونچا
کرتا پہنے ہوئے - ٹوپی پرانے فیشن
سے سر پر رکھے - تسبیح ہاتھ مین -
ڈاڑھی کھچڑی یک مشت و دو انگشت
آتے ہی قرأت کے ساتھ فرمایا
السلام علیکم - اس ہیچمیرز رد خلائق
ارذل کائنات کو جناب کی تعریف مین
قدرے تجر ہے - دوست نے کہا
میرا نام آئیس آملی ہے - فرمایا -
از ایران زمین ؟ دوست نے
کہا اب فارسی عربی اور قرأت رہنے
دیجئے - پہلے جناب مولوی صاحب
کی خبر لیجئے سنتے ہی ہوش اڑ گئے
کہا خیر باشد - انہون نے جواب دیا
کسی سے گالی گلوج کر بیٹھے تھے
بس کانسٹبل پکڑ کے بیچ پر لیگئے
وہان مجسٹریٹ نے دو روپے جرمانہ
کیا۔ فوراً دو روپے لے کے جائے

مولوی صاحب کے صاحبزادے
کا رنگ فق کچھ غور کر کے کہا جناب
والد بزرگوار تو دشنام و الفاظ
سخت کے ابداً عادی نہیں ہیں
انہوں نے کہا بحث ہو گئی تھی ایک
طالب علم نے یہہ شعر پڑھا ؎

فَاِنَّ العِلمَ یَفنیٰ عَن قَرِیب
وَ اِنَّ المَالَ بَاقٍ لَا یَزَال

جناب مولوی صاحب نے کہا یہہ
غلط ہے - صحیح یوں ہے -

فَاِنَّ المَالَ یَفنیٰ عَن قَرِیب
وَ اِنَّ العِلمَ بَاقٍ لَا یَزَال

عبد الحق - جناب والد ماجد بر سر
حق ہیں - مال فانی شے ہے -
علم باقی کسی شاعر اعرابی نے کیا
خوب کہا ہے -

رَضِینَا قِسمَۃَ الجَبَّارِ فِینَا
لَنَا عِلمٌ وَ لِلاَعدَاءِ مَالُ -

راضی ہیں ہم بر تقسیم خدا کہ درمیان ما کردہ
برائے ما علم و برائے اعدا اموال
[illegible] جاتا ہے

دوست - تسلیم عرض کرتا ہوں
عبد الحق - خدا حافظ فی امان اللہ
مولانا عبد الحق صاحب خلف الرشید
جناب مولانا فضل حق صاحب علیہ الرحمہ
گھبرائے ہوئے اندر گئے - عورتوں
نے پوچھا خیریت ہے یہہ جو بانہ کیا
کہتا تھا یہہ لوکھلائے ہوئے تو تھے ہی
گھبرا کر کہا ابا کو گورے پکڑ لے گئے - اتنا
سننا تھا کہ عورتوں کے ہوش اڑ گئے
گوروں کا نام سنکر کانپ اٹھیں -
۱ - ہے ہے اُسے یہہ ہو گیا -
۲ - ارے یہہ موئے گورے تو جن
ہوتے ہیں -
۳ - گھبراؤ نہیں - گھبراؤ نہیں -
یہہ تو پوچھو کہ گورے مونڈی کاٹے
کیوں پکڑ لے گئے -
گھر میں رونا پیٹنا مچ گیا - پٹس پڑ گئی کہ بڑے
مولوی صاحب کو گورے پکڑ لے گئے
ادھر چھوٹے مولوی صاحب نے
صندوقچہ کھولا - تین روپیے لیے
باہر آئے - نخاس سے اکا کیا کچہری

گئے وہان سناٹا پڑا ہوا۔ چراغ تک
نہین۔ بعدہ صر سینگ سمات دھنس گئے
حوالات کے قریب گئے تو آواز آئی
ہالٹ ہو کم در یہ مولوی آدمی انکو
اس سے کیا بحث۔ ناک کی سیدھ
پر چلے۔ اسنے پھر آواز دی ہالٹ
ہو کم دیر۔ آپنے یہان سے جواب دیا
کہ کیا یہان جناب مولوی فضل حق
صاحب تشریف رکھتے ہین؟ اسپر
ایک کانسٹبل نے جو کسی کام کو جاتا
تھا۔ کہا کیا بہرے ہو۔ جلدی سے
کہدو۔ رعایا۔ نہین تو گولی مار دیگا
یہ جھلائے اور کہا اسنے تو تم سا مرد
سے بے بہرہ نہین ہے۔ اور بے جرم
وخطا گولی مارتا کیا دل لگی ہے یون
کانسٹبل ہنس دئے اور انکو سمجھایا
کہ ادھر آئیے۔ یہان سے دوسری
جانب گئے۔ ایک جگہ پر تھا کے کہا یہان
کوئی صاحب تشریف رکھتے ہین۔
ایک! اسنا اسے ننگا سمت سے۔
دیکھیے شعر درد کا اثر شدید ہے

کوئی نہ پوچھتا ہے نہ فریدی
ایک آواز آئی۔ کون ہے بھئی۔ آواز
کے جانب چلے۔ ہم ہین بھئی۔
آواز۔ ہم کون۔
مولوی۔ اب آپسے کیا کہین کون ہین
کیستم دل شکستہ غمزدہ
مضطرب حال زار الم زدہ
آواز۔ برکت۔ اور پھر دیکھو۔
یہان سرکاری کچہری ہے۔ جو پھر کبھی
انکو حوالات کر دیا جائیگا۔
آگے والا۔ اجی حضور یہان آئیے۔
آپ کسکو ڈھونڈتے ہین
مولوی۔ جناب والد پر جرمانہ ہوا
ہے۔ وہ دینے آئے ہین
آگے۔ اجی صاحب بھلا اب اتنے
وقت یہان کون سنتا ہے۔
ناچار فقیر دولتین بر جان درویش
وہان سے پلٹے اور ابھی آگے ہی پہنچے
تھی بجائے جاتے ہین کہ جناب مولوی
فضل حق صاحب ہین۔ آہا۔ آہا۔
آگے والے کا مارے ہنسی کے برا حال

ریل کے ایک نوکر نے کہا اجی آپ
کسکو ڈھونڈھتے ہین - فرمایا جناب
والد بزرگ صاحب نے جرمانہ کیا ہے نہ
وہ ملتے ہین نہ صاحب کا کہین پتا ہے
اسنے کہا صاحب تو اُس مور والی
کوٹھی مین رہتے ہین - ابے آگے والے
مور والی کوٹھی کیون نہین لیجاتا -
آگے والے نے کہا [یا رب کہین
بھی - جہان کہا وہان لے آیا - پھر بلاج
[برق انداز] ہو کم در کتا ہے] آپ
چپ چاپ کھڑے ہین - اُسنے نبض
چھیلا - وہ تو کہو ایک اور سپاہی
آگیا اُسنے سمجھایا -
مولوی - اچھا اب طاؤس منزل چلو
آگے - کہان چلون - چھتر منزل؟
م - چھتر منزل نہین طاؤس منزل
آگے - وہ کہان ہے صاحب - کون
منزل ؟
ریل والا - [آگے والے کے قریب
آکر آہستہ سے] کوئی کمپیکان ہے
باؤلا ہے

آگے - کیا بتائین بھائی جان - ارے
صاحب کہان ہین -
مولوی اَحْمَق الذی - ابھی اُس مرد
اجنبی نے آواز غیب سے صاحب
کا محل استقامت کہان بتایا تھا
آگے مور والی کوٹھی -
م - بس وہین چلو - پر سبیل استعجال
آگے - تو آپ تو کچھ اور بتاتے تھے
مور والی کوٹھی کے باہر اگا روک لیا -
اور کہا حضور کوٹھی آگئی -
آپنے اُتر کر اندر قدم رکھا - جانا
ہی تھا کہ ایکدفعہ ہی چار پانچ کتے
بھونکتے ہوے دوڑ پڑے - بھون -
بھون - بھون - بھون - اور
مولوی صاحب بھاگے تو دہنے
پاؤن کا جوتا رہ گیا - ہانپتے ہوے
بڑی پریشانی کے ساتھ آگے کے
پاس آئے - اور ساتھ ہی چوکیدار
بھی دوڑا - ایک دن پہلے دو لالٹینین
صاحب کی گاڑی کی کوٹھی سے چوری
گئی تھین - کتون کو بھونکتے اور

چوکیدار کو وہ ڈنڈے دیکھ کر صاحب نے
غل مچایا - (پکڑو پکڑو چور ہے) آکے
والے نے تو مارے ڈنڈے کے صاحب مجسٹریٹ
کی کوٹھی ہے ایسا نہو دھر لیا جاؤں
انکے کو تیز کر دیا اور بھاگا تو امین آباد
کے چوراہے پر دم لیا - کرایہ گیا
ایسی کی تیسی میں جان تو بچگئی - اب
چھوٹے مولوی صاحب کا حال سنئیے
کہ چوکیدار نے ان کو گرفتار کیا اور
کتوں کو بہت للکارا کہ الگ رہو
بھاگ جاؤ - مگر ایک چھوٹے سے کتے
نے کہ بڑا تیز تھا ایک چھیچھڑا ہوا حکت
لگا ہی دیا اور نجس بنایا (آپ گھبرا کر چوکیدار
سے مخاطب ہوکر کچھ کہتے ہی کو تھے
کہ صاحب باہر نکل آئے کتوں کو
ہٹوا دیا - اور چوکیدار اور کانسٹبل
سے جو کوٹھی میں تعینات تھے کہا
اس بدمعاش کو لے آؤ - اور دو دو لپو
جناب مولوی صاحب کو دھکیاتے
ہوے لے چلے -
بڑے مولوی صاحب تو پاگل خانے

میں براجتے ہیں - اور چھوٹے مولوی
صاحب بیچارے پر یہہ مصیبت پڑی کہ
چوری کی علت میں دھر لیے گئے -
اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا حال
سنئیے - کہ یہہ مولوی صاحب کے
لڑکے کو الو بنا کر اور خود الگ ہوکر
روانہ باشند - تو گھر آکے دم لیا
اور دوست کو راستے سے رخصت
کیا -
گھر پہنچے تو گاڑی والے کو کرایہ دیا -
اور مکان میں گئے - وہاں انکے بھائی
اور احباب شطرنج کھیل رہے تھے
جاتے ہی انہوں نے کہا السلام علیکم
ابن - کیا خوب - ایک دوسرے
کو حیرت کی نظر سے دیکھنے لگا -
بھائی - ارے بھئی کہاں گئے تھے
جوتی - مولوی صاحب کو ایک باغ
نزہت بار کی سیر کرانے -
ب - مولوی صاحب کہاں ہیں
ج - (مسکرا کر) آپنے سنا نہیں سے
شد غلامے کہ آب جو آرد

آب جو آمد و غلام ہم ببرد

ب - اسکے کیا معنی - کوئی ہے؟ -
ذرا کوچمین کو بلاؤ -

کوچمین - ارے میان تم گاڑی
کب لائے -

ک - سرکار ابھی آیا -

ب - اور وہ لوگ سب کہان
ہین -

ک - ہجور مولوی صاحب تو پاگل خانے
مین بارہ روپیے مہینے جمعدار
ہو گئے اور چھوٹے سرکار وہین
رہے -

ب - مولوی صاحب جمعدار
ہو گئے - کیا بکتا ہے سور -

ک - ہان سرکار -

ب - چھوٹے سرکار وہین رہے
اور یہہ کون کھڑے ہین؟

ک - [متحیر ہو کر] یہہ ہجور کب آئے

ب - اچھا دور ہو یہان سے - مولوی
صاحب کہان ہین جی -

ج - جناب کہتا تو ہون کہ وہ اسی

باغ ہین رہ گئے -

ب - باغ کونسا؟

ج - ایک کوٹھی کے باہر جاکے
ٹھہرے اور مجھ سے کہا کہ اسمین
بڑا نزہت بار باغ ہے - اور
انسان یہان آکر دو چار دن رہے
تو بڑی تفریح ہو اور اسمین مخدرات
سلطانی سیر کرنے آتی تھین -
مین بھی خاموش ہو رہا - وہ کچھ
خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ صاحب
سپرنٹنڈنٹ انکو پاگل سمجھے

دوست - مولوی صاحب کو -

۲ - جی ہان اور نہین تو کیا مجھکو

۳ - سپرنٹنڈنٹ نے مولوی
صاحب کو پاگل بنا دیا؟

ج - بیشک وہ تو صورت دیکھتے
ہی سمجھ گیا اور مجھ سے کہا یہہ پاگل آدمی
ہے - اور مولوی صاحب وہان
عربی بولنے لگے بس اسکو اور
بھی یقین ہو گیا -

آ - اچھا پھر کیا ہوا -

ج- ہوتا کیا- جو برتاؤ پاگل کے
ساتھ کیا جاتا ہے وہ کیا-
ایسا قہقہہ پڑا اور سب ہنسنے لگے
ا- تمھین قسم ہے جوتی پرشاد جہ
ریچ نہ بتاؤ-
۲- کیا مولوی صاحب کو الٹا پاگل
بنایا-
ج [ الٹا ] کی اچھی کہی-
۳- بھئی تمھین علم قسم صاف بتاؤ
مولوی صاحب کو بھی دیوانہ گاہ
مین رکھ آئے-
تیغ- دیوانہ بہ کام خویشتن ہوشیار
ج- خلاصہ یہہ کہ مولوی صاحب مرن
پناہ بہادر پاگل خانے مین ہین-
ا- واللہ [ بہت ہنسکر ] اچھی
ہوئی-
۲ [ بہت ہنسکر ] بھئی یہہ آخر
ہوا کیا-
۳- ارے یہان دل لگی کرتے ہین
ج- خیر دل لگی ہی سہی- افسوس ہی
کہ تم مین سے کوئی ساتھ نہ تھا

ورنہ ہم واللہ وہین ہوتا داخل دفتر
ا- اب سب مولوی صاحب
تھوڑا ہی ہین-
۲- ہم ہوتے تو جوتی پرشاد
سے ہم سے بگڑ جاتی-
ج- گھر مین بیٹھے ہو جو چاہے
ڈینگ آدڑا لو- مولوی صاحب
کو جب پاگلون کے کٹھرے مین بند
کیا ہے تو سیکڑون گالیان دین
اور صاحب ہمسے پوچھین کیا
بولتا ہے- تو ہین کہون [ کہتا ہی ]
کہ اسکا باپ بھی سٹری تھا- اور
صاحب سپرنٹنڈنٹ یہہ سنکر کہین
کہ او یہہ پشتینی سٹری ہے- اور
جب مولوی صاحب جھلائین
تو صاحب کہین [ اول جمعدار
اس پاگل سے چوکسی رکھنا ] اسپر
ٹرا قہقہہ پڑا اور اس زور سے
آواز بلند ہوئی کہ انکے چچا کو سخت
ناگوار گذرا- کہ لڑکا تو آج پاگل خانہ
بھیجا گیا اور یہہ ہیچ اور غم نے

مچائے قہقہے لگا رہے ہین -
مچا [خدمتگار سے] یہہ آج قہقہے کیون
پڑ رہے ہین -
خ - لالہ چھوٹے بھیا تو چلے آئے
ح [متحیر ہو کر] کون؟ جوتی پرشاد؟
خ - جی ہان -
چ - [کمرے کا دروازہ کوٹھے پر سے
کھولکر] جوتی پرشاد -
ج - آداب عرض کرتا ہون قبلہ و
کعبہ -
ا - جناب آپکو تکلیف تو ضرور ہوگی
مگر ذرا یہان آئیے -
چ - اچھا - اور مولوی صاحب کہان
ہین -
ا - حضور یہان تشریف لائین تو
سب حال بیان ہو
چ - [کوٹھی سے اترکر] مولوی صاحب
کہان ہین -
ب - پاگلخانے مین -
چ - ارے ہین بتاؤ تو -
ب - یہی کہتے ہین کہ پاگلخانے مین

رہگئے -
چ - ہماری کچھ سمجھ مین نہین آتا -
آخر صاف صاف کیون نہین بتاتے
ب - یہ لو بھی جوتی پرشاد -
ج - جوتی پرشاد نے تو ایک دفعہ
کہدیا کہ ؎
شد غلامے کہ آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد
چ - معلوم ہوتا ہے - مولانا پر کوئی
چکما چلگیا -
ب - ہان - ہے کچھ ایسا ہی -
ا - یہہ تو کہتے ہین کہ صاحب نے
پاگلون کی ایک بارک مین مولوی
صاحب کو بھی کوٹھری مین بند کردیا
اور وہ جھلّائے اور گالیان دینے لگے
تو صاحب کو اور بھی یقین ہوگیا اور
جمعدار سے کہا اس پاگل کی بڑی
چوکسی کرنا -
۲ - [ہنستے ہوئے] لاحول ولا قوۃ!!!
چ - کیون جی جوتی پرشاد -
ج - ہے تو ایسا ہی جناب والا -

ج - مولوی صاحب کیونکر پاگل بنائے گئے -

ج - ہوا یہہ کہ مولوی صاحب نے پاگل خانے کے پاس جا کے بگھی روکی اور مجھ سے کہا کہ اسمین ایک نزہت بار باغ ہے - اور اس قابل ہے کہ انسان دو گھڑی دل بہلائے اور اسمین بالقیس حشم و خدم ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ بیگم مع سراپردہ گزینان عزت و اقبال ہودج نشینان عظمت و اجلال تشریف لاتی تھین -

راوی - اس جملے اور قافیہ بندی پر سب ہنس پڑے -

ج - اور مین نے کل فقرے یاد کر لیے - خیر مین نے کہا مین ابھی آتا ہون یہہ کہکر مین نے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے پاس چپکے سے کارڈ بھیجا انہون نے بلا لیا - ٹوپی اتار کر ہاتھ ملایا اور کرسی پر بیٹھے -

ج - اور مولوی صاحب آپ کہان ہین -

ج - جی وہ گاڑی پر بیٹھے ہین -

ب - انکو یہہ خبر ہی نہین کہ تم کہان ہو -

ج - بالکل نہین - مین نے کہا مین ایک پاگل کو ساتھ لایا ہون -

چ - اچھی ہوئی -

ج - صاحب کہا بلائیے - مین نے کہا وہ اس قسم کا پاگل ہے کہ سب کو پاگل سمجھتا ہے -

راوی - اسپر پھر بڑا قہقہہ پڑا

ج - مولوی صاحب بلائے گئے پہنچے تو صاحب کے پاس بیٹھے دیکھا تو مسکرائے اور کہا [آپ پہلے ہی سے ڈٹ گئے] مین نے اپنے دل مین کہا [گھڑی دو مین پڑ لیا جائے گی] صاحب سے کہا کچھ ایسی غرض کرنا ہے - صاحب نے مسکرا کر علحدہ لیجا کر کہا [کہیے] کہا حضور یہہ ایک رئیس زادہ ہے مگر پاگل ہو گیا ہے اور صاحب مجسٹریٹ کے خط بھی حضور کے

نام دیا ہے۔ خط ڈھونڈھنے لگے
وہ وہاں کہاں۔
ج۔ کیوں۔ خط تو اُن ہی کے پاس
تھا۔
ب۔ خط تو مولوی صاحب کو دیدیا
تھا۔
ج۔ وہ مین نے جیب سے نکال
لیا۔
راوی۔ اسیر اور قہقہہ پڑا
ج۔ اُفوہ تو مولوی بیچارے بن
ہی گئے۔
ا۔ مارے ہنسی کے بُرا حال ہے
۲۔ بھئی یہہ تو واللہ قابل درج
ناول ہے۔
۳۔ ضرور۔ واللہ اسی قابل ہے
۵۔ وہ خط صاحب کی میز پر تھا
اور وہ پڑھ چکے تھے۔
ب۔ اور ادھر تم جڑ ہی چکے تھے
کہ سب کو پاگل سمجھتا ہے۔
ج۔ جی ہاں۔ جیسے ہی مولوی
صاحب نے کہا [ یہہ پاگل ہے ]

صاحب مسکرانے لگے۔
الغرض کُل حال مولوی صاحب کی
پریشانی اور مصیبت کا کہہ سنایا
اور سامعین کی یہہ کیفیت تھی
کہ مارے ہنسی کے پیٹ مین بل
پڑ پڑ گئے۔ جب جوتی پرشاد نے
کہا کہ صاحب مولوی جی کو کمرے
مین چھوڑ کے باہر آئے اور ان
کے آتے ہی جمعدار نے قفل ڈالدیا
اور مولوی صاحب آیات قرآنی
پڑھنے لگے تو اسقدر قہقہہ پڑا
کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی
تھی۔
ج۔ ایک بار فرمایا جناب منشی جی
لالہ جوتی پرشاد کا دماغ البتہ طبیعی
جنون کا آشیانہ ہے۔ اور اس مخنث
کو تو کبھی اول مقدمہ جنون یعنی قطرب
بھی نہین ہوا۔
راوی۔ سب نے سنا لوٹ گیا
اور دیر تک ہنسی رہی۔
ا۔ بھئی واللہ مولوی صاحب خوب بنے

۲ - بس پورے نکلے -
۳ - کیا واقعی ابھی پاگل خانے ہی
مین ہین -
ج - آپ کا بھی نام لکھ لیجیے -
ج - ہان صاحب پھر -
ج - پھر مولوی صاحب نے فرمایا
کہ بندہ اذل خلائق ہے اور حافظ
ملا نور الحق صاحب سبزواری
کا ذلہ ربا - صاحب بار بار پوچھین
کہ اب کیا بولتا ہے - مین نے
کہا حضور اپنے والد کو برا بھلا کہتا
ہے - کبھی کہا حضرا وند کہتا ہے کہ اسکا
نانا بھی ابھی پاگل خانے ہین مرا تھا
راوی - بڑا قہقہہ پڑا -
۱ - آخر ہوا کیا -
ج - وہین بندہ ہین -
۲ - اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کو
فوراً یقین ہوا کہ پاگل ہے -
ج - کمرے کو سر پر اٹھا لیا پاگل
سب جوش مین آگئے - اور ایک
پاگل نے غل مچا کر کہا - او سرکس والا

اس بھالو کو چھوڑ دے ہم اس سے
لڑے گا -
چ - سرکس والا کون ہے -
ج - جمعدار کو سرکس والا سمجھا -
چ - اور بھالو کون -
ج - جناب مولوی صاحب کو
سمجھا -
راوی - اسپر اور بھی زور سے
قہقہہ پڑا اور تمام مکان گونج اٹھا
۱ - پاگل خانہ قابل دید چیز ہے
۲ - کبھی کسی ترکیب سے چلنا
چاہیے -
۳ - لالہ جولی پرشاد صاحب
کے ساتھ جائے -
راوی - اسپر بھی قہقہہ پڑا
چ - ہمکو رنج ہوتا ہے کہ مولوی
صاحب خواہی نخواہی دھر لیے
گیے -
ب - خدا جانے بیچارے کا کیا
حال ہوگا -
ج - حال سنیے تو آپ سے ڈالتے تھے

اور صاحب لہین کہ دل ہم اسکی آنکھ
سے پہچان گئے کہ پاگل ہے۔ مین نے
کہا کیون نہین۔ آپنے ہزارون ہی
پاگل چنگے کیے ہین۔ ایک دو کی
کون کہے۔ بس خوش ہو گئے اور
جب مولوی صاحب کے فقرے
ہین ہزارون تو مولانا لوٹیان مچیج
نوچ لین مین نے کہا مولوی صاحب
[کیا زینت بار بلاغ ہے] اور دو دو ہاتھ
پیس کے رہ گئے۔ مولوی صاحب
قبلہ اب آن [آپ ہو وح نشینان
غرت واقبال] کو تو بلوائیے۔ اور
بس کمرے کو سر پر اٹھا لیا۔ اور
میری اس چھیڑ اور آنکے بگڑنے
سے سب کو اور بھی یقین ہو گیا
کہ مولوی پاگل ہے اور مجھے اپنا
دشمن سمجھتا ہے اور مجھ سے جلتا
ہے۔

ا۔ سڑی کا قاعدہ ہوتا ہی کہ لکھ
نہ ایک کو اپنا جانی دشمن سمجھتا ہی
۲- بھئی دل لگی قابل دید ہے۔

۳- اب مولوی کے چھوڑانے کی
بھی کوئی ترکیب ہے-
ا- ہمسے کہو ہم چلے جائین اسی وقت
ج- اب اس وقت کچھ نہین ہو سکتا
ب- لاحول ولا قوۃ! تین کوس
زمین جانا تین کوس آنا- پھر وہان
اس وقت کس کو جگائینگے- کوئی
بات بھی ہے-
ج- صبح کو فکر ہو گی-
ب- [مسکرا کر] لاحول ولا قوۃ
ج- ایک اور بھی دل لگی ہوئی ہے
ب- وہ کیا-
ج- وہ کیا بھئی-
ج نہ بتائینگے- گھڑی دو مین
ڑلیا باجے گی-
ب- کیا بات ہے بھئی
ج- کل سویرے معلوم ہو جائیگی
شاید آج ہی معلوم ہو جائے
ب دل لگی کی بات ہے-
ج- خلاصہ اتنا کہے دیتا ہون
کہ [مولوی صاحب کو گروہ کے کیلئے

اسکے بعد مولوی صاحب کے چھوٹے
صاحبزادے کی بوکھلاہٹ اور اپنی
کارستانی کا حال کہہ سُنایا۔ اور تھوڑی
دیر میں چھوٹے مولوی صاحب بھی
سر پیٹتے ہوئے آئے اور کُل حال
مصیبت کا بیان کیا۔ ہنستے ہنستے
لوگوں کے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے۔
ان سے یہہ نہیں کہا کہ مولوی صاحب
پاگل خانے میں اچھے ہیں۔ کہا ہمنے
مولوی صاحب کو بارہ بنکی ایک کام
کو بھیجا ہے۔ دوسرے دن مولوی
صاحب کا نامہ منظوم لالہ جوتی پرشاد
کے چچا کے نام آیا۔
نازشِ کلہم بنی آدم
مخزنِ لطف و فیضِ جود و کرم
مہرِ افلاک عز و جاہ و وقار
تو ہے ضیغم۔ جو لکھنؤ ہے کچھار
بندہ مولوی ارادت کیش
فضل حق نام خستہ و دلریش
بعد تسلیم و بندگی و سلام
بہ شما میرساند این پیغام
کہ بعنایات جوتی پرشاد
پاگلم پاگلم منت رکھا د
خیر اے مشفق و شفیق و دوست
ہر چہ از دوست میرسد نیکوست
دارم امید محکم از یزدان
مشکل من ہمہ شود آسان
من و زندان پاگلان ہیہات
من و این قسم قید یان ہیہات
خانہ پاگلان و من اینجا۔
دل من واے جان و تن اینجا
مولوی فضل حق ہوئے پاگل
مختصر ہے کلام قل و دل۔
ڈر خدا سے جو کار بد تو کرے
اور نہ کر تو بھی تو خدا سے ڈر
مجھ سا علامہ اور مجسطی خوان
میرا سا فلسفی علوم کی جان
منطق و معنی و ادب میں کمال
فخر استادہاے ماضی و حال
منطقی کون ہے مرا سا یہاں
نہ کرے نہ ادب لقمان
نہ تو سقراط کی حقیقت ہے

نہ تو بقراط کی حقیقت ہے
ثمن الملک کا بجایا کوس
ادنی شاگرد میر البطلیموس
فیثاغورث کا نام گرد کیا
سارا یونان گرد برد کیا
ہے فلاطون کا سرد اب بازار
علم حکمت میں ہے یہ میرا وقار
نثر میری ہے نثرہ نثار
ہیں فقید المثل مرے اشعار
مگر از دست چرخ دون پرور
ہو گیا پاگلوں سے بھی بدتر
وہ تو پاگل ہیں عقل سے عاری
ہے بجا انکی ذلت اور خواری
مجھکو دیکھو کہ ہوں بقید حواس
پاگلوں سے بھی بدتر ہوں برادر
ہیں دروغہ بیان کے جو انگریز
کرتے ہیں پاگلوں سے وہ بھی گریز
عقل پر انکے ہیں پڑے پتھر
الو کا پٹھا ہے نہیں یہ بشر
آدمیت سے کیا اسے سروکار
وقنا ربنا عذاب النار

کہاں گھر بار اور کہاں زندان
کالا پانی نہیں ہے ہندستان
کہاں آب رواں کہاں مصلاح
گر یہ سمجھو تو دیکھ لیو صراح
جانے اللہ کیا میں بکتا ہوں
موت کی راہ کب سے تکتا ہوں
پاگلوں میں ہے اب شمار مرا
علم سے کچھ نہیں مدار مرا
آیا اک جھونکا باد صرصر کا
تخت چھوٹا ہے سنگ مرمر کا
نہ کہیں فرش ہے نہ کوئی فروش
بن گیا ہوں میں بچہ خاموش
محبس پاگلاں میں ہیں ڈیرے
الٹی آنتیں گلے پڑیں میرے
قید کب تک رہوں خدا جانے
حال آیندہ کوئی کیا جانے
میری قسمت یہی تھی میرے نصیب
خانہ پاگلاں اور ایسا ادیب
ہیں فصیح البیان بلیغ العصر
ہیں طلیق اللسان ادیب الدہر
سارے آفاق میں ہے نام مرا

پڑھے علم سے ہی جب نام مرا
مشکل آسان کرو خدا کے لیے
میرے کام آؤ کبریا کے لیے

یہ نامہ پڑھکر جوتی پرشاد کے چچا نے مولوی صاحب کے چھوٹے لڑکے کو بلوایا اور کل حال کہہ سنایا اور کہا دو چار پاگل پن کی حرکتوں کے سبب سے وہ بیچارے پاگل خانے بھیجدیے گئے۔ چلو چل سکے اُنکے چھوڑانے کی کوشش کریں۔ مولویصاحب کے لڑکے کو پہلے تو یقین نہیں آیا۔ کہا آپ نے تو اُنکو بارہ بنکی بھیجا ہے۔ چچا نے جواب دیا جی نہیں بارہ بنکی نہیں بھیجا ہے۔ اُسوقت تم سے کہنا مناسب نہیں سمجھا۔ مگر بہر صورت اُنکو چھوڑا لائینگے۔ لڑکا آبدیدہ ہوگیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب کی تعزیت کے لیے اُنکے بھتیجے جوتی پرشاد کے چچا اور مولوی صاحب کے صاحبزادے پاگل خانے گئے مگر جمعدار نے اندر نہیں جانے دیا۔ کہا ہمکو حکم نہیں ہے کہ بلا اجازت خاص کسی کو بھی اندر جانے دیں۔ انھوں نے بہت اصرار کیا کہ ہم مولوی صاحب کو دیکھنا چاہتے ہیں مگر اُسنے ایک نہ مانی

چھوٹے مولوی صاحب نے پوچھا کیا سچ مچ پاگل ہی ہوگئے۔ اُسنے کہا اور جھوٹ موٹ کے پاگل کیسے ہوا کرتے ہیں۔ آپ کے جناب مولویصاحب تو اور سب پاگلوں سے زیادہ سرشار ہیں۔ جناب چھوٹے مولوی صاحب رونے لگے۔

جوتی پرشاد کے چچا نے جمعدار کو علیحدہ لیجا کر کہا اگر کچھ انعام کی ضرورت ہو تو یہ دو روپے حاضر ہیں اُس نے جواب دیا کہ جناب ان دو روپیوں کی طمع دے کر کیوں میری روٹیوں کے دشمن ہوتے ہیں۔ مجھے حکم ہی نہیں ہے۔ میں مجبور ہوں۔ ناچار وہاں سے محروم واپس آئے۔ اور اسکے بعد کئی دن دوڑ دھوپ کرکے بعد خرابی

بصرہ مولوی صاحب کو اس مجبس
پاگلان سے نجات دلوائی۔ باہر آئے
ہی جوتی پرشاد کے چچا سے بغلگیر ہوئے
لڑکے سے ملے۔ دونون ڈھاڑین مار
مار کے روئے۔ اتنے مین ایک یہ ہی
انعام کا طالب ہوا اور مولوی صاحب
کے آگ لگ گئی۔ کہا بجا ارشاد ہوا ایسا
ہی بڑا انعام کا کام آپ نے کیا ہے تانگاڑی
پر سوار ہوکر چلے۔ رستے مین اپنی مصیبت
کا حال بیان کیا مگر انکے فحوائے
کلام سے معلوم ہوا کہ یہ ذاتی اپنے
آپ کو اصل مین پاگل ہی سمجھنے لگے تھے
مولوی۔ خدای جلشانہ کو یہی منظور تھا
چچا۔ اب اسکا ذرا بھی خیال نہ فرمائیے
لڑکا۔ ابا یہ وہی مثل ہے کہ کر تو ڈر
اور نہ کر تو خدا کے غضب سے ڈر
واللہ اعلم کس گناہ کے پاداش مین
یہ سزا ملی۔ افسوس۔
مولوی۔ کوئی اپنا نہ پرایا۔ توبہ توبہ
چچا۔ ہم لوگ مثل ماہی بے آب تڑپتے تھے
م۔ کیا شک ہے۔ لاریب فیہ!

لڑکا۔ بڑے جد وجہد کیے مگر السعی منی
والاتمام من اللہ۔ بہر کیف یہی
شکر ہے کہ صورت تو دیکھی۔
م۔ بعض اوقات رجحان طبع جانب
خودکشی ہوتا تھا مگر پھر منجانب اللہ
کوئی منع کرتا تھا اور باز آتا تھا۔
چچا۔ خدا ہر آفت سے بچائے۔ خیر
اب مضی مامضی۔ بجز افسوس کے
اور کیا ہو سکتا ہے۔

کئی روز تک مولوی صاحب نے
اپنے عزیزون اور دوستون سے
پاگل خانے کے حالات بیان کیے
اور ذرا بھی کسی دن لالہ جوتی پرشاد
کی شکایت نہ کی کیونکہ پریشانی اور
رنج کے سبب سے دماغ بالکل
صحیح نہ تھا۔ بھولے ہوئے بیٹھے
لالہ جوتی پرشاد کی نسبت کئی بار دریافت
کیا کہ ان سے ملاقات نہین
ہوئی لوگون نے کہا وہ کہین
تفریح طبع کے لیے گئے ہین۔ مولوی
صاحب نے گھر سے نکلنا اپنے لیے چھوڑ دیا

## آٹھوان دورہ

### دھر لیے گئے

یون تو لکھنؤ مین میلے بہت سے ہوتے ہین۔ عیش باغ کے میلے پرستان کی پریون کا غنچہ کھلا ہوا۔ باونی کا میلا اٹھا ہوا۔ علی گنج کا میلا بھی خیر غنیمت ہے ہیچ برا نہین۔ گول دروازے کا میلا۔ ہولی کے دن۔ سب سفید پوش ستھرا میلا۔ ساہ جی کے ننگلے سے چوک تک۔ اور کشمیری محلہ۔ یحیی گنج نخاس۔ یہ وہ۔ ہر محلے بچے چھوٹے چھوٹے میلے ہوتے ہین۔ دوالی کی رات شب برات۔ تمام شہر جگمگاتا ہے۔ مذہبی میلون مین رام لیلا رہٹیک میلا۔ محرم۔ ہر جگہ روشنی حسین آباد مبارک۔ نجف اشرف میر باقر کا امام باڑہ۔ حیدری کا امام باڑا پرسنگھ ہوتا ہے مگر آٹھون کے میلے کے برابر کوئی میلا نہین ہوتا۔ خدا جانے کہان کہان سے لوگ آتے ہین۔

تھالی اُچھالیے تو تمام بسواڑے بھر مین سر ہی سر جائے (لکھنؤ بسواڑے مین ہے۔ اور بسواڑے کی تلوار یے مشہور ہین) خلاصہ یہ کہ اتنے آدمی جمع ہوتے ہین کہ اگر لام باندھا جائے تو یاں سے دو سیون کو اسکو تک پہنچا تھوڑا نا مشکل ہو جائے۔ اس اتنے بڑے میلے مین لالہ جوتی پرشاد صاحب مشو مع احباب بزلہ سنج مرنجان مرنج سیر کنان تشریف لیگئے۔

ج۔ (جوتی) چلو تالاب پر چل کے دری بچھا کے بیٹھین۔

ا۔ و اللہ بڑی بہار ہے۔ بی نظیر جان کی قتالہ عالم چھوکریان۔ بے نظیر اور بدر منیر۔ اس ٹھٹھے سے اُن ہین کہ منہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

۲۔ اور آبادی کی چھوکری پر کیا کم زور ہے اسپر ایک بڑا قہقہہ پڑا اور جوتی پرشاد نے کہا۔ زمین کی ایک ہی ہوئی — اُسے کہین تو جیم لولا ہوتا۔

ایک ٹھٹھول دوست نے کہا زب

جرورت ہوگی بولینگے - جا ہار جہور تو
جرورت نہین ہے - آگے بڑھے تو
بگن کی قنس بلی - ایک نے کہا ایر بھی زوبن
ہے - اسپر اور قہقہہ پڑا اور جسنے زوبن
کہا تھا وہ بہت شرمائے -
ا - یہ فارسی کی ٹانگ کیون توڑتے ہو -
۲ - بھئی زوبن بھی یاد رہیگا -
۳ - بگن کے ٹھاٹھ دیکھیے - ہمارے
جوک کی ناک ہے آنکھو نہین ملا مو ہینی
اور آگے بڑھے تو ایک اور نازنین نظر
آئی - پری جسم - برق دم - یہ لوگ گھورنے
لگے ایک نے دل لگی مین کہا یار ہمین
تو اسکی ایک ہی آنکھ دکھائی دیتی ہے -
وہ تنک کر بولی معلوم ہوتا ہے ساون
مان بھوئی ہا ہین - انیٹ کی عینک
لگا دو " ہوت " اور اہین " ہور لگا دو "
سے سمجھ گئے کہ دیہاتن ہے - دو گال
سے اس ہنس بول کر آگے بڑھے تو دکھا بڑی
بھیڑ ہے اور دو کم سن یہودنین تنی
ہوئین لا خوب بنی ٹھنی ہوئین
عجب ہنلذ ناز سے گھڑی ہوئی لنگور

اور مچھلیان اور کچھوے ہملی لے رہی
ہین - ٹھٹ کے ٹھٹ جمع - ایک پر دس
اور دس پر سو گرے پڑتے ہین -
ا - معلوم ہوتا ہے پریون کو پر کاٹ
کے چھوڑ دیا -
۲ - وہ کون خوش نصیب لوگ ہین
جوان پریون کو بغل مین لیکر سوتی ہین
۳ - ہاے رے
۵ - پری لیکے ساتھ سوتا ہین
ہور جسکا پلنگ کستی ہے
۴ - خوب گھور لو یارو - آنکھین سیکے
مجھے دار یان ہین -
ج - بھئی کیا صورتین ہین واللہ -
ا - دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہوتی ہے
۲ - کوہ قاف کی پریان جو مشہور ہین
وہ یہی ہین -
۳ - جی چاہتا ہے گود مین اٹھا کر لیجاؤن
۴ - کون لاتو جوتے پڑین کہ کھوپڑی
گنجی ہو جائے -
۳ - بلا سے پڑین - او ہو ! پڑین پڑین
لستے مین جوتی پرشاد کے ایک دوست

نے کہا ارے یار یہان کھڑا رہنا ٹھیک
نہین ہے۔ سب شہدے جمع ہین جو کوئی دیکھیگا
تو کہیگا۔ جوتی پرشاد نے کہا آپ کی ایسی
کی تیسی اور ہمارے نیسے جانیوالے کی ایسی تیسی
کیا خداداد حسن پایا ہے۔

آپ اللہ نے بنایا ہے

بغل بغل ان دونون کو بٹھالے اور کبھی
ادھر کبھی ادھر چھپا لے۔ واللہ ہم تو
سمجھیں کہ ہم اپنے وقت کے واجد علیشاہ ہین
قسم خدا کی جی چاہتا ہے زبردستی جا کر چوم
لون۔ اب سنیے کہ جدھر وہ دونون پریزاد
رشک گلرخان نوشاد جاتی تھین تمام میلا
اسی جانب ہو لیتا تھا۔ اور ارباب نشاط کی
جو جو بنا ٹھنا کے گئی تھین وہ کٹی جاتی
تھین۔ ایک بولی کس صورت کی ہین (زنان
وضع) تو دیکھو جیسے دم کٹی ہرنی۔ دوسری
نے کہا ارے چھیکا سلیم۔ نمکینی کا نام
اللہ جانتا ہے جو انکی رانین دیکھو تو بس
یہ معلوم ہو کہ گوڑا ہے۔ یہ جلی کٹی کہہ رہی
تھین کہ ہماری چاہ چھوڑ کے جسے دیکھو
انکے پیچھے پڑا ہے۔

انکا پیچھا چھوڑ کے جوتی پرشاد مع احباب
کے وہان آن کے بیٹھے۔ جہان بگن جی کی نشست
تھی اُسکے بستر سے انکا بستر کوئی بیس
قدم کے فاصلے پر تھا۔

ج۔ کہیے بی بگن صاحب۔ مزاج شریف

ب۔ اب تو سنا آپ لوگون کو پاگلخانے
کی ہوا کھلا یا کرتے ہین۔

ج۔ (ہنسکر) وہ بھی ایک دل لگی تھی۔
چلیے ایکدن آپ کو بھی دکھلا لائین۔

ب۔ اے تمھارے منہ مین خاک دھول
اللہ اُسکے سایے کے قریب نہ لیجائے۔

ج۔ دیکھو گی تو پھڑک جاؤ گی۔

ب۔ آپ ہی کو مبارک ہے۔ مین مشتاق نہین ہون

ج۔ آپ نے سنا کہان تھا۔

ب۔ اللہ اور سنیے گا۔ اے یہ بھی کوئی چھپی
بات ہے۔ سارا شہر جانتا ہے ہمین تو رنج تھا
کہ رئیس آدمی ہین کہ اور انکی عقل سے خارج
تھا کہ بوریا بندھنا اُٹھا کے کشمیری لون گئے
باغ مین آئے اور سیر کر کے پھر تالاب کی طرف
جانے تھے کہ جس بیچارے کے مکان کو انھون نے
بیچ لیا تھا اُسنے انکو دیکھ لیا اور آگ ہو کر دورا

آو جحا بہت دن بعد ملے - چلبلی سنگھ
ٹھاکر بنے ہوئے - انڈے بچے تھر
کر یہ چھ مہینے پہلے ہی دیکھے تھے اونے
پونے پر ہر کان بکوالیا - ادہر آوجحا ن
یہ کہکر کلوار اور اُسکے لڑکے اور داماد نے
انکو زور سے گرایا اور کلوار نے چاقو نکالکر
انکی ناک پر رکھ ہی تو دیا مگر ویسے ہی ایک
شخص لالہ روپ نراین نام نے فوراً چاقو پر ہاتھ
ڈالدیا - چاقو ناک پر ذرا یونہین سا چھلتا
ہوا لگا ورنہ کان ناک کٹی مبارک - کان
کٹا سلامت کا معاملہ ہو جاتا -
کانسٹبلون نے آکے کلوار اور اسکے لڑکے
اور داماد اور آٹھ دس بیگناہون کو گواہی
کی علت مین گرفتاری تو کر لیا - مقدمہ
کی کارروائی اور روئداد سے کوئی غرض
نہین - خلاصہ یہ کہ کلوار کو ایک ہفتہ کی
قید سخت کی سزا ملی اور میان ہاشو کی
ناک کو گٹ نہین گئی - مگر نشان تو نہین
سا نگیا - ہات تیرے گیدی کی
سیلے بھر مین ہلڑ مچگیا کہ جوتی پرشاد
کی ناک کسی نے جڑ سے اڑا دی - جتنے

منہ اُتنی ہی زبانین - لوگون نے ناک
کے ہوتے ساتھ ہی نکٹا بنا دیا -
یہان سے چلے تو احباب سب ساتھ
ہو لیے اور اُنسے کہا کہ اب آپ گھر چلیے
مگر ایک باغ تک پہونچے ہی تھے کہ بوتل
والا ملا - اُسکی بی بی بنی ٹھنی اسکے ساتھ
تھی - اُسنے جو انکو دیکھا تو بڑا خوش ہوا
کہ بعد مدت اپنے مجرم کو پایا -
میان - لالہ سلام - پہچانا -
لالہ - (سہمے ہوے) کیا
میان - (ہاتھ پکڑ کے) بھل منسی سب
ٹھا دونگا - ارے تو بھلے مانس بنا ہے -
انکے ایک دوست نے بوتل والے کا
ہاتھ جھٹک دیا - اور ایک تپڑ دیا -
بی بی - (ڈرتی ہوئی) ارے کاہے کا
جھگڑے آدمین سے لڑت ہو -
میان - ارے سسری اسی مُسر نے
بوتلین اُس دن توڑی ہتین - ارے
یہ وہی ہے -
بی بی - ارے بھائی رہے بھائی -
دوست - ضرور ہو میان نے بھائی کی بچی

میان۔ ہجور ہم گرہیون کی سُنوگی کہ نہین
ہمکو جھوٹا پتا بتلا کے اپنے گھر بھیجا۔ نہ
گھر نہ ور۔ اور ہماری بلیس بائیں تو لین
توڑین اور بھاگ گئے ہم تو انکا لہو پی
لین گے۔

دوست۔ (ایک اور لپوڑا جماکر) اب
تیری لاش نکلیگی۔

پیر بہت سے آدمی جمع ہوگئے اور
بوتل والے نے رو رو کر حال کہنا شروع
کیا۔ اور اسکی بی بی بھی ساتھ ہی روتی
تھی کہ نقصان کا نقصان ہوا اور مار کی
مار کھائی۔ میلے والون مین بعض کو تو
لالتی پرشاد سے ہمدردی تھی کہ رئیس
ہو کر ایک ادنی بوتل والا سے بیہودگی
سے پیش آیا۔ اور بعض کو انکی اس
حرکت سے ذرا بھی ہمدردی نہ تھی کہ
بیچارے غریب کا نقصان کیا اور بعض
کو موقع ملا کہ اُسکی جوان اور نوخیز اور
حسین عورت کو گھورین۔ یہانتک کہ
ایک بگڑے دل جوان نے اسکو اشک
بہاتے دیکھکر فوراً جیب سے ریشمی رومال
نکالا اور اُسکے آنسو پوچھے اور اُسی بہانے
اُسکے نمکین نمکین گالون پر بھی بڑی
شفقت سے ہاتھ پھیر ہی تو دیا۔ واہ
اُستاد۔ مانتا ہون۔ واللہ کہان
ہمدردی صرف کی ہے۔ اور کس خوبصورتی
کے ساتھ اسکے میان کے سامنے گالون
پر ہاتھ پھیرا ہے کہ واہ۔ اور ایک اسکے
میان پر کیا موقوف تھا۔ ہزارون کے
مجمع مین۔ اتنے بڑے میلے مین۔ کجا
قیمتی ریشمی رومال۔ کجا ایک ادنی اہیرن
کے گال۔ تکرار تو ابھی ہو ہی رہی تھی
اور انکے دو ایک دوست بھی واقف
تھے کہ انھون نے اُس بیچارے غریب
آدمی کا نقصان کیا۔ باہم فیصلہ کر کے
بوتل والی کو پانچ روپے دیدیے یہ
بھی دل لگی سے نہ چوکے۔ دیے بھی
تو بوتل والی کو۔ بوتل والے سے
کوئی مطلب نہین۔ گو کھی کہان گیا
کچہری مین مگر انکے دل کا حال تو معلوم
ہو گیا۔

خیر اب انکے احباب نے مشورہ کیا

کہ انکو کسی نیند پالکی مین لیجائین تاکہ اب
اور کوئی فضیحتا نہو۔ پالکی ڈھونڈھ رہی
رہے تھے کہ میان چپی (یعنی اس کلوار کا
نوکر جسکی دُکان کی منٹھورین اور بوتلین
خود بدولت توڑ آئے تھے) انکو دیکھ لیا
اور غل مچاکر کہا۔ لالہ۔ لالہ دوڑو۔ ارے
وہ ملے ہین۔ جو ان سونے کی گھڑی بیچکر
اپنی دُکان کا ستیاناس کر گئے تھے
آواز سُنتے ہی دوڑ پڑا اور گویہ لالہ لغلین
جھانکنے لگے وہ جھپٹ ہی تو پڑا اور
آتے ہی انکے پیٹے لینے کو تھا مگر جرات
نہوئی۔ بہت زور زور سے غل مچا مچا کر
شکایت کرنے لگا۔ پھر ایک بھیڑ لگ
گئی۔ ٹھٹ کے ٹھٹ جمع۔ معلوم ہوا
کہ کلوار کی دُکان پر حضور نے وہ غلطت
کی جو آج تک کسی نے نہین کی تھی۔
انکے احباب کی جان عذاب مین ہوگئی
اب کس کس سے لڑین کس کس سے
ڈرین اور پھر یہ بھی خیال تھا کہ لوگ
ہمکو کیا کہینگے اور انکو کیا معلوم ہوگا کہ یہ
ہشتو جسے لڑ رہے ہین یا ہم سے۔

ناچار پھر درویش بر جان درویش ان لوگون نے
اسکو سمجھایا کہ اس دھینگا مشتی سے کچھ نہوگا
انکے گھر پر کل صبح آٹھ بجے آؤ۔ ہم لوگ بھی ہونگے
فیصلہ کردیا جائیگا۔ وہ ان شریفون کے کہنے
سے راضی ہو گیا۔ سب اپنے اپنے گھر آئے۔
صبح کو یہی احباب انکے گھر گئے۔ انکو سمجھا سے کل حال
کہا۔ انھون نے اپنا سر پیٹ لیا اور کہا خیر جو کچھ
ہونا وہ ہوا انسے روپیہ دلوا دیا جائے۔ کلوار بھی
مع چند دوستون کے آیا۔ پچاس پر فیصلہ ہوا۔
اور جو بی پرشاد کر آدمی نے پچاس گن کے
دیدیے اور رسید لی۔ اب یہ مشورہ ہوئی
کہ دکان والے کا روپیہ فوراً ادا کر دیا
جائے ایسا نہو کہ وہ دیوانی فوجداری
دونون مین دعوی کردے اور بڑا فضیحتا
ہو۔ جب وہ قید سے نکلا تو یہ لوگ بُلایا
اور اُسنے رو رو کر عرض کی کہ مین ایک
پنچ قوم آدمی آپ ہی رئیسون کی بدولت
دو پیسہ کماتا ہون۔ میری دکان کا سب
کھنڈا کے بیچ لیا اور جیل کھانے کا
جیل کھانا ہو گیا سُننے والون کو کچھ ہنسی
آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا بڑی دیر تک

دیا چلایا کیا جوش تماشا ہنستا تھا کہ کبھی
ہیجے کرایہ دار مکان مین بساجی کہ مکان ہی
نوم گیا - دو دن یہ فیصلہ باہمی ہوا کہ بات
سو روپیہ نقد مالک مکان کو دیا جاوے
ور ایکہزار دو سو روپیہ کا دس روپیہ ماہواری
کے حساب سے قسط - یون تو ڑہوا -
ب لالہ جوتی پرشاد صاحب کی آنکھین کھل
ئین اور اگلی پچھلی باتون پر تاسف کرنے
لگے اور احباب سے کہا کہ اگر آپ صاحبون
کی شان کے خلاف کوئی امر سرزد ہوا ہو
تو معاف فرمائیے گا -

۱ - اجی یہ آپ کیا فرماتے ہین -
۲ - مضی ما مضی -
۳ - گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط -
۴ - بھئی ان سب باتون کو ہو سجاؤ - مگر
ب خدا کے لیے نہ وحشت کی لینا للہ
طبیعت کو سنبھالو - قابو مین رکھو - آدمی بنو -

## نوان دورہ

لاحول! لاحول!! لاحول!!!
شیطان دور

لالہ جوتی پرشاد صاحب مشہور کو اب ہم جنون
نہ کہینگے کیونکہ اب یہ انسانیت کے زمرے
سے خارج نہین ہین - دو مہینے کے لیے
یہ بزرگوار شہر سے باہر اپنے گاؤن سے کے
ایک باغ مین جا کر رہے اور وہان سے احباب
کو خطوط لکھے - ایک خط لکھکر اسکی نقل کرکے
روانہ کی - وہو ہذا -

حضرت سلامت - سہ

ہر کہ از تقصیر خود شد منفعل -
آب رحمت از جبین خویش یافت

گو مین نے اکثر احباب سے معافی مانگ
لی ہے - مگر ایکبار پھر معافی کا خواستگار ہون
ع - شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را -
یہان مین دونون وقت ہوا کھانے جاتا ہون
صبح کو پیدل ٹہلتا ہوا باغون اور کھیتون کا
چکر لگاتا ہون اور شام کو دریا کی جانب
گھوڑے پر جاتا ہون - صبح کو جب ہوا کھا
واپس آتا ہون تو نہا دھو کر انگریزی او
اردو اخبار پڑھتا ہون - دس بجے کھا
کھاتا ہون - تھوڑی دیر کوئی ناول
پڑھتا ہون - [illegible]

شطرنج کھیلتا ہوں۔ ساڑھے پانچ بجے
بگھی پر سوار ہو کر ہوا کھانے جاتا ہوں۔ شام کو
واپس آ کر باغ میں ٹہلتا ہوں۔ آٹھ بجے
کھانا کھاتا ہوں۔ کھانے کے ساتھ تھوڑی
سی وہسکی پیتا ہوں ایک بوتل تھوڑی کی چار
روز میں ختم کرتا ہوں۔ سوڈا کے ساتھ
پیتا ہوں۔ دو سیر برف روز شہر سے آتی
ہے۔ دس بجے تک کبھی دیوان کبھی ناول
پڑھتا ہوں اور سو رہتا ہوں۔ اللہ اللہ
خیر صلاح۔ ع۔ نے غم دزد نے غم کالا۔ نہ
بوتلیں توڑتا ہوں۔ نہ شیشوں پر ہاتھ
صاف کرتا ہوں۔ نہ کلوار کی دکان یا اس
کا تاہوں۔ نہ کسی کا مکان کرائے پر لیکر اپنی
لکڑی میں ڈالتا ہوں۔ نہ صدر بازار میں
جوتی بیزار ہوتی ہے۔ نہ کسی کو پاگل خانے
بھیجتا ہوں۔ نہ بوتل والے کو جل دیتا ہوں
آپ میری جانب سے مطمئن رہیں فقط۔
خاکسار جوتی پرشاد۔
ایک خط چچا کے نام لکھا کہ میری طرف سے
آپ اطمینان رکھیے۔
کچھ دن بعد لالہ جوتی پرشاد سابق منشی

اپنے علاقے سے شہر میں آئے تو آدمی
بنے ہوئے۔ یار دوست رشتہ دار بزرگ
خورد خوش کہ ہمارا وحشی انسان بنگیا۔
انھوں نے اپنے دوستوں کی دعوت کی
مکان سجا سجایا۔ آراستہ۔ ع
کہیں آراستہ مسند کہیں جا جلوہ گر کرسی
مہیا تھا وہاں ہر طرح کا سامان شاہانہ
احباب جمع ہونے لگے۔ یہ وہی باغ ہے
جسمیں جوتی پرشاد نے مع اپنے دوستوں
اور ڈاکٹر اور وکیل اور لالہ رخ کی بڑی دھما چوکڑی
مچائی تھی اور پیتے پیتے قریب المرگ ہوگئے
تھے۔ انھوں نے اس مرتبہ بھی انھیں احباب
کی دعوت کی۔ جو اُس جلسے میں شریک
تھے۔ جو آیا اُسنے کوئی نہ کوئی پھبتی ضرور کہی
ل۔ ایں! ارے میاں آج یہ تالاب
سونا کیوں ہے۔ وہ بیراگ لوگ کہاں ہیں
ن۔ بیراگ لوگ کہیں روز تھوڑا ہی آتے
ہیں۔ وہ تو بس بیراگی کے میلے ہی پر
آتے ہیں۔
ج۔ (مسکرا) خدا وہ دن نہ دکھائے۔
ل۔ آج کہتی کی لگ نہیں وانے غائب ہیں

ن - بھئی اُسدن کیفیت تو اچھی معلوم ہوتی تھی - کوئی اُدھر بیر رہی ہے - کوئی اُدھر - کوئی پیر اک ٹکڑی لگا رہا ہے - کوئی ماچی چھیڑ رہا ہے - کہیں استاد ہے کہیں شاگرد -

ل - مگر مجھے اُسدن اسقدر تیز نشہ تھا کہ

الامان - مجھے تو یاد نہیں مگر لالہ ... نے کہا کہ میں بار بار یہی بکنے لگتا تھا کہ سیاں مجھے گھنگرو اب ڈر لگا ہے -

ڈاکٹر - مگر اس روز ... ان کی وہ خانہ ساز شراب ایسی عمدہ تھی کہ منہ کبھی نہیں پی - خوشبو ایسی کہ میں کیا کہوں - اور رنگت وہ جھمجھاتی کہ ... تک کا جی للچا جاتا -

ل - ہم نے بھی پی تھی مگر ذائقہ نہیں یاد ہے -

ج - آپ کو ہوش بھی تھا -

ل - بہت ... تھی وہ ...

ج - اور مجھے کیا برا معلوم ہوتا تھا کہ میں ... رہا ہوں اور ایک صاحب نشے کی ترنگ میں بار بار کہتے ہیں کہ سونے کا خیال کرو - غیبہ کا دھیان کرو -

ن - سات دن تک ہم لوگوں نے پی مگر ایک بات اچھی تھی کہ کھانا تھوڑا بہت ہوتا جاتا تھا ورنہ اتنا غفیل ہو گئے ہوتے -

ج - میں تو سمجھا کہ میں چلا مگر ایسر نے بچا لیا -

ڈاکٹر - جب کثرت ہو گی یہی ہوگا - یہ تو دل کا ... ہے -

گو ہم دو ... کھانا پینا ہوا شراب بھی پی - دل لگی مذاق ... بھی ہوئی - مگر بھلے مانسوں کی سی صحبت تھی - کھانے کے ساتھ بقدر ضرورت تھوڑی تھوڑی شراب پی یہ نہیں کہ ایک ... تک اتنا غفیل ہو گئے ہوں ... کی خبر نہ ہو -

آخری دورہ

...

ایک ... نے ... صاحب ... کی ... کانفرنس ... ایک لکچر دیا جس میں ... لکچر درج ذیل کیا جاتا ہے - ... -

حضرات کوئی ... کہتا ہے ہم اس وقت اپنی ... کہنے کو حاضر ہوئے ہیں -

پن پاگل رہتا اور خراب ہوں۔ پاگل کے
یہ معنی نہیں ہیں کہ کسی کے مکان کو کرایہ
پر لے اور اسے کوڑے کرے - واہ یہ
تو پاگلوں کا کام نہیں ہے۔ یہ بڑے
ہوشیار پاجیوں بدمعاش بدوضع آدمیوں
کا کام ہے۔ مکان کرایہ پر لیکر اسکی
اینٹیں کھدوا کے بیچ لینا۔ کڑیوں کے
ٹکڑے کرنا شہتیر دفتی سب کو بیچ ڈالنا
سبحان اللہ! اچھا پاگل بنا ہے یہ جنوں
کی حرکتیں نہیں ہیں - کنار کی دکان پہ
جو دو گلوار بیٹھا ہے ستی کی بات ضرور
ہے - مگر اسکا بہانہ ہے اور اوہو
[illegible] دنیا [illegible] اسکے آدمی کو ایک روپیہ
کی پوری اور ایک روپیہ کے دہی [illegible]
اور ایک روپیہ کی دال موٹھ لینے بھیجا
اور شراب پی۔ لوٹ مار کی [illegible]
[illegible] اور اسکو اپنا سالا سسر اپنا اپنا ٹھوروں
[illegible] اور پیسوں کا توڑنا اور نقصان کرنا یہی کیا
پاگل بنا ہے [illegible] تو گھونسوں میں کیوں کود پڑے
[illegible] نہر میں نہ [illegible] ڈالا۔ دریا میں کیوں
[illegible] - اسکے جواب [illegible] ہم

کوئی صاحب یہ نہیں کہ جس مقام پر معزز
اور جلیل القدر افسران یوروپین اور
خاتونان انگلستان بیٹھیں اور سیر کھانا
کھاتی ہوں وہاں جا کے بوتلیں توڑنا
اور انتہا کی بے تہذیبیاں کرنا جنون
نہیں تو کیا ہے سمجھنا - مگر اسکا جواب یہ
یہ ہے کہ جنون کا ایک شعبہ تو یہ ضرور ہے لیکن
یہ صرف شراب کی کثرت کا نتیجہ ہے۔ اسکے
یہ معنی کہ [illegible] پی کہ دماغ میں ایک
قسم کا خلل ہو گیا۔ ایک دن ایک بیچارہ
پیتل کا مول لینے والا چلا جاتا تھا - اسکو
نوکر رکھوا کے اسکو داہی تباہی اور ادھر ادھر
دوڑا دیا اور اسکی غیبت میں بوتلیں توڑنا
کے چل دیے - اسکو جنون نہیں کہتے ہیں
اگر جنون ہوتا تو اپنے گھر کا پتہ دیتے سنیاد نشان
کا پتہ نہ دیتے اور اپنا نام لالہ نرائن داس
نہ بتاتے

الغرض یہ کل حرکتیں - شراب کی تھیں یا
یوں کہیں کہ اعلیٰ درجہ کی حماقت کا
نتیجہ تھا - پینے پر آئے تو اللہ دے اور
[illegible] دیے اور اسکے خلاف ہو کے تو اب

ڈاکٹر صاحب کے مرید اتنے ہین مگر ایک بوند
بھی حرام ہے - اسمین ہر چہ بادا باد -
یہ کون عقل کی بات ہے لاحول لاقوۃ
افسوس ہے کہ
بے اعتدالیون سے ہمارے سب مین ہم ہمیشہ
چلتے زیادہ ہو گئے اُتنے ہی کم ہوئے
پینے کو کون نہین پیتا مگر بھلمنسی کے
ساتھ - بیس بیس پچیس پچیس تیس تیس
چالیس چالیس برس سے لوگ پیتے ہین
اور خدا کے فضل سے تماشے تکتے ہین
صحیح و تندرست بنے ہوئے ہین - غذا بھی عمدہ
اشتہا بھی اچھی - تندرستی مین کوئی
فرق نہین اپنا کام بھی خوش اسلوبی
سے سرانجام کرتے ہین - اور پیتے بھی
ہین مگر اسمین شک نہین کہ ؎
مے گہہ بدنام کند اہل خرد را غلط است
بلکہ گہ میشود از صحبت نادان بدنام
یہ بھی کوئی بات ہے کہ صبح سے جو شروع
کی تو دوسری صبح تک پیا کیے - جام پر
جام ہین بوتل پر بوتل - بلکہ بوتلون پر
بوتل ہی نہین - پیپون پر پیپے - بلکہ ڈھورون

پر ڈھور - دو دن گذر گئے سوائے شغل
نوشی کے اور دوسرا شغل ہی نہین - کھانے
پینے سے کوئی بحث نہین - اعتدال سے
جانی دشمنی - بجز کثرت مے نوشی کے اور کوئی
کام ہی نہین - اسکا نتیجہ پر ظاہر ہے یہ
یہ ہوا کہ دماغ بیکار ہو گیا اور وہ وہ حرکتین
ہم سے سرزد ہوئین جو کسی سے تمام عمر
مین نہوئی ہونگی - ہمارے اکثر دوست ایسے
عادی ہین مگر کوئی ایسا نہین جو اس قسم کی
کاروائیان کرتا ہو - جو ہم نے کین ہم مکرر
سہ کرر کہینگے کہ ہم نے پاگل بنے کا کونسا کام
نہین کیا - تو پھر سے ہوئی ہمارے کو پاگل
بنا کے پاگل خانے مین پاگلون کی کوٹھری
مین بند کرانا یہ پاگل کا کام نہین - یہ بڑے
چالاک آدمیون کا کام ہے - جو انھون نے
لگا تھا کمیت ہون - اور کس خوبصورتی
سے پاگل خانے کے سپرنٹنڈنٹ کو بیوقوف
بنایا کہ واہ رے مین - اب یہ کام کہین پاگلون
سے ہو سکتے ہین
یہ سب نتیجہ جیسا کہ مین ابھی عرض کر چکا ہون
اسکا ہے کہ میرے مزاج مین اعتدال نہین

ہین بار بار کہونگا کہ اعتدال کی حد سے
جو بیجا درجہ زیادہ کیا گنہ را - ڈاکٹر کا دوا
مین شراب دینا اور ہمارا اس سے انکار کرنا
اس سے زیادہ گدھے پن کی بات کیا
ہو سکتی ہے اور وہی ہم ہین کہ شراب
شروع کر دی تو سات دن تک برابر
ایک دھم چوکڑی مچی ہے - سونا
جاگنا اٹھنا بیٹھنا لیٹنا پوٹنا کھانا پینا
سب شراب ہی شراب بجز شراب
کے اور کوئی گفتگو ہی نہین ہے

دلق تقوی گرو بادہ و جام ست اینجا
سخن بے می و معشوق حرام ست اینجا

تب ہر ایک تو ان اٹو پینے کے ساتھ کہ
بوتلین توڑ ڈالتے پھرتے ہین - کلوار کی دکان
پر ادھم مچانے مین کوئی عار نہین -
توحید لڑکی کے کرورون جرم کیے اور
ترک کر دی تو ڈاکٹر طبیب بید ایک کا
کہنا نہین مانتے - لاحول ولا قوۃ -
میلے مین جو فضیحتا ہوا اسکا حال ظاہر ہے
بوتل ڈالا اور بوتل والی انگ لگا لیان
دے رہے ہین - کلوار الگ ہماری جان

کو رو رہا ہے کہ دوکان لٹیا دی ایک کی بوتلین
توڑین ایک کی ہتھوڑین توڑین - بالو بلا
بلا کے شراب دی - ایک کا مکان بیچ
لیا - ہماری اوقات پر لعنت - وہ بھین
میلے مین لٹیا دکی پڑا اٹھا دہ - اور ظاہر ہے
کہ جس کسی کا مکان بیچ لوگے اسکو کہان
تک ملال ہوگا وہ تو شماتت کے بہ
آفی ہو جائیگا کہ جان ہیلی بیچیے - چار
پانچ ہزار کے مکان سے کوڑے کر لیے
دو آگ ہو جاسے یا نہین - ہم نے مانا کہ
شراب پینے مین کوئی عیب نہین - مگر
ہر ایک بات مین لازم ہے اعتدال ضرور
ہر ایک چیز مین ایک حد خاص ہے دیکھ
زیادتی ہر شے کی بری - اسمین بیا ہے کوئی
چیز ہو - اور خصوصاً شراب کی کثرت - !!!
کھنگ جانے الشان جسقدر پی جائے
افیم کا اگر عادی ہے تو دو آنے کی جگہ
مین آنے کا کہا جاسے تو کوئی ہرج
نہین - چاندو جا ہے دو چھینون کے
عوض چار اڑا سے - چرس مرتے جا
جتنی ہے کچھ پروا نہین - مگر شراب ستی کی

کثرت مار ہی ڈالیگی - بھنگ کی زیادتی
بھی مضر ہے - افیم کا کثرت سے کھانا
یا پینا بھی ضرر رسان ہے چانڈو پینے
سے بھی انسان لغات ہوجاتا ہے
چرس مدک سب کی کثرت بری - مگر
سب سے زیادہ مضرت رسان یہ کمبخت
شراب ہے کہ اس کالی ناگن کے کاٹے
کا کوئی منتر نہین - اسکی کثرت سے
ہزارون نوجوان کفن پوش ہوئے -

صد حیف کہ گلرخان کفن پوش شدند
در خاطر کیہ گرشہ اموشش شدند
آنانکہ بصد زبان سخن می گفتند
آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ایشان
بشنیدند - بادہ خوردند و مردند -

گر بادہ خوری تو با خردمندان خور
یا با صنمے لالہ رخے خندان خور
بسیار مخور فاش مکن درد مساز
گہ گاہ خور و کم کم خور و پنہان خور

اسکے خلاف جسنے کیا وہ مارا پڑا - یہی
سب سے زیادہ دو نصیحتون پہ
عمل کرنا چاہیے - ایک تو (بسیار مخور)
دوسرے (کم کم خور) چاہیے کسی کے ساتھ
پیو - جان نہین جائیگی - چاہیے صنم
لالہ رخ ہو یا نہو کسے باشد - فاش
بھی اگر ہو جائے تو کچھ پروا نہین - گو اسکا
فاش ہونا عیب ہوسکتا ہے - مگر خیر
جان کے لالے نہین پڑینگے - درد بھی
اگر ہو تو چندان مضائقہ نہین - باشد -
پنہان اگر ہوسکے تو سبحان اللہ - اور اگر
نہوسکے تو اسکی بھی پروا نہین - مگر
بس ان دو باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے
ایک تو بسیار مخور - اور دوسرے کم کم خور
دونون کے ایک ہی معنی ہین - حکیم
لوگ اسکے تعریف مین ضرور رطب اللسان
ہین کہ یہ راح روح ہے - یہ کیمیائے فتوح
ہے لیکن اگر ان انسان کی طبیعت
پے تو عجب کچھ ہے ورنہ زہر ہلاہل کی
اسکے مقابلے مین کوئی اصل و حقیقت نہین
ہے زہر کو تو انسان جانتا ہے کہ یہ زہر ہے
مگر شراب وہ زہر ہے جسکو انسان آب حیات
اور لذت سمجھکر پیتا ہے اور یہ نہین جانتا

کہ زہر پیا رہا ہے۔ حیث کہ [illegible] سمجھتا ہے
[illegible] جان کو دلی دوست۔
شراب اگرچہ فی نفسہٖ نہیں ہے مگر اسکی بھلائی
برائی اسکے طرز استعمال پر منحصر ہے۔ اگر دانائی
کے ساتھ اسکو پیئے اور دوا سمجھکر پیئے تو وہی
عمل نوشدارو ہے۔ اور اگر اسکے برعکس انسان
جادۂ انسانیت سے خارج ہوکر استعمال مین لائے
تو زہر ہلاہل کی اسکے مقابلے مین کچھ حقیقت
نہین ہے۔ انسان کیسا ہی تھکا کیون نہو اگر
شراب ناب کے دو ایک جام پی لے تو ساری
تھکاوٹ دور ہوجاوے۔ سردی کے دنون
مین اگر شب کو کھانے کے وقت دو تین
پگ لے تو نقصان کے عوض فائدہ بخشے
مگر اسکی زیادہ کثرت ہوئی اور آدمی مارا پڑا۔ ایسے
[illegible] دین دنیا دونون سے گیا گذرا
[illegible] کے [illegible] مین تو اسکی کثرت مار ہی
ڈالتی ہے۔ [illegible] پانی کی خواہش
یہ جی چاہتا ہے کہ صراحی کو کلیجے سے لگائے رکھے
[illegible] دم نہ چھوڑنے۔ دن [illegible] پیاس
لگی رہتی ہے [illegible] کھانے کو جی نہین چاہتا
اعضا شکنی [illegible] ڈالتی ہے۔ [illegible]

حالت مین جو لوگ ذراسی شراب پی لیتے ہین
انکو اسوقت تو سکون ضرور رہتا ہے مگر رفتہ
رفتہ دن رات پینے کے عادی ہوجاتے ہین۔
اور یہ ستم ہے۔ جہان دن رات پینے کا انسان
عادی ہوا بس سمجھ لیجیے کہ مارا پڑا پھر اسکا
خدا ہی حافظ ہے نہین پتا نہین لگ سکتا
اسکا دماغ کثرت استعمال سے کبھی صحیح نہین
رہ سکتا اور جو عاقبت اندیش [illegible]
اور دعوی کر کرکے فخریہ پیتے ہین کہ ہم
بازی لیجاینگے وہ دو ہی ایک بازیون مین
راہی ملک بقا ہوتے ہین اور جو لوگ خوامخواہ
بے وجہ بے سبب شراب کے دشمن ہین وہ بھی
پاگل سے کم نہین ڈاکٹر اگر نسخہ مین شراب لکھے تو نہ
پینا یہ بھی جہالت ہے۔ دوا کے طور پر استعمال
کرنے کے لیے تو زہر تک جائز ہے اور دیا ہی
جاتا ہے اور وہی زہر اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے۔
الغرض ہماری راے یہ ہے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اس
شعر کو جو مین عرض کرونگا کسی جواہر رقم خوشنویس
سے جلی قلم اور آب زر سے لکھوا کر اور شیشہ چڑھا کر
گھر مین [illegible] جگہ رکھے [illegible]

# خمکدهٔ سرشار

قصد ہے کہ اواخر جولائی سے ہر پندرھوین روز یعنی مہینے مین دو بار سو صفحون کا ایک ناول تصنیف پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی شایع کیا جاے اور اسکے ساتھ ہی اردو شاعری کے جو گلدستے چھپتے ہین اُنپر ریویو ہوا اور اُنکے چیدہ چیدہ اشعار نذر شایقین کیے جائین مہینے مین دو سو صفحون کے ناول پیشکش کیے جاینگے اور ۸۰ صفحون کے قریب گلدستون کا ست ہوگا- یعنی گلدستون کے اشعار درج ہونگے اور اُنپر راے زنی کیجائیگی - پندرھوین دن خمکدهٔ سرشار کا ایک رطل گران شایقین ایجوبہ گوئی کو سرور کر دیگا اور بادهٔ تفریح - یہ ایسا چھکا دیگا کہ پھر کسی کو اِس شغل کے پڑھنے کی ضرورت نہوگی - ف

لبالب جام خواہم ساقی از مے
چرا خالی لب پیمانہ داری

اگر ایک ناول دوسرے سے بڑھ چڑھ کر نہو تو ہمارا ذمہ - مصنف نے قسمی عہد کیا ہے کہ مین جان لڑا دونگا ہم کو ان ناولون کی نسبت زیادہ تعریف کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ ساری خدائی معترف ہے کہ پنڈت رتن ناتھ اِس فن مین یکتا ہین - گو ہم زبان کی خوبیون کی داد اچھی طرح نہین دیسکتے مگر بڑے بڑے زباندان انکا نام سنکر اپنے کان پکڑ لیتے ہین - ہان پلاٹ اور خیالات کی نسبت البتہ ہم راے زنی کر سکتے ہین کہ موتیون مین تولنے کی قابل ہین - ہم سال مین چوبیس ناول دینگے اور اسکے علاوہ ۸۰ صفحہ مہینے مین نذر کرینگے جنمین گلدستون کے اشعار اور ظریفانہ یا پولیٹیکل یا سوشل خیالات

اعلیٰ درجے کے ہونگے۔

| قیمت پیشگی شہر والون سے | سالانہ | ششماہی | سہ ماہی |
| --- | --- | --- | --- |
| " | ۱۰ | ۸ روپے | ۱۲ |
| ایضاً مفصل | ۱۲ | ۶ روپے | ۱۲ |

جو بمع ناولون کو ملاحظہ فرمایئے اور ... ع۔ جنس سخن کی گرانی پر بھی ارزانی ہے۔ ان ناولون کے علاوہ ۴۰۰ صفحے کے نایاب مضامین علحدہ ہونگے۔ اور اسی کے ساتھ چھپینگے۔

ناظرین خود اقرار کرینگے کہ ایک ایک جلد ان ناولون کی ایک ایک اشرفی کو گران نہین ہے۔ دیکھ ہی لیجیے گا۔ ع۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ تسخیر قلوب کے لیے نقش سلیمانی ہے۔ اور کیون نہو خامۂ ذی علم و ذی جوہر کی جولانی ہے۔ قلم توڑ دیئے ہین ناول ایسے سخی ہین کہ کیسا ہی مغموم ہو ظرافت کا بیان پڑھ کر ہنس دے اور ٹریجڈی کا حال آٹھ آٹھ آنسو رلائے اور دل پر ایسا اثر ہو کہ معلوم ہو سچ مچ کوئی حادثہ ہوگیا ہے۔ رزم اور بزم دونون رنگ چہچہاتے ہوئے ہین درخواستین مع زر پیشگی کے بھیجے۔ اگر کسی دلچسپ ناول کا ترجمہ پیش ہوگا تو وہ بھی اعلیٰ درجے کے مذاق کا ہوگا۔

المشتہر

ڈاکٹر سی گھوش
نظیر آباد۔ لکھنؤ



Bhagwan Prasad Gupta, ... dist Bijnor

# THE HUSHSHU.

A

COMPLETE STORY.

BY


PANDIT RATAN NATH DAR,

LATE EDITOR-IN-CHIEF DAILY OUDH AKHBAR, AUTHOR OF THE FISANAI AZAD; THE JAMI-SARSHAR; THE SAIRI-KOHSAR; THE FISANAI JADID; THE SHAMS-UZ-ZUHA; THE TOHFAI SARSHAR &c. &c.



Lucknow:

PUBLISHED BY C. C. GHOSH & CO.

Jubilee Printing Works, Nazirabad,—Lucknow.

1894.

*Price As. 6.* *Postage An. 1.*